﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿…اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:74) ﴿…عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ضمیمہ

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 26 | جمعۃ المبارک 26/اپریل 2019ء | 20 شعبان 1440 ہجری قمری ☆ 26/شہادت 1398 ہجری شمسی | شمارہ 17

دنیا بھر میں بسنے والے تمام احمدیوں کو نیا مرکزِ احمدیت مبارک ہو!

’’اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور ’’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘‘ صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے۔… اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اور (خلیفۂ وقت اور مرکزِ احمدیت کے) وہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔‘‘ آمین

یہ روزکر مبارک ’’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘‘ سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نئے مرکزِ احمدیت ’اسلام آباد‘ منتقل ہو گئے

ادارہ الفضل انٹرنیشنل احبابِ جماعت کو یہ خوشخبری پہنچاتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس کر رہا ہے کہ امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس مورخہ 15/اپریل 2019ء بروز سوموار شام سات بجے سے کچھ پہلے نئے مرکز احمدیت ’اسلام آباد‘ ٹلفورڈ سرے (Tilford,Surrey) منتقل ہو گئے ہیں۔ اس مرکز کی تعمیر ٹلفورڈ کی Sheephatch Lane پر واقع 31/ایکڑ پر مشتمل اراضی پر ہو رہی ہے جس میں سے 25/ایکڑ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے لندن تشریف لانے کے چند ماہ بعد ہی جماعت احمدیہ کو معجزانہ طور پر خریدنے کی توفیق عطا فرمائی تھی جس کے بعد اس میں مزید 6/ایکڑ بھی اس میں شامل ہو گئی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 2019ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ’’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘‘ کے حوالہ سے فرمایا کہ

’’…یہ الہام آپؑ کو مختلف وقتوں میں ہوا۔ شروع میں اس وقت اللہ تعالیٰ نے ’’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘‘ کا الہام فرمایا جب آپؑ فرماتے ہیں کہ اس وقت شاید دو یا تین لوگ میری مجلس میں آیا کرتے تھے اور کوئی مجھے جانتا نہیں تھا۔ پھر مختلف وقتوں میں دوسرے الہامات کے ساتھ بھی ’’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘‘ کا الہام ہوتا رہا یعنی اپنی مکانیت کو وسیع کرو اور اس کے ساتھ جو دوسرے الہامات ہیں ان میں خوشخبریوں اور مختلف رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہونے کا بھی ذکر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء کو الہاماً کوئی حکم دیتا ہے کہ یہ کرو تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی تائیدات اور نصرت بھی فرمائے گا اور وسائل کے سامان بھی پیدا فرمائے گا اور پھر اس طرح یہ تکمیل کو پہنچے گا اور یہی ہمارا تجربہ ہے۔ جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ کس شان سے اللہ تعالیٰ نے اس الہام کو پورا کیا اور ابھی بھی پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنیٰ غلام ہیں ہمیں بھی اس الہام کے متعلق مختلف وقتوں میں پورا ہونے کے نظارے دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر الہام اور اللہ تعالیٰ کا آپ کو کسی بھی معاملے میں حکم دینا یا پیشگوئی کے رنگ میں بتانا اصل میں تو آپؑ کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین یعنی اسلام کی اشاعت اور ترقی کے ہونے کی خوشخبری ہے اور پھر آپؑ کے بعد سلسلۂ خلافت کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خوشخبری ہے۔ پس ہر قدم جو ہمارا آگے بڑھتا ہے یا جو ترقی ہم دیکھتے ہیں وہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے اس منصوبے کا حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے بنایا ہوا ہے۔‘‘

حضورِ انور نے فرمایا: ’’خلافت کے یہاں یوکے میں ہجرت کے بعد برطانیہ میں بھی، یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی، افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت کے پھیلاؤ کے ساتھ مکانیت وسیع ہوتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جگہیں مہیا کرتا چلا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب یہاں ہجرت کر کے آئے تھے تو فوری طور پر اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر اپنی وسعت کا ایک نظارہ دکھایا اور اسلام آباد میں 25/ایکڑ زمین جماعت کو خریدنے کی توفیق ملی اور اس کے بعد مزید اس میں چھ ایکڑ بھی شامل ہو گئی جہاں جلسہ بھی ہوتا رہا اور کچھ رہائش بھی جماعتی کارکنوں کے لیے، واقفین زندگی کے لیے میسر تھی۔ ایک بنگلہ بھی جو خلیفۃ المسیح کی رہائش کے لیے تھا۔ کچھ دفاتر بھی تھے۔ ایک بیرک نما جو جگہ تھی اس میں مسجد بھی بنائی گئی تھی اور مجھے یاد ہے جب ایک دفعہ یہاں آیا 1985ء میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے خاص طور پر فرمایا تھا کہ بڑی اچھی جگہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مرکز کے لیے بھی مہیا کر دی ہے۔ کم و بیش یہی الفاظ تھے مگر معین نہیں۔ اور مجھے یقین ہے اور بعض دوسرے شواہد بھی ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہاں باقاعدہ مرکز بنانے کا ارادہ تھا۔ بہرحال ہر کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر فرمایا ہوا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اسلام آباد میں نئی تعمیر ہوئی ہے۔ کچھ دفاتر بہتر سہولتوں کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ باقاعدہ مسجد بنائی گئی ہے۔ خلیفۂ وقت کی رہائش بنائی گئی ہے اور واقفین زندگی اور کارکنوں کے لیے گھر بھی تعمیر ہوئے ہیں اور اَور بھی تعمیر ہوں گے۔

… جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ خلیفہ وقت کی رہائش گاہ اور دفاتر وغیرہ بھی وہاں بن گئے ہیں۔ بڑی مسجد بھی بن گئی ہے۔ اس لیے اب میں بھی لندن سے ان شاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں اسلام آباد منتقل ہو جاؤں گا۔ وہاں منتقلی کے بعد ہر لحاظ سے وہاں کی رہائش بھی بابرکت ہونے کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ فضل فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور ’’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘‘ صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے۔

… جہاں تک جمعہ کا سوال ہے عموماً جمعہ یہیں بیت الفتوح میں ان شاء اللہ تعالیٰ آ کے پڑھایا کروں گا۔ … دوبارہ میں یہی کہتا ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اور (خلیفۂ وقت اور مرکزِ احمدیت کے) وہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 2019ء)

اسلام آباد میں نئے مرکز کی تعمیرات کے سلسلے میں متعلقہ کونسل (Waverley Borough Council) سے 28/اکتوبر 2015ء کو باقاعدہ اجازت حاصل کرنے کے کچھ عرصہ بعد کام شروع ہو گیا تھا۔ لیکن احبابِ جماعت پر یہ واضح نہیں تھا کہ آیا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باقاعدہ طور پر یہاں منتقل ہوں گے کہ نہیں۔ پھر تعمیرات جیسے جیسے تکمیل کے قریب پہنچنے لگیں یہ بات واضح ہوتی چلی گئی کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس اسلام آباد میں تعمیر ہونے والے ’قصرِ خلافت‘ میں منتقل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ 12/اپریل کے خطبہ جمعہ میں حضورِ انور کے مذکورہ بالا اعلان کے بعد مسجد فضل کے اردگرد رہنے والے احمدیوں میں خصوصاً اور لندن کے احمدیوں میں عموماً اداسی کا سماں پیدا ہونا ایک فطری بات تھی۔ یہاں بسنے والے احمدی دور دراز سے شمعِ خلافت کے اردگرد جمع ہوئے تھے اور آج وہ مرجع خلائق اور بابرکت وجود نئے مرکز میں تشریف لے جا رہے تھے۔ مسجد فضل میں نمازوں کی حاضری

مسجد فضل سے روانگی کے وقت اجتماعی دعا

اس احساس کے تحت کہ نہ جانے کتنی نمازیں حضورِ انور یہاں اَور پڑھائیں ایسی بڑھی کہ مسجد اور ملحقہ ہالز نمازیوں کے لیے ناکافی معلوم ہونے لگے۔ نمازوں کے دوران لوگوں کی کیفیت دیدنی تھی۔ لوگ حضورِ انور کی مسجد فضل سے روانگی اور اسلام آباد ورودِ مسعود کے پیشِ نظر اداسی اور خوشی کے ملے جلے جذبات سے گزرتے دکھائی دیتے۔

بالآخر وہ تاریخی دن طلوع ہوا جب خلیفۂ وقت کا نَو تعمیر شدہ مرکزِ احمدیت منتقل ہونا مقدر تھا۔ 15/اپریل 2019ء بروز سوموار معمول کے مطابق حضورِ انور نے مسجد فضل میں نمازِ فجر پڑھائی اور معمول کی دفتری مصروفیات سرانجام دیں۔ آج صبح دفتری ملاقاتیں بھی پروگرام کا حصہ تھیں۔ چنانچہ مرکزی دفاتر سے تعلق رکھنے والے چھے احباب نے حضورِ انور سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے اپنے شعبہ جات کے متعلق رہنمائی حاصل کی۔

حضورِ انور کی اسلام آباد روانگی کی باقاعدہ تشہیر نہیں کی گئی تھی اس لیے باوجودیکہ اکثر احبابِ جماعت کو حضورِ انور کی اسلام آباد روانگی کا علم روانگی کے روز ہی ہوا تاہم نمازِ ظہر پر عُشّاقانِ خلافت امڈ کر آئے۔ اور نمازِ عصر پر کہ جس کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور کی روانگی طے تھی احباب وخواتین کی حاضری دو ہزار سے تجاوز کر گئی۔

ایم ٹی اے کے کیمرے کی آنکھ نے مسجد میں اور فضا سے ہر دو طرح بڑی مہارت کے ساتھ ان ایمان افروز اور تاریخ ساز مناظر کو محفوظ کیا جس کا کچھ حصہ ایم ٹی اے پر نشر کیا جا چکا ہے۔

حضورِ انور کی مسجد فضل سے روانگی

نمازِ عصر پڑھانے کے بعد حضورِ انور کچھ دیر کے لیے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ اس دوران احباب وخواتین قافلے کی گاڑیوں کے قریب اکٹھے ہونا شروع ہو گئے جو روانگی کے لیے تیار تھیں۔ چھے بجے سے کچھ پہلے کروڑوں دلوں کی دھڑکن حضرت امیر المومنین خلیفۂ خامس امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ مسجد فضل کے احاطہ میں موجود خواتین، بچے اور بچیاں پُر جوش انداز میں

'سیدی مرشدی تو سلامت رہے
تو سلامت رہے تا قیامت رہے
تیرے دکھ اور غم
ہنس کے جھیلیں گے ہم
تو سلامت رہے تا قیامت رہے'

اشعار پڑھ رہے تھے جبکہ مردوں کی جانب سے نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر۔ 'غلام احمد کی'، 'جے'۔ خلافتِ احمدیہ، زندہ باد کے نعرے لگ رہے تھے۔ حضورِ انور جس طرف رُخ کرتے اس جانب سے 'السلام علیکم پیارے حضور!' کی صدائیں بلند ہونے لگتیں۔ حضور پُرنور ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اپنے عشاق کو ہاتھ اٹھا کر سلام کا جواب دے رہے تھے اور الوداع کہہ رہے تھے۔ حضورِ انور 5/بجکر 58/منٹ سواری کے دروازہ پر پہنچے اور دعا کروائی۔ جیسے ہی اعلان ہوا کہ

'دعا ہو رہی ہے'

نعرے لگاتا، نظمیں گاتا ہجوم چند ہی لمحوں میں ایسے ساکت ہو کر حضورِ انور کی اقتدا میں اپنے رب کے حضور اجتماعی دعا میں مصروف ہو گیا جیسے وہاں موجود افرادِ جماعت کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

دعا کے بعد حضورِ انور سوار ہوئے اور کچھ ہی لمحوں بعد خلیفۂ وقت، امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بروح القدس کا یہ قافلہ مسجد فضل سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں ایک مرکزِ احمدیت کو الوداع کہتا نئے مرکزِ احمدیت کی جانب عازمِ سفر ہوا۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ آج سے 35/برس قبل اپریل ہی کے مہینے میں اُس وقت کے مرکزِ احمدیت 'ربوہ' میں احمدی آج سے کسی قدر ملتی جلتی کیفیات سے گزر رہے تھے۔ 26/ اپریل 1984ء کو شام نَو بجے کی خبروں میں پاکستان کے تیسرے آمر حکمران جنرل محمد ضیاء الحق کے جاری کردہ آرڈیننس کے اجراء کے اعلان کے بعد پاکستان بھر سے احمدی ربوہ میں جمع ہو رہے تھے۔ مسجد مبارک ربوہ میں ہونے والی ہر نماز سسکیوں اور مولیٰ کے حضور آہ وزاریوں کی ایک دلخراش تصویر نظر آتی۔ اُس وقت بھی ''جماعت ایک نئے روحانی دَور میں داخل ہو رہی'' (الفضل 4/ مئی 1984ء) تھی اور آج بھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ اُس وقت مومنین پر ایک ابتلاء کی وجہ سے بظاہر 'خوف' کا عالم تھا لیکن آج کے روز الٰہی نوشتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی نصرت اور خلافتِ احمدیہ کی برکت سے 'اَمن' کی کیفیت مومنین پر عیاں تھی۔ اُس وقت افرادِ جماعت کے آنسو اور سسکیاں جماعت پر آنے والے کڑے وقت میں خلیفۂ وقت کی صحت اور درازیٔ عمر کی دعاؤں کے ساتھ اپنے رب کے حضور پیش کی جا رہی تھیں لیکن آج خلیفۂ وقت کے لیے اپنے رب کے حضور پیش کی جانے والی آنسوؤں سے تر یہ دعائیں اداسی اور خوشی اور رحمید و مجید خدا کی حمد و شکر کے ملے جلے جذبات اپنے اندر رکھتی تھیں۔

سوموار کے روز نمازِ عصر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد فضل سے روانہ ہونے کے ساتھ وہ دَور اختتام کو پہنچا جس کا آغاز سوموار ہی کے روز پینتیس سال قبل 30/اپریل 1984ء کی دوپہر نمازِ ظہر سے قبل ہوا تھا۔ اُس وقت جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے حالات کے پیشِ نظر انگلستان میں ''بیرونی دورہ'' کے لیے چند ماہ قیام کرنے کا ارادہ رکھتے تھے جیسا کہ حضورؒ نے اپنے 30/اپریل 1985ء کے خطاب میں فرمایا تھا کہ ''سردست میرا ارادہ تین ماہ کا دورہ ہے اور ہوسکتا ہے کچھ زیادہ ہو جائے اور چار ماہ تک بھی ممکن ہے مجھے بیرونی دورہ کرنا پڑے''۔ لیکن تقدیر کو کچھ اَور ہی منظور تھا۔ اللہ تعالیٰ قادیان سے ربوہ ہجرت کے 35 سال بعد ایسے مقام پر خلیفۂ وقت کو منتقل کرنے کے سامان کر رہا تھا جہاں سے احمدیت کی ترقی کی رفتار کئی گنا زیادہ ہو جانا مقدّر تھی۔ چنانچہ خلیفۂ وقت مسجد فضل کے احاطہ میں موجود مشن ہاؤس میں سکونت پذیر ہوئے اور بظاہر اس مختصر سی رہائش اور اس سے ملحقہ دفاتر سے اسلام کی ترقی اور دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں کی تربیت اور رہنمائی کا عظیم سلسلہ جاری رہا۔

ایک طرف پاکستان میں سچے مسلمان اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سچے عشاق احمدیوں ......باقی صفحہ نمبر 03 پر......

مل گیا ایک مرکز نیا دوستو

وقت ہے اب یہ وقتِ دعا دوستو
سجدۂ شکر لاؤ بجا دوستو

رحمتیں، برکتیں، نعمتیں سب لیے
آسماں ہم پہ ہے آ جھکا دوستو

وہ جو وسع مکانکؑ کا الہام ہے
پورا اِک شان سے پھر ہوا دوستو

وسعتیں تنگیوں پر محیط ہو گئیں
دائرہ خدمتوں کا بڑھا دوستو

عہدِ مسرور تاریخ ساز عہد ہے
یہ نوشتوں میں بھی ہے لکھا دوستو

اب اسی عہد میں اک نئی جہت سے
باب فتح و ظفر کا کھلا دوستو

آج اسلام کو پھر بفضلِ خدا
مل گیا ایک مرکز نیا دوستو

اس میں مسجد 'مبارک' بنی ہے نئی
جس سے پھوٹے گا نورِ ھدیٰ دوستو

اس میں مسکن خلافت کا بھی ہے بنا
جس پہ اترے گا نورِ خدا دوستو

ارضِ انگلینڈ بھی محترم ہو گئی
اس پہ تختِ خلافت سجا دوستو

مجھ ظفرؔ کے لیے باعثِ ناز ہے
ہوں کوئے یار کا اِک گدا دوستو

(مبارک احمد ظفرؔ)

......بقیہ از صفحہ نمبر 02...... کو اپنے آپ کو 'مسلمان' کہلانے، کلمہ طیّبہ پڑھنے، نماز کو 'نماز' کہنے، اپنی مسجد کو 'مسجد' کہنے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو 'صحابہ' کہنے کے ساتھ ساتھ دیگر بہت سی پابندیوں میں جکڑ دیا گیا جن کی خلاف ورزی کی صورت میں انہیں تین سال قید اور جرمانے کی سزا ہو سکتی تھی تو دوسری جانب اللہ تعالیٰ اپنی جماعت پر افضال و انعام کی بارشیں نازل فرماتا رہا۔ چنانچہ اسی مرکز میں خلافت احمدیہ کے قیام کے دوران جن ترقیات اور انعامات سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو نوازا ان میں سرِفہرست آج سے سولہ سال قبل 22/اپریل 2003ء کو نمازِ عشاء کے بعد 'مسجد فضل' میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ''وہ بادشاہ آیا'' کا عظیم الشان رنگ میں پورا ہونا ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے وصال کے بعد حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بروح القدس نے الٰہی نوشتوں کے مطابق جماعت احمدیہ مسلمہ کی قیادت بطور 'خلیفۃ المسیح الخامس' سنبھالی اور نہ صرف تاریخِ احمدیت بلکہ تاریخ عالم کے ایک نئے درخشاں باب کا آغاز ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اَور احسان ہجرت کے ساڑھے چار ماہ کے اندر 10/ستمبر 1984ء بروز سوموار جماعتِ احمدیہ کے نئے مرکز کے لیے دریائے وے (River Wey) کی دو شاخوں کے سنگم ٹلفورڈ (Tilford) میں 25/ایکڑ زمین کی خرید بھی تھا۔ اس کا نام 'اسلام آباد' رکھا گیا۔ یاد رہے کہ لندن میں قائم احمدیہ مشن کا ٹیلی گرافک ایڈریس 1921ء میں بھی 'Islamabad London' تھا۔ اس وقت مسجد فضل تعمیر نہیں ہوئی تھی اور لندن مشن 63 میلروز روڈ لنڈن SW18 میں قائم تھا۔ (اخبار الفضل قادیان دار الامان 31/مارچ 1921ء)۔

اسلام آباد میں 1939ء کے تعمیر شدہ لکڑی کے کچھ گھر اور 60ء کی دہائی میں تعمیر کیا جانے والا ایک بنگلہ موجود تھا۔ جماعتِ احمدیہ کی انتظامیہ ان کو مرمت وغیرہ کر کے انہیں واقفینِ زندگی اور کارکنان کی رہائش کے لیے زیرِ استعمال لاتی رہی اور جیسا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا اس جگہ نیا مرکزِ احمدیت قائم کرنے کا ارادہ تھا لیکن ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔ چنانچہ آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے بابرکت دور میں یہ ارادہ پورا ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اس مرکز میں گزرنے والے پینتیس سال کی تمام ترقیات کا احاطہ کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ اس دوران جماعت احمدیہ نہایت کامیابی کے ساتھ 'صد سالہ جوبلی جماعت احمدیہ 1989ء' اور 'صد سالہ جوبلی خلافتِ احمدیہ 2008ء' کے سنگِ میل سے گزری۔ ایم ٹی اے کی عظیم الشان نعمت جماعت کو اس دور میں نصیب ہوئی۔ وقفِ نَو کی بابرکت تحریک اسی دور کا پھل ہے۔ عالمی جلسوں کا انعقاد بھی اسی دَور میں شروع ہوا کہ پاکستان میں خلیفۂ وقت کی آواز کو دبانے کی کوشش کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیارے کی آواز کو دنیا بھر میں بسنے والے ہر خاص و عام کے گھر تک پہنچا دیا۔

خلیفۂ وقت نے اسیرانِ راہِ مولیٰ اور شہدائے احمدیت کے لواحقین کے لیے 'سیّدنا بلال فنڈ' کی تحریک جاری فرمائی اور پھر اُس کی تجدید بھی ہوئی۔ اسی دَور میں مریم شادی فنڈ کا اجراء ہوا اور اسی دَور میں سانحہ مسجد بیت الفتوح کے بعد اس کی تعمیرِ نَو کے لیے دنیا بھر کے احمدیوں کو چندے کی تحریک ہوئی۔ خلافتِ احمدیہ کے لندن منتقل ہونے تک دنیا کے 91/ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ ہو چکا تھا۔ جلسہ سالانہ 2018ء تک یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 212/ تک پہنچ چکی ہے۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کو قرآن پاک شائع کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی لیکن اسی مرکز اور مرکز کے دِل خلیفۂ وقت کے وجود کی برکات کے طفیل جماعت احمدیہ مسلمہ کو 75/ زبانوں میں تراجمِ قرآنِ کریم شائع کی توفیق حاصل ہو چکی ہے۔ پاکستان میں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر پابندی عائد کی گئی تو یہ جلسے چند ممالک میں ہوتے تھے، اب ایک محتاط اندازے کے مطابق ہر سال دنیا کے نوّے کے قریب ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ تحریکِ جدید، وقفِ جدید، نظامِ وصیّت کے شاملین اور چندوں کے اعداد و شمار کا موازنہ ہو، ملک ملک تعمیر ہونے والی مساجد اور پہلے سے قائم شدہ مساجد میں نمازیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر وسعت کا تذکرہ، وقفِ نَو کی بابرکت تحریک کا ثمر آور ہونا ہو یا ایم ٹی اے کی نشریات کا دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی روحانی تسکین کے لیے مختلف زبانوں میں آغاز، ریڈیو اسٹیشنز ہوں یا انٹرنیٹ پر سوشل میڈیا اور ویب سائٹس کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کی تشہیر، کسی بھی لحاظ سے اس دَور کے اختتام پر جماعت احمدیہ کا قدم خلافتِ احمدیہ کی بے مثال قیادت میں حیرت انگیز طور پر کئی منازل آگے دکھائی دیتا ہے۔

نئے مرکز میں ہونے والی تعمیرات

جیسا کہ حضورِ انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12/اپریل میں بھی فرمایا تھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسجد فضل کے قریب واقع گھروں میں ضرورت کے تحت دفاتر کو قائم کیا گیا تھا۔ اس نئے مرکز میں خلیفۂ وقت کی رہائش کے ساتھ کارکنان اور واقفین کی رہائش نیز مرکزی دفاتر بھی قائم کیے گئے ہیں۔ اس احاطے کے اندر قائم کیے گئے دفاتر میں پرائیویٹ سیکرٹری آفس، ایڈیشنل وکالت تبشیر، ایڈیشنل وکالت مال، وکالت تعمیل

نئے مرکزِ احمدیت 'اسلام آباد' میں ورودِ مسعود

مسجد مبارک 'اسلام آباد' میں پہلی نماز

Al Fazl International Weekly,London (extraordinary edition)
TAHIR HOUSE-22DEER PARK ROAD,LONDON SW193TL(U.K.)

ISSN: 13529587
Tel:(020)85447603
Fax:(020)85447611
Email:info@alfazlintl.org

Vol26 Friday 26 April 2019 Issue No.17

نئے مرکزِ احمدیت

'اسلام آباد' میں نَو تعمیر شدہ

'مسجد مبارک'

و تنفیذ برائے انڈیا، نیپال و بھوٹان شامل ہیں۔

حضورِ انور کا اسلام آباد ورودِ مسعود

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شام چھے بجے کے قریب مسجد فضل لندن سے اسلام آباد کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ حضورِ انور کا قافلہ شام 6/ بجکر 48/ منٹ پر اسلام آباد کے صدر دروازہ سے احاطہ میں داخل ہوا۔ 6/ بجکر 49/ منٹ پر حضورِ انور اسلام آباد کی سرزمین پر، قصرِ خلافت کے دروازہ کے سامنے اترے۔ اس وقت سینکڑوں احمدی مرد و زَن اور بچوں بچیوں نے حضورِ انور کا استقبال درج ذیل قرآنی دعاؤں کے ورد کے ساتھ کیا:

☆...رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

☆...رَبِّ أَدۡخِلۡنِي مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَأَخۡرِجۡنِي مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَاجۡعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلۡطَانًا نَّصِيرًا

حضورِ انور کچھ دیر وہاں رونق افروز رہے۔

اس دوران حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں شیرینی بھی پیش کی گئی۔ اس پُر مسرّت موقع پر حضورِ انور کے پُر وقار چہرے پر کھلتی تبسّم کو دیکھ کر عشّاقانِ خلافت اللہ تعالیٰ کے حضور شکر اور حمد میں اَور بھی زیادہ مصروف ہو جاتے۔ کچھ لمحوں بعد یعنی شام 6/ بجکر 51/ منٹ پر حضورِ انور نے قصرِ خلافت کے صدر دروازہ کے اندر قدم رکھا۔ چیئرمین اسلام آباد ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کمیٹی مکرم مبارک احمد ظفر صاحب نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں ایک باکس پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس میں قصرِ خلافت کی چابیاں موجود تھیں۔ حضورِ انور شام 6/ بجکر 53/ منٹ پر قصرِ خلافت کی عمارت کے اندر تشریف لے گئے۔ گھر کے اندر بعض خواتین نے حضورِ انور کا استقبال عربی اشعار

طَلَعَ الۡبَدۡرُ عَلَيۡنَا مِنۡ ثنيات الۡوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكۡرُ عَلَيۡنا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

پڑھ کر نیز حضورِ انور اور حضرت آپا جان سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کر کے کیا۔

حضورِ انور کے استقبال کے لیے اسلام آباد پہنچنے والے احبابِ جماعت کے لیے اس خوشی کے موقعے پر شیرینی اور کھانے کا انتظام تھا۔ احباب کھانے سے فارغ ہو کر 'مسجد مبارک' میں نماز کی ادائیگی کے لیے پہنچنے لگے۔

حضورِ انور نے سوا آٹھ بجے رات قصرِ خلافت سے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نمازِ مغرب پڑھائی۔ یہ مسجد مبارک میں پڑھائی جانے والی پہلی نماز تھی۔ اس پہلی نماز سے قبل اذان دینے کی سعادت مکرم محمد سلیم ظفر صاحب (واقفِ زندگی) کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے حصہ میں آئی۔

حضورِ انور کے خطبہ جمعہ کے بعد دنیا بھر سے عشاقانِ خلافتِ احمدیہ حضورِ انور کے استقبال کے لیے لندن اکٹھے ہونا شروع ہو چکے تھے۔ چنانچہ اس روز امریکہ کے علاوہ جرمنی اور یورپ کے کئی ممالک سے احبابِ جماعت جبکہ برطانیہ کی تقریباً تمام جماعتوں سے نمائندگان حضورِ انور کے استقبال کے لیے حاضر تھے۔

اس بابرکت اور پُر مسرّت موقع پر دنیا بھر میں بسنے والے احمدی شعراء کو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور خلافت اور احمدیت کے لیے دعاؤں پر مشتمل کلام کہنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ ان میں سے بعض ان شاء اللہ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ اشاعتوں میں شامل کیے جائیں گے۔

ادارہ الفضل انٹرنیشنل اس تاریخی موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ الودود بروح القدس اور دنیا بھر میں بسنے والے تمام احمدیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ دعا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے اور ''وَسِّعۡ مَكَانَكَ'' صرف مکانیت کی وسعت کا ذریعہ ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے۔... اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اور (خلیفۂ وقت اور مرکزِ احمدیت کے) وہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔'' آمین

☆...☆...☆

اب کے فصلِ گُل ہے لائی اِک نئی دلکش نوید

(اسلام آباد یو کے میں نیا مرکزِ احمدیت)

اب کے فصلِ گُل ہے لائی اِک نئی دلکش نوید
معنئ وَسِّع مَكَانَكَ نئے ڈھب سے کُھلے
اِک نئے قصرِ خلافت، اِک نئے مرکز کے دَر
لطف و مِہر و فضل اور خوشنودئ رب سے کُھلے

عہدِ پارینہ میں لندن تھا کبھی دنیا کا دِل
بیشتر ملکوں میں اِس کی بادشاہت تھی رہی
کہتے تھے ہوتا نہیں اِس پر کبھی سورج غروب
چھایا تھا، دنیا پہ یوں، برطانوی تاجِ شہی

اب یہی لندن ہوُا، ہم سب کا شہرِ آرزو
سلسلہ و قومِ احمد کا نیا مرکز بنا
اس کی ہے آغوش میں ہم سب کا دل ہم سب کی جاں
یعنی وہ آقا ہمارا، راہنما، روحِ وفا

اب خدا کی نصرتوں سے پرچمِ روحانیت
زیرِ سایہ حضرتِ مسرور ہر سو چھائے گا
یہ نیا مرکز بنے گا مرکزِ توحید بھی
سارا عالم اِک خدا کے سامنے جھک جائے گا

اِس نئے مرکز کے ہیں چوَ گرد ایسے سنگِ میل
جن سے بن جاتا ہے اِک ابلاغِ عامہ کا نِظام
اِک طرف ہے درسگاہِ دینِ فِطرت، جامعہ
جس سے کل پڑھ لکھ کے نکلیں گے مسیحا کے غلام

دوسری جانب ہے مطبع جو اِشاعت گھر بھی ہے
آج کے اِس دور میں پرچار کی گویا اَساس
تیسری جانب ہے ایم ٹی اے کی طاقتور صدا
پھر ہے جلسہ گاہ بھی تو اِس کے بالکل آس پاس

پھول جب یہ ہار میں سارے پروئے جائیں گے
رنگ و نورِ احمدیت، ہر طرف پھیلائیں گے
احمدیت پر کبھی سورج نہیں ہوتا غروب
ہر طرف سے تبصرے پھر یہ یقیناً آئیں گے

ہر گلستاں میں دِکھیں گے اِس کی رعنائی کے رنگ
یہ بہارِ گل، بہارِ جاوداں بن جائے گی
لے کے جائے گی اِسے بادِ صبا ہر اِک چمن
یہ گلِ رعنا کی خوشبو سب جہاں مہکائے گی

باعث برکات ہوں عابدؔ مکینوں کے لیے
یہ نیا مرکز، نیا قصر خلافت، شاد باد
سایۂ رحماں میں ہوں ہر دم امامِ کامگار
یہ نئی مسجد مبارَک زندہ و پائندہ باد

(پروفیسر مبارک احمد عابدؔ)

﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران: 74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل: 80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 26 | جمعۃ المبارک 26/ اپریل 2019ء | شمارہ 17

20 شعبان 1440 ہجری قمری ☆ 26/ شہادت 1398 ہجری شمسی

ارشادِ نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس وقت زمین میں خلیفۃ اللہ کو دیکھو تو اس سے وابستہ ہو جاؤ خواہ تمہارا جسم لہولہان ہو جائے اور تیرا مال لوٹ لیا جائے اور اگر خلیفۃ اللہ کو نہ دیکھو تو زمین میں کہیں بھاگ جاؤ خواہ مر ہی جاؤ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 403)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ مہدی، اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن باب خروج المہدی)

کلام الامام الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’ایک عرصہ ہوا کہ مجھے الہام ہوا تھا

وَسِّعۡ مَکَانَکَ۔ یَاۡتُوۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر۔ کہ لوگ دُور دُور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔ سو پشاور سے مدراس تک تو مَیں نے اِس پیشگوئی کو پُوری ہوتے دیکھ لیا مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ پیشگوئی پھر زیادہ قوّت اور کثرت کے ساتھ پُوری ہوگی۔ وَاللّٰہُ یَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ لَا مَانِعَ لِمَآ اَرَادَ۔‘‘

(اشتہار مورخہ 17/ فروری 1897ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 327)

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 12/ تا 18/ اپریل 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیہ ٔ قارئین ہے:

☆... **12/ اپریل بروز جمعۃ المبارک:** حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اخلاص و وفا کے پیکر چند بدری اصحابِ رسول ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘ کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کے نئے مرکز (اسلام آباد، ٹلفورڈ سرے) کی تعمیر کا تذکرہ فرمایا۔ نیز فرمایا کہ حضور چند روز میں وہاں منتقل ہو جائیں گے۔

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لیے امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ و خطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ ان زبانوں میں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی اور انڈونیشین شامل ہیں۔ جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

☆... **13/ اپریل بروز ہفتہ:** آج دیگر دفتری ملاقاتوں کے علاوہ جماعت احمدیہ امریکہ کے کارکنان شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی کے کارکنان و رضا کاران پر مشتمل ایک وفد (مرد و خواتین) کی حضور انور سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے بعد وفد کی حضور انور کی بابرکت معیت میں تصاویر ہوئیں۔

......باقی صفحہ نمبر 04 پر

اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری اصحابِ رسول ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا حسین تذکرہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘ کے حوالہ سے نئے مرکز احمدیت کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12/ اپریل 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12/ اپریل 2019ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

خطبہ جمعہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند بدری اصحابؓ رسول ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے الہام ’’وَسِّعۡ مَکَانَکَ‘‘ کے تحت نئے مرکز احمدیت ’’اسلام آباد‘‘ کا تذکرہ فرمایا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مکرم **فیروز عالم** صاحب کے حصہ میں آئی۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں جن بدری صحابہ کا ذکر کروں گا، ان میں پہلا نام حضرت حصین بن حارث کا ہے۔ آپؓ کی والدہ سہیلہ تھیں۔ جبکہ آپؓ کا تعلق بنومطلب بن عبدمناف سے تھا۔ حصینؓ بن حارثؓ نے اپنے دو بھائیوں، طفیلؓ اور عبیدہؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔ آنحضور ﷺ نے حضرت عبیدہ بن جبیرؓ کے ساتھ آپؓ کی مؤاخات قائم فرمائی۔ آپؓ نے تمام غزوات میں آنحضور ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ 32 ہجری میں آپؓ نے وفات پائی۔ حضرت حصینؓ کے بیٹے عبداللہ اور بیٹیوں خدیجہ اور ہند نے بھی اسلام قبول کیا۔ خیبر کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے حصینؓ کی وجہ سے ان بچوں کو 60 صاع (تقریباً 375 من) غلّہ عطا فرمایا۔

دوسرا ذکر حضرت صفوانؓ بن وہب بن ربیعہ کا تھا۔ آپؓ کی والدہ داد بنت جحدم، بیضاء نام سے مشہور تھیں۔ چنانچہ صفوانؓ کو ابنِ بیضاء بھی کہا جاتا ہے۔ صفوانؓ کی کنیت ابوعمرو جبکہ آپؓ کا تعلق قبیلہ حارث بن فہر سے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے صفوان کی مؤاخات رافع بن معلیٰؓ یا رافع بن عجلانؓ سے کروائی۔ آپؓ کی وفات کی نسبت کئی روایات ملتی ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ بہرحال یہ ہر جگہ ثابت ہے کہ آپؓ بدری صحابی تھے۔

اگلے صحابی حضرت مبشّر بن عبدالمنذرؓ تھے۔ آپؓ کی والدہ نصیبہ بنت زید تھیں۔ مبشّرؓ اوس کے

......باقی صفحہ نمبر 02 پر

اس شمارہ میں

☆... منظوم کلام **حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام** (02) ☆... آزمائش کے بعد ایمان کی حقیقت کھلتی ہے۔ (قسط سوم) (3) ☆... جرمنی کے نیشنل شعبہ تبلیغ کے کارکنان اور رضا کاران کی حضورِ انور سے ملاقات (4) ☆... خطبہ جمعہ **سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** فرمودہ 05/ اپریل 2019ء (05) ☆... مجلس انصار اللہ یوکے کی چیریٹیز کو چیک تقسیم کرنے کی تقریب (10) ☆... **امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** کا دورۂ امریکہ (12) ☆... نمازِ جنازہ حاضر و غائب (16) ☆... رپورٹ نیشنل تبلیغ سیمینار، قیادت تبلیغ یوکے (16) ☆... رومن کیتھولک چرچ ایک مخمصہ میں (17) ☆... تعارف کتاب **’’پیغام صلح‘‘** (21) ☆... الفضل ڈائجسٹ (22) ☆... ایم ٹی اے شیڈول (23) ☆... مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے نیشنل اجتماع 2018ء پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** کے خطاب کا اردو ترجمہ (24)

نائب مدیر: فرخ راحیل   مینیجر: طاہر مہدی امتیاز احمد   www.alfazl.com   مضامین و آراء کے لیے: info@alfazlintl.org   خریداری و اشتہارات کے لیے: manager@alfazlintl.org   22 Deer Park Road SW19 3TL London UK

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر ۱

قبیلے بنو عمرو بن عوف سے تھے۔ آنحضور ﷺ نے مبشّرؓ اور عاقلؓ بن ابو بکیر کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا۔ آپؓ اپنے دو بھائیوں کے ہمراہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے، اور شہادت پائی۔ آنحضور ﷺ نے مالِ غنیمت میں آپؓ کا حصّہ مقرر فرمایا۔ اُحد سے قبل حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرامؓ نے مبشّرؓ کو خواب میں دیکھا۔ آپؓ جنت میں موجود تھے۔ عبد اللہ کے دریافت کرنے پر کہ کیا آپؓ بدر میں شہید نہیں ہو گئے تھے؟ مبشّرؓ نے فرمایا کہ ہاں! میں جنت میں ہوں اور ہم جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے پیتے ہیں۔

حضورِ انور نے علّامہ زرقانی، سمہودی اور طبرانی کے حوالے سے غزوہ بدر کے شہدا کے بلند مراتب کا تذکرہ فرمایا۔

اگلے صحابی ورقہؓ بن ایاس بن عمرو تھے۔ آپؓ کا نام ودفہ یا ودقہ بھی بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنو لوزان بن غنم سے تھا۔ اپنے دو بھائیوں ربیع اور عمرو کے ہمراہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ آپؓ کو تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی توفیق ملی۔ آپؓ جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔

اگلا ذکر مکّہ کے قبیلے بنو غنم بن دودان سے تعلق رکھنے والے صحابی، حضرت محرز بن نضلہؓ کا تھا۔ آپؓ گورے اور خوبصورت تھے۔ آنحضور ﷺ نے محرز اور عمارہ بن حزمؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپؓ غزوہ بدر، احد اور خندق میں شریک ہوئے۔ محرز بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں ورلے آسمان کو دیکھا کہ ان کے لیے کھولا گیا ہے یہاں تک کہ آپؓ اس میں داخل ہوئے اور ساتویں آسمان اور بالآخر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے خواب کی تعبیر میں شہادت کی خوشخبری سنائی۔ حضورِ انور نے حضرت محرز بن نضلہؓ کی شہادت کا واقعہ کئی روایات کی روشنی میں تفصیلاً بیان فرمایا۔ آپؓ غزوہ ذی قرد 6 ہجری میں 37 یا 38 برس کی عمر میں شہید ہوئے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر حضورِ انور نے فرمایا ان کا نام حضرت سویبط بن سعدؓ تھا۔ آپؓ کو سویبط بن حرملہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپؓ کا تعلق بنو عبد الدّار سے تھا۔ آپ مہاجرینِ حبشہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ہجرتِ مدینہ پر آپ ﷺ نے عائض بن مائضؓ کے ساتھ ان کی مؤاخات قائم فرمائی۔ آپؓ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔

حضورِ انور نے حضرت سویبط بن سعد کی طبیعت میں شامل ظرافت کا ایک دلچسپ واقعہ پیش فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ، سویبط اور نعیمان کو ہمراہ لے کر تجارت کی غرض سے شام کے علاقے بسریٰ گئے۔ نعیمان زادِ راہ پر نگران تھے۔ سویبط نے حضرت ابو بکرؓ کی غیر حاضری میں کھانا مانگا تو نعیمان نے صاف انکار کر دیا۔ حضرت سویبط نے نعیمان کو کہا کہ تم مجھے کھانا نہیں دو گے تو میں تمہیں غصّہ دلاؤں گا۔ کچھ دیر بعد حضرت سویبط نے نہایت مہارت سے نعیمان کو اپنا غلام بتا کر، دس اونٹنیوں کے عوض ایک قوم کو بیچ دیا۔ جب حضرت ابو بکرؓ واپس آئے اور انہیں ساری تفصیل کا علم ہوا۔ تب آپؓ نے اس قوم کی اونٹنیاں واپس کر کے نعیمانؓ کو واپس لیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس طرح کے مذاق بھی صحابہ میں چلتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اس واقعے سے خوب حظ اٹھایا اور ایک سال تک یہ واقعہ خوب مشہور رہا۔

حضورِ انور نے صحابہ کے ذکر کے بعد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہام ''وسّع مکانك'' کی وسعت پر روشنی ڈالی۔ فرمایا کہ یہ الہام حضورؑ کو ابتداءً تب ہوا جب آپؑ کی مجلس میں دو یا تین لوگ ہوا کرتے تھے۔ پھر مختلف وقتوں میں دوسرے الہاموں کے ساتھ یہ الہام ہوتا رہا کہ اپنی مکانیت کو وسیع کرو۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء کو الہاماً کوئی حکم دیتا ہے کہ یہ کرو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی تائیدات اور نصرت بھی فرمائے گا۔ جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یہ الہام کس شان سے پورا ہوا، اور آج بھی پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ہر الہام اصل میں آنحضرت ﷺ کے دین یعنی اسلام کی اشاعت اور ترقی کی خوش خبری ہے۔ آپؑ کے بعد خلافت کے ذریعے آنحضرت ﷺ کے پیغام کا دنیا میں پھیلنا، اللہ تعالیٰ کے اس منصوبے کا حصّہ ہے جو اس نے اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لیے بنایا ہوا ہے۔

اس تمہید کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزِ سلسلہ اسلام آباد منتقل ہونے کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی لندن ہجرت کے فوری بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے، غیر معمولی طور پر جماعت کو اسلام آباد میں 25 ایکڑ زمین خریدنے کی توفیق ملی۔ بعد میں چھے ایکڑ کا اضافہ بھی ہوا۔ جہاں جلسہ ہوتا رہا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ 1985ء میں مَیں یہاں آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے فرمایا کہ اللہ نے مرکز کے لیے یہ بڑی اچھی جگہ ہمیں مہیّا کر دی ہے (کم و بیش یہی الفاظ تھے)۔

اب اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ اسلام آباد میں بہتر سہولتوں کے ساتھ دفاتر، مسجد، خلیفہ وقت کی رہائش اور کارکنان اور واقفین کی رہائش گاہیں بنائی گئی ہیں۔ حضورِ انور نے تفصیلاً ذکر فرمایا کہ کس طرح لندن میں موجودہ دفاتر میں تنگی کے باعث کام میں دشواری پیدا ہو رہی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دفاتر اسلام آباد منتقل ہو جائیں گے۔ پریس کے لیے اسلام آباد سے دو تین میل کے فاصلے پر 'فارن ہم' میں اللہ تعالیٰ نے ایک، دو منزلہ عمارت عطا فرمائی ہے۔ خدّام الاحمدیہ کے دفاتر بھی وہیں ہیں۔ جلسہ گاہ کے لیے حدیقۃ المہدی، جامعہ احمدیہ، یہ سب اسلام آباد سے دس سے بیس منٹ کے فاصلے پر ہیں۔ ان تمام جگہوں کے خریدنے کی پہلے کوئی پلاننگ نہیں تھی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا منصوبہ تھا کہ یہ سب جگہیں ایک علاقے میں قریب قریب اکٹھی ہوتی چلی گئیں۔ حضورِ انور نے فرمایا اب مَیں بھی اِن شاء اللہ لندن سے چند دنوں میں اسلام آباد منتقل ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کے کام کو پہلے سے زیادہ وسعت عطا فرمائے، اور وسّع مکانك صرف مکانیت کی وسعت کے ذریعے ہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کی تکمیل میں وسعت کا ذریعہ بھی بنے۔ جمعے کے حوالے سے حضورِ انور نے فرمایا کہ جمعہ اِن شاء اللہ عموماً یہیں بیت الفتوح میں آ کے پڑھایا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو اور وہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

....

یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یارجانی
دل میں میرے یہی ہی سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

کیونکر ہو شکر تیرا، تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو جانا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادئ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجعِ شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

دیکھا ہے تیرا منہ جب چمکا ہے ہم پہ کوکب
مقصود مل گیا سب ہے جام اب لبالب
تیرے کرم سے یارب میرا بر آیا مطلب
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے
یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

قرآں کو یادرکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

آزمائش کے بعد ایمان کی حقیقت کھلتی ہے

(مسٹر ساگر چند بیرسٹرایٹ لاء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نصائح فرمودہ 6؍ دسمبر 1919ء بیت المبارک قادیان)

(قسط نمبر 3۔ آخری)

کیسا ایمان چاہیے

(گزشتہ سے پیوستہ) ہمیں تو حقیقت میں وہ ایمان پسند ہے جو ایسا پختہ ہو جس کے بعد کوئی تحقیق اس کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے۔ بعض اوقات رسول کریم ﷺ کوئی بات فرماتے اور پھر فرماتے کہ وَلَا فَخْرَ

(ترمذی ابواب المناقب باب ماماء فی فضل النبی ﷺ)

اسی طرح میں بھی مجبوراً مثال کے طور پر نہ کہ کسی فخر کے لیے کہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ کوئی علم اور کوئی تازہ ترین تحقیق قطعاً قطعاً مجھ پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتی۔ خواہ کوئی علمی طریق پر اسلام کی صداقت کی جانچ کی جائے میں اس کا ثبوت دینے کے لیے تیار ہوں اور یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔ ورنہ ایمان کا اعلیٰ درجہ اس سے بہت بلند ہے پس ایمان کی یہ خصوصیت ہے کہ خدا خود سمجھائے۔ بیسیوں دفعہ نئے سے نئے علوم سامنے آتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ گھبرا جاتے ہیں لیکن مجھے اسی وقت اس کے متعلق خدا تعالیٰ علم دیتا ہے اور اس وسعت سے دیتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے اور ایسے ایسے علم دیتا ہے جن کے متعلق پہلے میں نے کبھی کوئی بات نہ پڑھی ہوتی ہے نہ سنی۔ اور وہ علم جو آتا ہے وہ خدا کی طرف سے کشف کے طور پر آتا ہے۔ یہاں پر لوگ آتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں اور بعد میں کہہ دیتے ہیں کہ آپ نے تو علم خوب پڑھا ہوا ہے حالانکہ میں نے وہ علم نہیں پڑھا ہوتا اور یہ بات ایمان کو اور بھی پختہ کرتی ہے۔ خواہ کوئی سا علم ہو جس کو لوگ کتنا ہی اچنبا خیال کرتے ہوں اس کے سامنے آنے پر فوراً خود بخود اس کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ اگر وہ بات غلط ہو تو اس کی غلطی اور اگر درست ہو تو اس کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔

جس قدر علاقہ مضبوط ہو اسی قدر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے

علاقوں کا تعلق اتنا ہوتا ہے مثلاً آپ کے ساتھ نام کا تعلق ہے یہ لوگ صرف اتنا جانتے ہیں کہ آپ کو اسلام سے محبت ہے اس علاقہ کی وجہ سے کتنے ہی لوگ آپ کو آگے ملنے کے لیے گئے اور یہ جو اس قدر یہاں موجود ہیں سب آپ کو دیکھنے کے لیے آئے ہیں۔ حالانکہ یہ صرف نام کا تعلق ہے اور پھر جتنا جتنا تعلق بڑھتا جاتا ہے اسی کے مطابق اس کا اثر بڑھتا جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ سے بھی صحابہ کا ایک تعلق تھا۔ رسول کریم ﷺ کو جنگ احد میں پتھر لگے اور آپ ﷺ بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت ایک صحابی ابو دجانہؓ حضور ﷺ کے پاس تھے وہ آپؐ کی طرف منہ اور مخالفوں کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہو گئے۔ ان کی پیٹھ پر بارہ تیر لگے بعد میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو تیر لگنے سے درد نہیں ہوتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔ پھر کہا گیا کہ اس کا اظہار تو نہیں کیا۔ جواب دیا کہ میں نے اس وقت اُف نہ کی کہ اُف کے ساتھ انسان کا بدن کانپتا ہے۔ میں جانتا تھا کہ اگر اُف بھی کی تو جسم میں لرزہ پیدا ہو گا اور ممکن ہے اس لرزش میں کوئی حصہ حضور کے جسم کا تیر کی زد میں آجائے اور تیر آ لگے اس لیے میں نے اس وقت اُف تک نہیں کی۔ (سیرت ابن ہشام اردو جلد 2 صفحہ 65 مطبع پرنٹنگ پریس لاہور مطبوعہ بارسوم 1975ء) بارہ تیر تھوڑے نہیں ہوتے۔ آجکل تو کسی شخص کو اگر دو تین تیر لگ جائیں تو وہ گر پڑے۔ تو جتنا جتنا علاقہ مضبوط ہوتا ہے اتنا ہی اس کا اثر بھی بڑھتا جاتا ہے۔

اصلی ریشنلزم اسلام ہی ہے

اسلام ہی درحقیقت ریشنلزم (Rationalism) ہے لوگ تو بے عقلی کا نام عقل رکھتے ہیں مگر اسلام عقل کو عقل کہتا ہے یہ اسلام ہی ہے جو کہتا ہے کہ جس بات کو مانو دلیل سے مانو۔ قرآن کریم میں اس کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ منافق تیرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تو سچ ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے مگر اللہ کہتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں (المنٰفقون:2) اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ وہ جو کچھ کہتے ہیں بے دلیل اور اوپرے دل سے کہتے ہیں اس لیے جھوٹے ہیں۔ پس قرآن کریم تو کہتا ہے کہ جو مانو دلیل سے مانو۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعے پھیلا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ وہ اس آیت پر غور کریں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور آپؐ کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان کے متعلق کہتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں جو مذہب تلوار سے پھیلایا جاوے اس کی تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ لوگ نام ہی اختیار کر لیں۔ مگر یہاں معاملہ برعکس ہے۔ لوگ خود آ کر کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن ان کو کہہ دیا جاتا ہے کہ تم مسلمان نہیں کیونکہ تم بے دلیل اور جھوٹے دل سے کہتے ہو۔ یہ ایک نہایت لطیف بات ہے یہی سچا ریشنلزم ہے کہ کوئی عقیدہ جو دل سے نہ مانا جائے اور جس کی بنیاد دلائل پر نہ ہو، ماننے کے قابل نہیں۔ اسی بات کو خدا تعالیٰ نے ان لفظوں میں بیان کیا ہے کہ لِیَھْلِکَ مَنْ ھَلَکَ عَنْۢ بَیِّنَۃٍ وَّیَحْیٰ مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَۃٍ (الانفال:43) اسلام کی بنیاد یہ ہے کہ جس نے مرنا ہے وہ دلیل سے مرے اور جس نے زندہ ہونا ہے وہ دلیل سے زندہ ہو اور عقل یہی چاہتی ہے کہ جس علم کے متعلق دریافت کرنا ہو اس کے حقیقی ماہر کے پاس جاویں مثلاً مریض ہو تو طبیب یا ڈاکٹر کے پاس جاوے اور ڈاکٹروں میں سے بھی اس کو چنے جو واقع میں اس فن کو جانتا ہو۔ مگر یہ بے عقلی ہے کہ انسان ایک ڈاکٹر کا انتخاب کر کے پھر اس کو اس کے نسخہ کے متعلق مشورہ دے۔ عقل کا پہلا کام انتخاب کرنا ہے اس کو چاہیے کہ ڈاکٹر کے انتخاب کرنے میں محنت کر لے۔ مگر جب اس نے ڈاکٹر کا انتخاب کر لیا تو پھر اس کا دوسرا کام یہ ہے کہ اس کے بتائے ہوئے نسخہ کو قبول کرے اور خود اس کا استاد نہ بنے کیونکہ ہر ایک شخص اپنے پیشہ کو خوب سمجھتا ہے۔ اسی طرح مذاہب کا حال ہے۔ عقل چاہتی ہے کہ جب تک کسی مذہب کی صداقت ثابت نہ ہو اس کو قبول نہ کیا جائے۔ لیکن یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ سچا مذہب دیکھ کر اور معلوم کر کے پھر اس کے حکموں پر جرح کرے اور اپنے منشاء کے مطابق اس کو بنانا چاہے۔ خدا تعالیٰ ہی بتا سکتا ہے کہ وہ کس طرح راضی ہو سکتا ہے، ہم اپنے ایک مہمان کو بغیر اس کے بتائے ہوئے کہ وہ کس طرح راضی ہو سکتا ہے، راضی نہیں کر سکتے۔ پھر خدا تعالیٰ کو بغیر اس کے بتائے کے اپنے من گھڑت طریقوں پر قدم مار کر کس طرح راضی کر سکتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس سے پوچھیں کہ خدایا تیری رضامندی کس مذہب میں ہے اور خدا کا کام ہے کہ وہ بتائے کہ کونسا مذہب اس کا پسندیدہ اور منشاء کے مطابق ہے اور کس مذہب پر عمل کر کے ہم اس کی رضامندی حاصل کر سکتے ہیں۔ پس اسلام نے عقل کی بنیاد کو قائم کیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ڈاکٹر کے انتخاب کے وقت عقل سے کام لیں لیکن جب ہم ایک ڈاکٹر کا انتخاب کر لیں تو یہ ہمارا فرض نہیں کہ ہم اس کے بتائے ہوئے نسخہ پر جرح کریں۔ پہلی کتابوں کا یہ طریق تھا کہ وہ کہتی تھیں کہ ہم کہتے ہیں کہ تم مان لو لیکن اسلام کی یہ تعلیم نہیں۔

دیر کی بات ہے کہ ایک پادری مجھے ایک مقام پر ملا وہ تیس سال سے ہندو، مسلمانوں میں تبلیغ کر رہا تھا۔ میں نے چاہا کہ اس سے گفتگو کروں۔ اس سے ملاقات کی۔ وہ چونکہ بازار میں ملا تھا اس لیے میں نے اس سے مکان پر ملنے کے لیے وقت مانگا۔ جب میں دوسرے دن اس سے ملنے کے لیے گیا تو میں نے پوچھا کہ آپ کے مذہب کی بنیاد کس مسئلہ پر ہے۔ اس نے کہا تَوْحِیْد فِی التَّثْلِیْثِ اور تَثْلِیْث فِی التَّوْحِیْدِ پر۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ ذرا مجھے یہ سمجھایئے تو سہی۔ لمبی گفتگو کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اس مسئلہ کی اچھی طرح سٹڈی نہیں کی اور میں اس کو اس لیے مانتا ہوں کہ بائبل میں لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ اول تو درست نہیں کہ بائبل میں اس کی تعلیم ہے۔ دوسرے اگر ہو بھی تو ہم کیسے اس کو تسلیم کر سکتے ہیں کیونکہ بائبل کا ماننا تو اس مسئلہ کے ماننے پر موقوف ہے۔ پھر اس نے کہا کہ کفارہ کے مسئلہ کی میں نے خوب تیاری کی ہے اس میں گفتگو کر لیں میں نے کہا بہت اچھا۔ جب اس میں گفتگو شروع ہوئی تو آخر میں اس نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ میرے ماں باپ کا یہ مذہب تھا اور میں عیسائی ہوں۔ اس لیے میں اس کو مانتا ہوں ورنہ میرے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔

تو یہ طریق بہت غلط ہے کہ فلاں بات فلاں کتاب میں لکھی ہے اس لیے اس کو مان لو۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ اس کتاب کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ وہ کتاب پہلے سچی ثابت ہو جاوے تو پھر اس کے تفصیلی حالات ماننے کے قابل ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ بات تو ہر کوئی کہہ سکتا ہے کہ میری کتاب سچی ہے۔ دلائل سے جب تک اس دعویٰ کا فیصلہ نہ ہو کس طرح کسی کتاب کو مانا جا سکتا ہے لیکن جب ثابت ہو جائے کہ فلاں کتاب خدا کی کتاب ہے اور اس وقت بھی واجب العمل ہے تو اس کے متعلق بھی یہ کہنا کہ ہم اس کے ہر ایک حکم کو اپنی عقل کے ماتحت لا کر پھر مانیں گے نادانی ہے کیونکہ تفصیلات میں ہمیشہ ماہر فن کی بات پر اعتبار کیا جاتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ کتاب ساتھ ہی یہ بھی بتا دے کہ کیوں فلاں حکم کو مانو۔ مگر ایک شخص جو ہر قسم کے دلائل کی رو سے مانتا ہو کہ یہ خدا کا کلام ہے اس کے لیے حق نہیں کہ وہ اس کے احکام پر جرح کرے کہ فلاں بات ماننی چاہیے اور فلاں نہیں بلکہ اس کے پیرو کا تو یہ فرض ہے کہ وہ اس کے ہر حکم کو مانے یا پھر اس کی صداقت سے انکار کرے۔ جیسا کہ ایک شخص کا حق ہے کہ وہ بہترین ڈاکٹر کا انتخاب کرے لیکن ڈاکٹر کا انتخاب کر لینے کے بعد اس کا یہ حق نہیں کہ وہ اس کے بتائے ہوئے نسخہ پر جرح کرے کہ اس میں فلاں دوائی کیوں ہے اور فلاں کیوں نہیں۔ اگر کوئی شخص ڈاکٹر کے بتائے ہوئے نسخہ پر جرح کرے گا تو ڈاکٹر اس کو کہے گا کہ تو اس علم سے جاہل ہے جو میں بتاتا ہوں اس پر عمل کر۔ اسی طرح مثلاً آپ نے قانون پڑھا ہے۔ اگر کوئی شخص آپ کے پاس مقدمات لائے اور کہے کہ آپ اس طرح اس مقدمہ کو چلائیں جس طرح میں کہوں تو آپ اس کو یہی جواب دیں گے کہ قانون میں نے پڑھا ہے اس لیے مقدمہ کی باریکیوں اور قانونی نکتوں کو میں ہی سمجھ سکتا ہوں تم اس میں دخل دینے والے کون ہو؟ پس ہر ایک شخص کا حق ہے کہ وہ ڈاکٹر اور بیرسٹر یا وکیل کا انتخاب کرتے وقت خوب عقل سے کام لے اور اچھی طرح جرح کرے۔ محض بڑے سائن بورڈ اور دلالوں کے چکموں میں نہ آئے لیکن جب کامل تحقیق و تدقیق سے معلوم کر لے کہ کونسا ڈاکٹر یا بیرسٹر یا وکیل قابل ہے تو پھر اس کے نسخوں اور اس کی تجاویز میں دخل نہ دے اور یہی عقلمندی کا رستہ ہے اسی طرح ہر ایک شخص پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اچھے سے اچھا پروفیسر اور مدرسہ اور کالج تلاش کرے لیکن تلاش کر چکنے کے بعد یہ حق نہیں کہ پروفیسر کو مشورہ دے کہ جس طرح آپ پڑھاتے ہیں یہ طریق ٹھیک نہیں جس طرح میں بتاتا ہوں اس طرح پڑھائیں اور اگر آپ میرے بتائے ہوئے طریق پر پڑھائیں گے تو میں پڑھانے دوں گا ورنہ نہیں۔ حالانکہ یہ سخت ترین غلطی ہو گی کیونکہ جو جس فن کا آدمی ہوتا ہے وہی اس کے متعلق خوب سمجھ سکتا ہے دوسرا نہیں۔ پس ریشنلزم والوں اور اہل مذاہب دونوں نے غلطی کی اور دونوں افراط و تفریط میں جا پڑے۔ ریشنلزم والوں کا یہ کہنا کہ جو ہماری عقل میں آئے گا مانیں گے غلطی ہے اور اہل مذاہب کا محض یہ کہنا کہ چونکہ ہمارا مذہب تعلیم دیتا ہے اس لیے اسے ماننا چاہیے غلطی ہے۔ اسلام نے وسطی طریق اختیار کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پہلے تم خوب غور کرو اور دیکھو کہ سچا مذہب کونسا ہے اور کس میں سچائی کے دلائل اور نشانات اور برکات ہیں جب تم اپنی عقل کے زور سے یہ معلوم کر لو کہ فلاں مذہب اس وقت خدا کی طرف سے ہے۔ پھر اس کے احکام کے آگے چون و چرا نہ کرو ان کو بجا لاؤ۔ جس طرح ایک ڈاکٹر کے نسخہ پر بغیر چون و چرا کے عمل کرنا چاہیے یہ ایک درمیانی رستہ ہے۔ اس کے مطابق تمام باتیں واضح ہو جاتی ہیں اور کھل جاتا ہے کہ کونسا مذہب حق ہے۔

(الفضل 11 دسمبر 1919ء)

☆...☆...☆

Morden Motor(UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C

All Makes & Models

Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

نیشنل شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی کے رضا کاران و کارکنان کی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

جماعت احمدیہ جرمنی کے نیشنل شعبہ تبلیغ میں خدمت کرنے والے جملہ احباب کی یہ شدید خواہش تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور پُرنور سے تبلیغ کے کاموں کے متعلق براہ راست رہنمائی اور ہدایات حاصل کریں۔ اس غرض سے جنوری 2019ء میں ایک تحریری درخواست حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں ارسال گئی جس کے جواب میں حضورِ انور نے ازراہ شفقت 14/ اپریل 2019ء کو حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا۔ الحمد للہ۔ اس شعبہ سے منسلک احباب کو جب اس خوشخبری سے مطلع کیا گیا تو سب نے اس عظیم الشان سعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

مقررہ روز دوپہر پونے ایک بجے مسجد فضل لندن سے ملحقہ محمود ہال میں یہ ملاقات ہوئی جس میں مرکزی شعبہ تبلیغ کی ٹیم کے تقریباً سو ممبران شامل ہوئے۔ ملاقات سے قبل مختلف اوقات میں کئی ممبرانِ وفد نے مسجد فضل میں نوافل کی ادائیگی میں وقت صرف کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تقریباً ایک گھنٹہ شعبہ تبلیغ جرمنی کی ٹیم کو عطا فرمایا اور نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ملاقات کے اختتام پر حضورِ انور نے کمال شفقت سے شاملین کو گروپس کی صورت میں اپنے ساتھ تصاویر اتروانے کی اجازت عطا فرمائی اور تمام ہی ممبران وفد نے حضور پُرنور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس ملاقات کا مقصد جرمنی میں ہونے والی مختلف تبلیغی سرگرمیوں اور نئے چیلنجز کے حوالہ سے راہنمائی حاصل کرنا تھا۔ چنانچہ احباب نے تبلیغ میں پیش آنے والے مسائل کا ذکر کیا جس پر حضور انور نے قیمتی ہدایات و راہنمائی سے نوازا۔

ایک ممبر وفد نے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ حضور انور نے بڑی گہرائی اور بہت ہی پیارے انداز میں تمام سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ حضور انور کی مجلس میں بیٹھنا ہی ہمارے لیے ایک inspiration کا موجب تھا۔ حضور انور نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ ہم اسلام کے پیغام کو پھیلانے کے کام کو اَور تیز کریں اور باقی سب خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ لوگ ابھی ہمارے پیغام کو سننا پسند نہ کریں لیکن بظاہر شواہد یہی ہیں اور پیشگوئیوں سے بھی یہی لگتا ہے اور تاریخ بھی یہی بتاتی ہے کہ جب تک ٹھوکر نہ لگے لوگوں کی اصلاح نہیں ہوتی۔ جب ان لوگوں کو ٹھوکر لگے گی تب انہیں ہماری دی ہوئی warning یاد آئے گی۔

حضورِ انور نے حال ہی میں ملاقات کے لیے آنے والے ایک جرمن سیاستدان کے حوالہ سے بتایا کہ جرمنی کے پانچ فی صد لوگوں کو بھی ابھی جماعت کا تعارف نہیں ہے اور پھر اس امر پر خاص زور دیا کہ آپ جلد از جلد اور تیزی کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تعارف اور حضورؑ کی بعثت کے مقصد سے جرمنی کے ہر فرد کو متعارف کروانے کی کوشش کریں۔

حضورِ انور نے ہر علاقے کے مزاج اور وہاں بسنے والوں کی نفسیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تبلیغی پروگرام سرانجام دینے نیز مجموعی طور پر تبلیغ کے کاموں کو بہتر کرنے کے لیے زرّیں ہدایات سے نوازا۔

(رپورٹ: صفوان احمد ملک۔ آفس انچارج شعبہ تبلیغ جرمنی)

نیشنل شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت معیت میں

نیشنل شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی یو ایس اے کے رضا کاران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت معیت میں

بقیہ: حضور انور کی مصروفیات............از صفحہ نمبر 01

☆… حضور انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد درج ذیل 7 نکاحوں کا اعلان فرمایا اور ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی۔ نیز فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

☆… عزیزہ نوشابہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد صاحب (ربوہ) ہمراہ مکرم جلیس احمد صاحب (مربی سلسلہ۔ شعبہ AARC) ابن مکرم ظہیر احمد رشید صاحب (کارکن ایم ٹی اے)

☆… عزیزہ تحمیدہ مبارک (واقفۂ نو) بنت مکرم مبارک احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم انصر احمد صاحب (متعلم درجہ شاہد۔ جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم مظفر احمد ظفر صاحب (جرمنی)۔

☆… عزیزہ نتاشہ مناہل رضوان (واقفۂ نو) بنت مکرم انور احمد رضوان صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم وقاص احمد خورشید صاحب (متعلم درجہ شاہد۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا) ابن مکرم زاہد احمد خورشید صاحب۔

☆… عزیزہ کاشفہ احمد بنت مکرم داؤد احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم حافظ فلاح الدین صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم خلیل الدین صاحب (جرمنی)۔

☆… عزیزہ سائرہ ثمن دین بنت مکرم نصیر احمد دین صاحب (ریجنل امیر۔ لندن اے) ہمراہ مکرم فائز احمد چغتائی صاحب ابن مکرم اعجاز احمد چغتائی صاحب (برمنگھم)

☆… عزیزہ وجیہہ مظفر چوہدری بنت مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب (امریکہ) ہمراہ مکرم عماد فاروق صاحب (نیو کاسل۔ یوکے) ابن مکرم فاروق احمد کاہلوں صاحب۔

☆… عزیزہ ماھدہ رحمان (واقفۂ نو) بنت مکرم کلیم برکات الرحمان صاحب (سٹن) ہمراہ مکرم راجہ جنید لطیف صاحب ابن مکرم راجہ عبد اللطیف صاحب (مانچسٹر)

☆… **14/ اپریل بروز اتوار:** آج دفتری ملاقاتوں کے دوران یونائیٹڈ نیشنز کے ایک خصوصی نمائندہ (Special Rapporteur) مکرم احمد شہید صاحب کی حضور انور سے ملاقات ہوئی۔ موصوف کی ملاقات کا دورانیہ دس سے پندرہ منٹ کا تھا جس میں انہوں نے رسمی تعارف وغیرہ کے بعد حضورِ انور سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی مخالفت کے بارہ میں حضورِ انور سے کچھ سوالات پوچھے اور یو این او میں اپنے کاموں کے بارہ میں تعارف پیش کیا۔

موصوف نے حضورِ انور سے یہ بھی ذکر کیا کہ کسی نے اُنہیں حضورِ انور کے اوقاتِ کار اور مصروفیات کی کسی قدر تفصیل بتائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں حیران ہوں کہ حضور کس طرح محدود وقت میں اس قدر کاموں کو سمو لیتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ وہ متعدد مذہبی لیڈرز سے ملتے رہتے ہیں۔ یہ بات بہت متاثر کن ہے کہ حضور باوجودیکہ کروڑوں لوگوں کے امام ہیں لیکن پھر بھی انتہائی سادہ اور عاجزانہ اندازِ زندگی اپناتے ہیں۔

☆… اسی طرح آج جرمنی کے شعبہ تبلیغ سے منسلک سو کے قریب ممبران پر مشتمل ایک وفد کی بھی حضور انور سے ملاقات تھی۔ ملاقات کے بعد حضور پُرنور کی معیت میں اجتماعی فوٹوز ہوئیں۔

☆… آج شام کو فیملی ملاقاتوں کے بعد حضور انور مکرم جلیس احمد صاحب (مربی سلسلہ۔ AARC) اور عزیزہ نوشابہ مبارک (بنت مکرم مبارک احمد صاحب۔ ربوہ) کی تقریب دعوت ولیمہ میں شرکت کرنے کے لئے مسجد 'بیت الفتوح' تشریف لے گئے۔ حضور انور نے نمازِ مغرب مسجد 'بیت الفتوح' میں پڑھائی جس کے بعد ولیمہ کی تقریب کو رونق بخشی۔

☆… **15/ اپریل بروز سوموار:** آج امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعتِ احمدیہ کے نئے مرکز اسلام آباد، ٹلفورڈ میں منتقل ہو گئے۔ حضورِ انور مسجد فضل لندن میں نمازِ عصر پڑھا کر چھے بجے کے کچھ بعد دو ہزار سے زائد احمدی احباب و خواتین اور بچوں کی موجودگی میں دعا کروا کر روانہ ہوئے اور شام سات بجے سے کچھ پہلے 'اسلام آباد' رونق افروز ہوئے جہاں سینکڑوں کی تعداد میں احمدیوں دعاؤں کا ورد کرتے ہوئے اپنے امام کو 'قصر خلافت' میں خوش آمدید کہنے کے لیے موجود تھے۔ بعد ازاں حضورِ انور نے 'مسجد مبارک' میں پہلی نمازِ مغرب پڑھائی۔

☆… **17/ اپریل بروز بدھ:** حضور انور نے نماز عصر کے بعد اپنے دفتر سے دعاؤں کے ساتھ عزیزہ ہانیہ سندھو (واقفہ نو) بنت مکرم رفاقت احمد سندھو صاحب کی رخصتی فرمائی۔ عزیزہ کی شادی مکرم حافظ محمد شفیع صاحب ابن مکرم بشارت احمد ناصر (مرحوم) کے ساتھ طے پائی ہے۔

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے تین روز دفتری جبکہ دو روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، مرکزی رسائل کے مدیران، سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے معزّزین اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

دو دن کے دوران ہونے والی ذاتی ملاقاتوں میں 38/ فیملیز اور 23/ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لیے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 10/ ممالک سے تھا جن میں امریکہ، کینیڈا، گیانا، آسٹریلیا، قزاقستان، جرمنی، بیلجیم، سپین، کینیا اور یوکے شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ أَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

خطبہ جمعہ

”اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیبؐ کی محبت میں ڈوب کر ان کی رضا کو حاصل کرنے والے بنے“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں غیر تشریعی نبی مانتے ہیں اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ختم نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا بلکہ آپ کا مقام بڑھتا ہے کہ اب نبوت بھی صرف آپؐ کی غلامی میں ہی مل سکتی ہے

اے اللہ! تو میری نظر کو لے جا یہاں تک کہ میں اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نہ دیکھ پاؤں

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحابِ رسول ﷺ حضرت خراش بن صمة انصاری، حضرت عبید بن تَیِّہان، حضرت ابوحنہ مالك بن عمرو، حضرت عبداللہ بن زید بن ثعلبہ، حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

’احمدیت کے جرنیل‘ اور ’احمدیت کے لیے عشق اور غیرت کی ننگی تلوار‘ خلافت کے عاشق اور وفادار، انتہائی دلیر اور بہادر، نافع النّاس وجود مکرم ملک سلطان ہارون خان صاحب آف کوٹ سلطان، اٹک پاکستان کی وفات پر آپ کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 05/ اپریل 2019ء بمطابق 05/ شہادت 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں پہلا نام ہے حضرت خِرَاشْ بن صِمَّة انصاریؓ کا۔ حضرت خِرَاشْؓ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو جُشَمْ سے تھا۔ آپؓ کی والدہ کا نام اُمِّ حَبِیب تھا۔ حضرت خراشؓ کی اولاد میں سَلَمہ اور عبدالرحمٰن اور عائشہ شامل ہیں۔ حضرت خِرَاشْؓ نے غزوۂ بدر اور احد میں شرکت کی۔ احد کے دن آپؓ کو دس زخم آئے۔ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہر تیر اندازوں میں سے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 425 خراش بن الصمہ، دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

غزوۂ بدر میں حضرت خِرَاشْؓ نے اَبُو الْعَاص کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اسیر بنایا تھا، قید کیا تھا۔

(سیرت ابن ھشام صفحہ 312 اسر ابی العاص ابن الربیع زوج زینب بنت رسول ﷺ۔ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

دوسرا ذکر جن صحابی کا ہے ان کا نام حضرت عُبَیْد بن تَیِّہانؓ ہے۔ حضرت عُبَیْد بن تَیِّہان کا نام عَتِیْك بن تَیِّہان بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ان کی والدہ کا نام لیلیٰ بنت عَتِیْك تھا۔ آپؓ حضرت اَبُو الْهَیْثَم بن تَیِّہان کے بھائی تھے اور آپؓ بنو عبد الْاَشْهَل کے حلیفوں میں سے تھے۔ حضرت عُبَیْدؓ ستّر انصار کے ساتھ بیعتِ عَقَبہ میں شامل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے اور حضرت مَسْعُود بن رَبِیْع کے مابین مؤاخات قائم فرمائی۔ آپؓ اپنے بھائی حضرت اَبُو الْهَیْثَم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور آپؓ نے غزوۂ احد میں شہادت پائی۔ آپ کو عِکْرِمَہ بن ابوجہل نے شہید کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپؓ جنگ صِفِّین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ اس پہ ذرا اختلاف ہے لیکن بہرحال دونوں روایتوں میں ایک مشترک بات ہے کہ آپؓ شہید ہوئے۔ آپؓ کی اولاد میں دو بیٹوں حضرت عُبَیْد اللہؓ اور حضرت عَبَّادؓ کا ذکر ملتا ہے۔ طبری کے قول کے مطابق حضرت عَبَّادؓ نے بھی غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت پائی جبکہ حضرت عُبَیْد اللہؓ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جنگ یَمَامہ میں شہید ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 342-343 ابو الهیثم بن التیهان، عبید بن التیهان۔ دار الکتب العلمیة بیروت 1990ء) (اسد الغابة جلد 3 صفحہ 153 عباد بن عبید، صفحہ 521 عبید الله بن عبید بن التیهان، صفحہ 529 عبید بن التیهان۔ دار الکتب العمیة بیروت 2003ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت اَبُوحَنَّہ مَالِك بن عَمْروؓ۔ اَبُوحَنَّہ ان کی کنیت تھی۔ مَالِك بن عَمْرو ان کا نام تھا۔ محمد بن عمر وَاقِدی نے آپؓ کو شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔ آپؓ کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض روایات کے مطابق آپؓ کا نام عامر اور ثابِت بن نُعْمَان بھی بیان ہوا ہے۔ آپؓ کی کنیت اَبُوحَبَّہ اور ابوحَیَّہ بھی بیان کی جاتی ہے لیکن محمد بن عمر واقِدی کہتے ہیں کہ اَبُوحَبَّہ کنیت کے دو اشخاص کا ذکر ملتا ہے۔ ایک اَبُوحَبَّہ بن غَزِیَّہ بن عمرو اور دوسرے اَبُوحَبَّہ بن عَبدِ عمرِو الْمَازِنِی۔ یہ دونوں غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ شاملینِ بدر میں کسی کی کنیت اَبُوحَبَّہ نہ تھی بلکہ غزوۂ بدر میں جو شامل ہوئے ہیں ان کی کنیت اَبُوحَنَّہ تھی۔ اس لحاظ سے وہ اپنی بات پر زور دیتے ہیں کہ اَبُوحَنَّہ ہی ان کی کنیت تھی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 365 ابو حنه۔ دار الکتب العلمیة بیروت 1990ء)

(اسد الغابة جلد 6 صفحہ 63 ابو حبه الانصاری۔ دار الکتب العمیة بیروت 2003ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبدُاللہ بن زَیْد بن ثَعْلَبَہؓ۔ آپؓ کو عبداللہ بن زید انصاری کہا جاتا ہے۔ آپؓ کی کنیت ابومحمد تھی۔ والد کا نام حضرت زَیْد بن ثَعْلَبَہؓ تھا اور یہ بھی صحابی تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بَنُو جُشَم سے تھا۔ آپؓ بیعت عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ شامل ہوئے اور غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور دیگر غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ فتح مکہ کے وقت بَنُو حَارِث بن خَزْرَج کا جھنڈا آپؓ کے پاس تھا۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ اسلام لانے سے قبل عربی لکھنا جانتے تھے جبکہ اس زمانے میں عرب میں کتابت بہت کم تھی۔ بہت کم لوگ ہوتے تھے جو لکھنا جانتے ہوں۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ کی اولاد مدینہ میں قیام پذیر رہی۔ آپؓ کے ایک بیٹے کا نام محمد تھا جو آپؓ کی بیوی سَعْدَۃ بنتِ کُلَیْب سے پیدا ہوئے اور ایک بیٹی ام حُمَیْد تھیں جن کی والدہ اہل یمن سے تھیں۔

آپؓ کے بھائی حُرَیْث بن زید تھے جو بدری صحابی تھے۔ (اسد الغابة جلد 3 صفحہ 248 عبد الله بن

زید الانصاری۔ دار الکتب العلمیة بیروت 2003ء)(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ405-406 عبد اللہ بن زید، حریث بن زید۔ دار الکتب العلمیة بیروت 1990ء) اور آپؓ کی ایک بہن کا نام قُرَیْبَہ بنت زَیدؓ تھا، وہ بھی صحابیہ تھیں۔

(الطبقات الکبریٰ جلد8 صفحہ271-272 قریبة بنت زید۔ دار الکتب العلمیة بیروت 1990ء)

حضرت عبد اللہ بن زیدؓ وہ صحابی ہیں جن کو خواب میں اذان کے الفاظ بتائے گئے اور آپؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق آگاہ کیا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ ان الفاظ میں اذان دیں جو حضرت عبد اللہ نے خواب میں دیکھے تھے۔ یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجدِ نبویؐ کی تعمیر کے بعد سنہ ایک ہجری کا ہے۔

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب جلد3 صفحہ913 عبد اللہ بن زید۔ دار الجیل بیروت 1992ء)

اس کی کچھ تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت ابوعُمَیْر بن انس انصاریؓ (انصار میں سے تھے) اپنے چچوں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچا کہ نماز کے لیے لوگوں کو کیسے جمع کیا جائے؟ آپؐ کو عرض کیا گیا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا نصب کر دیا جائے۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو اطلاع کر دیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تجویز پسند نہیں آئی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ سے نرسنگا کا ذکر کیا گیا یعنی یہود کے بلانے کے طریق سے جو بلند آواز سے blow کیا جاتا ہے۔ آپؐ نے اس کو بھی پسند نہیں فرمایا کہ یہ یہود کا طریق ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر آپؐ سے ناقوس کا ذکر کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ نصاریٰ کا طریق ہے۔ حضرت عبد اللہ بن زید واپس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر کی وجہ سے فکرمند تھے۔ دعا کی تو کہتے ہیں ان کو خواب میں اذان دکھائی گئی۔ حضرت عبد اللہ بن زیدؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا۔ میں نے اس سے پوچھا اے بندۂ خدا! تُو اس ناقوس کو بیچے گا۔ اس نے کہا تُو اس سے کیا کرے گا؟ میں نے کہا کہ ہم اس کے ذریعہ سے نماز کے لیے بلائیں گے۔ اس نے کہا تو کیا میں تمہیں وہ بات بتادوں جو اس سے بہتر ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ اس نے کہا پھر کہو اور اذان کے الفاظ دہرائے کہ

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ۔ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ۔ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ۔

اس کا ترجمہ بھی بچوں کے لیے اور نومسلموں کے لیے پڑھ دیتا ہوں، فائدہ مند ہوتا ہے۔ اذان ہم روز سنتے ہیں لیکن پھر بھی بعضوں کو مَیں نے دیکھا ہے ترجمہ نہیں آتا۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ چار دفعہ کہنا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ یہ دو دفعہ کہنا ہے۔ پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ بھی دو دفعہ ہے۔ پھر نماز کی طرف آؤ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ نماز کی طرف آؤ۔ حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ۔ کامیابی کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ پھر دو دفعہ کہنا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

پھر کہتے ہیں کہ یہ الفاظ دہرانے کے بعد وہ شخص مجھ سے تھوڑا سا پیچھے ہٹا اور پھر کہا کہ جب تم نماز کھڑی کرو تو یہ کہا کرو۔ پھر تکبیر کے الفاظ دہرائے کہ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ۔ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ۔ قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔ قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

اس میں دو ہی الفاظ اذان سے زائد ہیں۔ قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ہے کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے۔ نماز کھڑی ہوگئی ہے اور پھر وہی اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

پھر کہتے ہیں جب صبح ہوئی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو میں نے دیکھا تھا بیان کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ چاہے تو یہ سچی خواب ہے۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے دیکھا تھا وہ بتاتے جاؤ۔ وہ ان الفاظ کے ساتھ اذان دے دے چونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے۔ پس میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا میں ان کو بتاتا جاتا تھا اور وہ اُس کے مطابق اذان دیتے جاتے تھے۔ راوی کا یہ بیان ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ اذان سنی تو وہ اپنے گھر میں تھے۔ وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور کہہ رہے تھے کہ اس کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ یارسول اللہ بھیجا ہے! میں نے وہی دیکھا جو اس نے دیکھا ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب بدء الاذان حدیث498، باب کیف الاذان حدیث499)

ایک دوسری روایت میں اس جگہ یہ الفاظ ملتے ہیں کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے پس یہی بات پختہ ہے۔

(جامع الترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی بدء الاذان حدیث189)

اس کی تفصیل میں سیرت خاتم النبیین میں، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مختلف تاریخوں سے لے کے بعض باتیں زائد بیان فرمائی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

’’ابھی تک نماز کے لیے اعلان یا اذان وغیرہ کا انتظام نہیں تھا تو صحابہ عموماً وقت کا اندازہ کر کے خود نماز کے لیے جمع ہو جاتے تھے لیکن یہ صورت کوئی قابلِ اطمینان نہیں تھی۔ مسجد نبویؐ کے تیار ہو جانے پر یہ سوال زیادہ محسوس طور پر پیدا ہوا کہ کس طرح مسلمانوں کو وقت پر جمع کیا جائے۔ کسی صحابی نے نصاریٰ کی طرح ناقوس کی رائے دی۔ کسی نے یہود کی مثال میں بوق کی تجویز پیش کی۔ کسی نے کچھ کہا۔ مگر حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ کسی آدمی کو مقرر کر دیا جائے کہ وہ نماز کے وقت یہ اعلان کر دیا کرے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رائے کو پسند فرمایا (اذان سے پہلے حضرت عمرؓ کی ایک یہ رائے تھی) حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ اس فرض کو ادا کیا کریں۔ چنانچہ اس کے بعد جب نماز کا وقت آتا تھا بلالؓ بلند آواز سے اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہہ کر پکارا کرتے تھے اور لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ بلکہ اگر نماز کے علاوہ بھی کسی غرض کے لیے مسلمانوں کو مسجد میں جمع کرنا ہوتا تو یہی آواز دی جاتی، یہی اعلان کیا جاتا۔ اس کے کچھ عرصے کے بعد، (پھر آگے ان کا وہی قصہ ہے کہ) ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن زید انصاریؓ کو خواب میں موجودہ اذان کے الفاظ سکھائے گئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی اس خواب کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو اذان کے طور پر یہ یہ الفاظ پکارتے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خواب خدا کی طرف سے ہے اور عبد اللہ کو حکم دیا کہ بلالؓ کو یہ الفاظ سکھا دیں۔ لکھتے ہیں کہ عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جب بلالؓ نے اِن الفاظ میں پہلی دفعہ اذان دی تو حضرت عمرؓ اِسے سن کر جلدی جلدی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ! آج جن الفاظ میں بلالؓ نے اذان دی ہے بعینہٖ یہی الفاظ میں نے بھی خواب میں دیکھے ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے الفاظ سنے تو فرمایا کہ اسی کے مطابق وحی بھی ہو چکی ہے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے صفحہ 271-272)

بشیر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زیدؓ جنہیں اذان رؤیا میں دکھائی گئی تھی انہوں نے اپنا وہ مال صدقہ کیا جس کے علاوہ آپؓ کے پاس کچھ اَور نہیں تھا۔ سارا مال صدقہ کر دیا۔ آپؓ اور آپؓ کا بیٹا اس کے ذریعہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہی ان کا ذریعۂ معاش تھا۔ پس جو بھی جائید اد تھی آپؓ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ جب انہوں نے یہ مال سپرد کر دیا تو اس پر ان کے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ! عبد اللہ بن زیدؓ نے اپنا مال صدقہ کیا ہے اور وہ اس کے ذریعہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن زیدؓ کو بلا کر فرمایا کہ یقیناً اللہ نے تجھ سے تیرا صدقہ قبول کر لیا جو تو نے دیا۔ جو اللہ کے لیے چھوڑ دیا وہ اللہ نے قبول کر لیا۔ البتہ اس کو میراث کے طور پر اپنے والدین کو لوٹا دے۔ اب یہ میراث کے طور پر والدین کو واپس کر دے۔ تو بشیر کہتے ہیں کہ پھر ہم نے اس کو وراثت میں پایا یعنی آگے پھر ان کے بچوں نے اس طرح اس میں سے حصہ لیا۔

(معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبھانی جلد3 صفحہ149 عبد اللہ بن زید... حدیث4172 دار الکتب العلمیة بیروت 2002ء)

ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن زیدؓ کو اپنے ناخن بطور تبرک عطا فرمائے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زیدؓ کے بیٹے محمد نے بیان کیا کہ ان کے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حجۃ الوداع کے موقع پر منٰی کے میدان میں مَنۡحَر یعنی قربان گاہ میں قربانی کے وقت حاضر تھے اور آپؐ کے ہمراہ انصار میں سے ایک اَور شخص بھی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں تقسیم کیں تو حضرت عبد اللہ بن زیدؓ اور ان کے انصاری ساتھی کو کچھ نہ ملا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں اپنے بال اتروائے اور انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر آپؐ نے اپنے ناخن کٹوائے اور وہ حضرت عبد اللہ بن زیدؓ اور ان کے انصاری ساتھی کو عطا کر دیے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ406 عبد اللہ بن زید۔ دار الکتب العلمیة بیروت 1990ء)

حضرت عائشہؓ سے مِروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم! یقیناً آپؐ مجھے میری ذات سے زیادہ محبوب ہیں اور یقیناً آپؐ مجھے میرے اہل سے

زیادہ محبوب ہیں اور یقیناً آپؐ مجھے میری اولاد سے زیادہ محبوب ہیں۔ میں گھر میں تھا اور آپؐ کو یاد کر رہا تھا کہ مجھ سے صبر نہ ہوا یہاں تک کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اب میں آپؐ کو دیکھ رہا ہوں۔ جب مجھے اپنی اور آپؐ کی موت یاد آئی تو میں نے جان لیا کہ جب آپؐ جنت میں داخل ہوں گے تو دیگر انبیاء کے ساتھ آپؐ کا رفع ہوگا اور میں ڈرا کہ جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو آپؐ کو وہاں نہ پاؤں گا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ جبریل اس آیت کے ساتھ نازل ہوئے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (النساء:70)

کہ اور جو بھی اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 311 النساء:69 دار الکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)

اس آیت کو ہم اس دلیل کے طور پر بھی پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے غیر تشریعی نبوت کا مقام حاصل ہوسکتا ہے اور آپؐ کی پیروی میں ایک شخص صالحیت کے مقام سے ترقی کر کے نبوت کے مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ بہرحال نبوت کا مقام چاہے وہ غیر تشریعی نبوت ہی ہو اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں بھی ہے تو ایک بہت اعلیٰ مقام ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے دیتا ہے اور آنے والے مسیح موعود کے بارے میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''نبی اللہ'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ حدیث (2937))

اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں غیر تشریعی نبی مانتے ہیں اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا بلکہ آپؐ کا مقام بڑھتا ہے کہ اب نبوت بھی صرف آپؐ کی غلامی میں ہی مل سکتی ہے اور یہ معنی صرف ہم ہی نہیں کرتے بلکہ پرانے بزرگوں نے بھی کیے ہیں۔ چنانچہ امام راغب نے بھی اس کے یہی معنے کیے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر شرعی نبی آپؐ کی پیروی میں آسکتے ہیں۔

(تفسیر البحر المحیط جزء 3 صفحہ 299 النساء:69 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2010)

بہرحال اس آیت کے ضمن میں یہ ذکر میں نے کر دیا تا کہ وضاحت بھی ہوجائے۔

علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ مختلف کتب تفسیر میں یہ واقعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبانؓ کے متعلق ملتا ہے جبکہ تفسیر یَنْبُوْعُ الْحَیَاۃ میں مقاتل بن سلیمان کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن زید انصاریؓ تھے جنہوں نے رؤیا میں اذان دیکھی تھی۔ علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ اگر یہ بات درست ہے تو ممکن ہے کہ دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات کا ذکر کیا ہو اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی ہو اور یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ ایسی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی ساتھیوں نے کی تھی۔

(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیۃ جزء 12 صفحہ 417-418 خاتمۃ۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

پہلے بیان کردہ واقعہ کے علاوہ تفاسیر میں حضرت ثوبان کا واقعہ اَور الفاظ میں بھی بیان ہوا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ثوبانؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت تھی اور آپؐ سے دوری میں زیادہ صبر نہیں کر سکتے تھے۔ ایک روز جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کا رنگ بدلا ہوا تھا اور ان کے چہرے سے حزن کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس چیز کے باعث تمہارا رنگ بدلا ہوا ہے؟ حضرت ثوبانؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! نہ تو مجھے کوئی مرض ہے اور نہ ہی کوئی بیماری ہے ماسوائے اس کے کہ میں آپؐ کو دیکھ نہ سکا۔ یعنی کچھ عرصے سے دیکھا نہیں تھا۔ اس لیے مجھ پر شدید وحشت طاری ہو گئی جب تک کہ آپؐ سے ملاقات نہ ہوگئی۔ اسی طرح جب مجھے آخرت کی یاد آئی تو مجھ پر پھر خوف طاری ہوا کہ میں آپؐ کو نہ دیکھ سکوں گا کیونکہ آپؐ کا تو انبیاء کے ساتھ رفع کیا جائے گا اور اگر میں جنت میں چلا بھی گیا تو میرا مقام وہاں آپؐ کے مقام سے بہت ہی ادنیٰ ہوگا اور اگر میں جنت میں نہ داخل ہوسکا تو پھر میں کبھی بھی آپؐ کو نہ دیکھ سکوں گا۔

(تفسیر البغوی جزء 1 صفحہ 450 النساء:69 ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان پاکستان 1425ھ)

علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زیدؓ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے۔ عبداللہ بن زیدؓ کا پھر دوبارہ ذکر شروع ہوتا ہے۔ پھر یہ ہے کہ آپؓ کا بیٹا آپ کے پاس آیا اور آپؓ کو خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ اس پر آپؓ نے کہا کہ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ بَصَرِیْ حَتّٰی لَا اَرٰی بَعْدَ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ اَحَدًا۔ کہ اے اللہ! تو میری نظر کو لے جا یہاں تک کہ میں اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نہ دیکھ پاؤں۔ اس کے بعد، شرح زرقانی میں یہ لکھا ہے کہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپؓ کی نظر جاتی رہی اور آپؓ نابینا ہوگئے۔

(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیۃ جزء 9 صفحہ 84-85 فی وجوب محبتہ واتباع سنتہ۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

ان کی وفات کے بارے میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن زیدؓ کی وفات کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے غزوۂ احد کے بعد وفات کا ذکر کیا ہے لیکن اکثر یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زیدؓ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور آپؓ کی وفات حضرت عثمانؓ کی خلافت کے آخری دور میں 32 ہجری میں مدینہ میں ہوئی تھی اور وہ جو نظر والا واقعہ ہے اس سے بھی اگر اس کو صحیح مانا جائے تو یہی لگتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے دور میں ہوئی تھی جبکہ اس وقت ان کی عمر 64 سال تھی۔ آپؓ کی نماز جنازہ حضرت عثمانؓ نے پڑھائی۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم جلد 5 صفحہ 266، کتاب الفرائض، حدیث 8187، دار الفکر 2001ء)

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 406 عبد اللہ بن زید۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت مُعَاذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ۔ حضرت مُعَاذ بن عَمروؓ کا تعلق بنو خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھا۔ آپؓ بیعت عقبہ ثانیہ اور غزوۂ بدر اور احد میں شامل ہوئے تھے۔ آپؓ کے والد حضرت عَمرو بن جَمُوحؓ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ آپؓ کی والدہ کا نام ہِنْد بنت عَمرو تھا۔ موسیٰ بن عُقبہ، ابو مَعْشَر اور محمد بن عمر واقدی کے نزدیک آپؓ کے بھائی مُعَوِّذ بن عَمروؓ بھی غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور آپؓ کی بیوی کا نام ثُبَیْتَہ بنت عَمرو تھا جو بنو خزرج کی شاخ بنو سَاعِدَہ سے تھیں۔ ان سے آپؓ کا ایک بیٹا عبداللہ اور ایک بیٹی اُمَامَہ پیدا ہوئیں۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 426-427 معاذ بن عمرو۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)
(السیرۃ النبویۃ لابن کثیر صفحہ 197 فصل فی رجوع الانصار لیلۃ العقبۃ الثانیۃ الی المدینۃ۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2005)

حضرت مُعاذؓ بیعتِ عَقَبہ ثانیہ میں شامل ہوئے تھے لیکن ان کے والد عَمرو بن جَمُوح اپنے مشرکانہ عقائد پر بہت سختی سے قائم تھے۔ سیرت ابن ہشام میں حضرت معاذؓ کے والد کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ درج ہے۔ کوئی سال ہوا ہے میں نے ان کے واقعہ میں بھی تھوڑا سا بیان کیا تھا کہ جب یہ لوگ، بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہونے والے جو لوگ تھے مدینہ واپس آئے تو انہوں نے اسلام کی خوب اشاعت کی اور ان کی قوم میں کچھ بزرگ ابھی تک اپنے شرکیہ دین پر قائم تھے ان میں سے ایک عَمرو بن جَمُوحؓ بھی تھے۔ آپؓ کے بیٹے مُعَاذ بن عَمروؓ بیعتِ عَقَبہ ثانیہ میں شامل ہوئے تھے اور اس موقع پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی تھی۔ عَمرو بن جَمُوحؓ بنو سلمہ کے سرداروں میں سے تھے اور ان کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ انہوں نے اپنے گھر میں لکڑی کا ایک بت بنا کر رکھا ہوا تھا جیسا کہ اس وقت کے بڑے لوگ بنا کر رکھتے تھے۔ اسے 'مَنَاۃ' کہا جاتا تھا۔ اس کو معبود بنا کر اس کی تزئین و تطہیر کرتے تھے۔ جب بنو سلمہ کے کچھ نوجوان اسلام لے آئے جن میں حضرت مُعَاذ بن جَبَلؓ اور عَمرو بن جَمُوح کے بیٹے حضرت مُعَاذ بن عمرو بن جَمُوحؓ تھے۔ یہ ان نوجوانوں میں سے تھے جو اسلام لائے اور عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے تو یہ لوگ رات کو عَمرو بن جَمُوح کے بت کدہ میں داخل ہو کر اس بت کو اٹھا کر لے آتے اور اسے بنو سلمہ کے کوڑا کرکٹ میں پھینکنے کے لیے بنائے جانے والے گڑھے میں اوندھا لٹا دیتے، پھینک دیتے۔ جب صبح عمرو اٹھتے تو کہتے تمہارا برا ہو۔ کس نے رات کو ہمارے معبودوں سے دشمنی کی۔ پھر اس کو ڈھونڈنے نکل پڑتے یہاں تک کہ جب اسے پا لیتے تو اسے دھوتے اور صاف کرتے۔ پھر کہتے کہ خدا کی قسم! اگر میں یہ جان لوں کہ کس نے تیرے ساتھ ایسا کیا تو ضرور میں اسے رسوا کروں گا۔ پھر جب رات ہوتی اور عَمرو سو جاتے تو دوبارہ ان کے بیٹے وہی حرکت کرتے۔ پھر عَمرو بن جَمُوح نے صبح کی اور دوبارہ وہی تکلیف اٹھا کر پھر اسے دھویا۔ پھر صاف کیا۔ جب کئی رات یہ واقعہ ہوا تو عَمرو بن جَمُوح نے بت کو وہاں سے باہر نکالا جہاں اسے پھینکا گیا تھا پھر اسے دھویا اور صاف کیا۔ پھر وہ اپنی تلوار لائے اور اس کے گلے میں لٹکا دی اور کہا کہ اللہ کی قسم! یقیناً مجھے یہ تو نہیں معلوم کہ تیرے ساتھ ایسا کون کرتا ہے پس اگر تجھ میں کوئی طاقت ہے تو اس کو روک لے اور یہ تلوار تیرے پاس پڑی ہے۔ بت کے پاس تلوار رکھ دی۔ جب شام ہوئی اور عمرو سو گئے تو ان نوجوانوں نے جن میں ان کا بیٹا شامل تھا اس بت سے دوبارہ وہی سلوک کیا۔ اس کے گلے سے وہ تلوار لی اور ایک مردہ کتے کو لے کر اس بت کو رسی کے ساتھ اس سے باندھ دیا اور بنو سلمہ کے ایک پرانے کنویں میں پھینک دیا جس میں کوڑا کرکٹ وغیرہ پھینکا جاتا تھا۔ صبح جب عَمرو بن جَمُوح اٹھے تو انہوں نے اس بت کو اس جگہ پر نہ پایا جہاں اسے رکھا جاتا تھا۔ پس وہ اسے ڈھونڈتے رہے یہاں تک کہ اس کنویں میں اوندھے منہ مردہ کتے کے ساتھ بندھا ہوا پایا۔ جب انہوں نے یہ نظارہ دیکھا تو ان پر حقیقت کھل گئی اور ان کی قوم کے مسلمان لوگوں نے بھی انہیں اسلام کی تعلیم دی تو آپؓ خدا کی رحمت سے اسلام لے آئے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 207-208 قصۃ صنم عمرو بن الجَمُوح۔ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

ابن ہشام کی سیرت میں یہ واقعہ اس طرح لکھا ہے کہ بت تو تلوار کے ساتھ بھی کچھ نہیں کر سکا تو ایسے خدا کو پوجنے کا کیا فائدہ!

حضرت مُعاذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ ابوجہل کو قتل کرنے والوں میں بھی شامل تھے۔ چنانچہ بخاری کی روایت میں درج ہے کہ صالح بن ابراہیم اپنے دادا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ دو انصاری لڑکے ہیں۔ ان کی عمریں چھوٹی ہیں۔ میں نے آرزو کی کہ کاش میں ایسے لوگوں کے درمیان ہوتا جو اُن سے زیادہ جوان، تنومند ہوتے۔ اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے ہاتھ سے دبا کر پوچھا کہ چچا کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بھتیجے۔ تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے بتلایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اور اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مَیں اس کو دیکھ پاؤں تو میری آنکھ اس کی آنکھ سے جدا نہ ہو گی جب تک ہم دونوں میں سے وہ نہ مر جائے جس کی مدت پہلے مقدر ہے۔ میں اس پر بڑا حیران ہوا۔ پھر دوسرے نے مجھے ہاتھ سے دبایا اور اس نے بھی مجھے اسی طرح پوچھا۔ ابھی تھوڑا عرصہ گزرا ہو گا کہ میں نے ابوجہل کو لوگوں میں چکر لگاتے دیکھا۔ میں نے کہا دیکھو وہ ہے تمہارا ساتھی جس کے متعلق تم نے مجھ سے دریافت کیا تھا۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں جلدی سے اپنی تلواریں لیے اس کی طرف لپکے اور اس پر حملہ کر کے دونوں نے اسے قتل کر ڈالا۔ پھر وہ دونوں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ کو خبر دی۔ آپؐ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو مارا ہے۔ دونوں نے کہا میں نے اس کو مارا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ کر صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے تلواروں کو دیکھ کر فرمایا کہ تم دونوں نے ہی اس کو مارا ہے۔ اس کا سامانِ غنیمت مُعاذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ کو ملے گا اور ان دونوں کا نام معاذ تھا۔ مُعاذ بن عَفۡرَاءؓ اور مُعاذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ۔

(صحیح البخاری کتاب فرض الخمس باب من لم یخمس الاسلاب حدیث 3141)

پہلے بھی شروع میں ایک دفعہ معاذ اور مُعَوِّذ کے واقعات کو بیان کر چکا ہوں اور یہاں پھر ابہام پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس کے قتل کا جو واقعہ متفرق کتب حدیث میں اور سیرت میں بھی بیان ہوا ہے اور یہ جو بخاری سے بھی روایت بیان ہوئی ہے اس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مُعاذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ اور حضرت مُعاذ بن عَفۡرَاءؓ نے ابوجہل پر حملہ کر کے اسے قتل کیا تھا اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ابوجہل کا سر قلم کیا تھا۔ دوسری جگہ معاذ اور مُعَوِّذ کا ذکر ملتا ہے۔ بہرحال اس کے علاوہ بخاری میں ہی ایسی روایات بھی ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ ابوجہل کو عفراء کے دو بیٹوں معاذ اور مُعَوِّذ نے قتل کیا تھا اور بعد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر اس کا کام تمام کیا۔ چنانچہ بخاری کی ایک روایت میں اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے:

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن فرمایا کون دیکھے گا کہ ابوجہل کا کیا حال ہوا ہے؟ حضرت ابن مسعودؓ گئے اور جا کر دیکھا کہ اس کو عفراء کے دونوں بیٹوں معاذ اور مُعَوِّذ نے تلواروں سے مارا ہے کہ وہ مرنے کے قریب ہو گیا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا کیا تم ابوجہل ہو؟ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں انہوں نے ابوجہل کی داڑھی پکڑی۔ ابوجہل کہنے لگا کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی شخص ہے جس کو تم نے مارا یا یہ کہا کہ اس شخص سے بڑھ کر کوئی ہے جس کو اس کی قوم نے مارا ہو؟

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جہل حدیث 3962)

یہ دونوں روایتیں بخاری میں ہی ملتی ہیں۔ دو نام معاذ کے آتے ہیں اور ایک جگہ معاذ اور مُعَوِّذ کے نام آتے ہیں۔ ایک جگہ دونوں کی ولدیت مختلف ہے۔ ایک جگہ ایک ہی باپ کے دونوں بیٹے کہلاتے ہیں۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ ابوجہل کے قاتلین کی کہ کس طرح اس کی تطبیق کی جائے، کس طرح اس کی وضاحت ہو؟ اس کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ’’بعض روایات میں ہے کہ عفراء کے دو بیٹوں (مُعَوِّذؓ اور معاذؓ) نے ابوجہل کو موت کے قریب پہنچا دیا تھا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا سر تن سے جدا کیا تھا۔ امام ابن حجر نے اس احتمال کا اظہار کیا ہے کہ معاذ بن عمروؓ اور مُعاذ بن عَفۡرَاءؓ کے بعد مُعَوِّذ بن عفراءؓ نے بھی اس پر وار کیا ہو گا۔‘‘ (صحیح بخاری جلد 5 صفحہ 491 حاشیہ، اردو ترجمہ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

اس لیے پہلی دو روایتوں میں ان دونوں بھائیوں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ دوسری روایت میں دو مختلف لوگوں کا ذکر ملتا ہے اور جو شرح فتح الباری ہے اس میں لکھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ تینوں ہی ہوں۔ علامہ بدرالدین عینی ابوجہل کے قاتلین کی تطبیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابوجہل کو مُعاذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ اور مُعاذ بن عَفۡرَاءؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے قتل کیا تھا۔ حضرت عبداللہ نے اس کا سر قلم کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔

(عمدة القاری جلد 17 صفحہ 120، دار احیاء التراث العربی بیروت 2003ء)

علامہ بدرالدین عینی مزید لکھتے ہیں کہ صحیح مسلم میں ہے کہ جن دونوں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا وہ مُعاذ بنِ عَمرو بن جَمُوحؓ اور مُعاذ بن عَفۡرَاءؓ ہیں۔ مُعاذ بن عَفۡرَاءؓ کے والد کا نام حارث بن رِفَاعَہ تھا اور عَفۡرَاء ان کی ماں تھیں جو عُبَید بن ثَعۡلَبَہ نجاریہ کی بیٹی تھیں۔ اسی طرح بخاری کتاب الجہاد میں باب مَنۡ لَّمۡ یُخَمِّسِ الۡاَسۡلَابَ میں ذکر آ چکا ہے کہ حضرت مُعاذ بن عَمرؓو تھے جنہوں نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹی اور گرا دیا تھا۔ پھر مُعَوِّذ بن عَفۡرَاء نے اس کو مارا یہاں تک کہ اس نے اس کو زمین پر گرا دیا۔ پھر اس کو چھوڑ دیا جبکہ اس میں ابھی کچھ رمق باقی تھی، جان تھی۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس پر کاری ضرب لگائی اور اس کا سر جدا کر دیا۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ اگر تُو کہے کہ ان تمام باتوں کو یوں اکٹھا بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ شاید ابوجہل کا قتل ان سب کا کام تھا اس لیے اکٹھا کیا ہے۔

(عمدة القاری جلد 17 صفحہ 121-122 حدیث 3962 دار احیاء التراث العربی بیروت 2003ء)

زرقانی کی ایک روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جب ابوجہل کو دیکھا تو اس کو اس حال میں پایا کہ آخری سانس لے رہا تھا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنی ٹانگ ابوجہل کی گردن پر رکھ کر کہا کہ اے اللہ کے دشمن! اللہ نے تجھے رسوا کر دیا ہے۔ اس پر ابوجہل نے متکبرانہ انداز میں کہا میں تو کوئی رسوا نہیں ہوا۔ اور کیا تم نے مجھ سے بھی معزّز کسی اَور شخص کو قتل کیا ہے؟ یعنی مجھے تو اس میں کوئی عار محسوس نہیں ہو رہا۔ پھر ابوجہل نے پوچھا کہ مجھے بتاؤ کہ میدان کس کے ہاتھ میں رہا۔ فتح اور کامیابی کس کے ہاتھ میں رہی؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی فتح ہوئی۔

ایک دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اُس یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی کہنا کہ میں ساری زندگی اس کا دشمن رہا اور آج اس وقت بھی میں اس کی دشمنی اور عداوت میں انتہا تک ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ابوجہل کا سر قلم کیا اور اس کا سر لے کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح میں اللہ کے نزدیک تمام نبیوں سے زیادہ معزّز اور مکرّم ہوں اور میری امت اللہ کے نزدیک باقی تمام امتوں سے زیادہ معزّز اور مکرّم ہے اسی طرح اس امت کا فرعون باقی تمام امتوں کے فراعین سے زیادہ سخت اور متشدّد ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدۡرَکَہُ الۡغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِہٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ (یونس:91) قرآن شریف میں سورۂ یونس میں آیا ہے کہ جب اسے غرقابی نے آلیا تو اس نے کہا مَیں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ جبکہ اس امت کا فرعون دشمنی اور کفر میں بہت بڑھ کر ہے۔ جس طرح کہ مرتے ہوئے ابوجہل کی باتوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ روایات میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ ابوجہل کی ہلاکت کی خبر ملنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کا سر دیکھنے پر فرمایا کہ اَللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ کہ اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ فرمایا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَعَزَّ الۡاِسۡلَامَ وَاَھۡلَہٗ کہ ہر قسم کی تعریف کا مستحق اللہ ہے جس نے اسلام اور اس کے ماننے والوں کو عزت دی۔ اسی طرح یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً ہر امت کا ایک فرعون ہوتا ہے اور اس امت کا فرعون ابوجہل تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بہت ہی برے انداز میں قتل کروایا۔

(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية جلد 2 صفحہ 297-298 دار الکتب العلمیة بیروت 1996ء)

حضرت مُعاذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ کی وفات حضرت عثمانؓ کے دور میں ہوئی۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 6 صفحہ 114، معاذ بن عمرو بن جَمُوح، دار الکتب العلمیة بیروت 1995ء)

خلیفہ بن خَیَّاطؒ بیان کرتے ہیں کہ مُعاذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ کو بدر کے دن ایک زخم لگا تھا۔ آپؓ اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک علیل رہے۔ پھر مدینہ میں وفات پائی۔ حضرت عثمانؓ نے آپؓ کا جنازہ پڑھا اور آپؓ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُعاذ بن عَمرو بن جَمُوحؓ کیا ہی اچھا شخص ہے۔

(المستدرك علی الصحیحین للحاکم جلد 4 صفحہ 140-141، ذکر مناقب معاذ بن عمرو بن الجَمُوح حدیث 5895-5897 دار الفکر بیروت 2002ء)

اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیبؐ کی محبت میں ڈوب کر ان کی رضا کو حاصل کرنے والے بنے۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم ملک سلطان ہارون خان صاحب کا ہے جن کی 27/ مارچ کو اسلام آباد میں وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے بڑے بیٹے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے داماد بھی ہیں۔ چھوٹی بیٹی سے بیاہے ہوئے ہیں۔ ملک سلطان ہارون صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ ان کے والد کا نام کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب تھا جنہوں نے 23/ سال کی عمر میں 1923ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ پھر ان کی شادی حضرت مصلح موعودؓ نے ہی محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے ساتھ کروائی۔ اور یہ خاندان پنجاب کے معزز خاندانوں میں سے اور بڑے نواب خاندانوں میں سے تھا۔ ملک امیر محمد خان جو مغربی پاکستان کے گورنر رہے ہیں، نواب کالا باغ کے نام سے مشہور تھے وہ ان کے والد کرنل ملک سلطان محمد صاحب کے، چچازاد بھائی تھے۔ ان کے دادا کا نام ملک سلطان سرخرو خان تھا۔ اور ان دنوں میں برطانوی بادشاہت تھی جب انڈیا اور پاکستان کالونی تھے۔ ان کو نوابی کی وجہ سے بادشاہ کے ہاں ایک مقام بھی حاصل تھا۔ ان کو اپنے بیٹے ملک سلطان محمد خان صاحب کے چار سال بعد احمدیت قبول کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ باوجود اس کے کہ دنیادار لوگ تھے لیکن سعادت تھی، فطرت تھی کہ دین کی طرف رجحان ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس سعادت کی وجہ سے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

سلطان ہارون خان صاحب کی شادی صبیحہ حمید صاحبہ بنت چوہدری عبدالحمید صاحب، جو واپڈا میں جی۔ ایم ہوتے تھے، ان کی بیٹی کے ساتھ ہوئی۔ خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کا نکاح پڑھایا تھا اور خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ بھی فرمایا کہ چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ جو انگلستان مشن کے بانی تھے، پہلے مبلغ تھے ان کے بارے میں نکاح کے وقت یہ بھی فرمایا کہ چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ میرے محترم بزرگ تھے اور ان کا مجھ پر بہت احسان تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا کہ مجھے میری چھوٹی عمر میں اور ناتجربہ کاری کی عمر میں اپنے ساتھ لے جا کر میرے تجربے میں بڑی وسعت کے مواقع پیدا کیے اور دیہات میں رہنے والوں کے لیے میرے دل میں جو لگاؤ پوشیدہ تھا اس لگاؤ کو ظاہر ہونے کا موقع بھی مجھے چوہدری فتح محمد سیال کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ملا۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اب بھی میں ایک سادہ دیہاتی سے، جب میری اس سے ملاقات ہو، بے تکلف بات کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں اور وہ خوشی میں ایک شہری سے ملاقات کے وقت محسوس نہیں کرتا کیونکہ شہریوں کو تکلف کی عادت ہوتی ہے اور ان کی اس عادت کی وجہ سے ان سے ملاقات کے وقت بغیر جانے بوجھے ہم بھی تکلّف کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بہرحال آج میرے اس محسن بزرگ کے نواسے ملک سلطان ہارون خان ابن کرنل سلطان محمد خان کی شادی ہے اور نکاح ہے میں اس کا اعلان کروں گا۔ اور پھر فرمایا کہ دوست دعا کریں کہ جس طرح ہمارے بڑوں نے بے لوث اور بےنفس خدمت خدا کے دین کی کی ہے وہی جذبہ خدمت کا اور وہی جذبہ ایثار و قربانی کا ان کی نسلوں میں بھی قائم رہے اور بڑا نمایاں رہے۔ (ماخوذ از خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 440،437)

اللہ تعالیٰ کرے کہ آج جو اُن کی وفات سے یہ ذکر ہو گیا ہے تو ملک ہارون صاحب مرحوم کی اولاد بھی احمدیت اور خلافت کے ساتھ اسی تعلق کو نہ صرف قائم رکھنے والی بلکہ مضبوط کرنے والی ہو۔ ان کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں اور جیسا کہ کہا کہ بڑے بیٹے سلطان محمد خان جو ہیں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے داماد ہیں۔

علاقے کے غریب عوام کی خاص طور پر مستحق عورتوں کی بڑی خدمت کرتے تھے۔ ان سے بڑا حسن سلوک تھا۔ عورتوں نے بیان کیا ہے کہ ملک صاحب کی زندگی میں ہم علاقے میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی تھیں اور اب ان کی وفات کے بعد ہمیں ڈر محسوس ہونے لگا ہے۔ اٹک کے علاقے میں ہے، دشمنی بھی وہاں بہت ہے اور سخت دلی بھی وہاں بہت ہے اور غریبوں کو تو کوئی حق دیا ہی نہیں جاتا لیکن باوجود اس کے کہ بڑے زمیندار تھے اور علاقے کے معزز تھے غریبوں کی بڑی خدمت کیا کرتے تھے۔

ان کی بہن راشدہ سیال صاحبہ، جو کینیڈا میں ہیں، کہتی ہیں کہ سلطان ہارون خان میرا بھائی، بہت خوبیوں کا مالک تھا۔ احمدیت کے لیے انتہائی غیرت رکھنے والا، خلافت کے لیے جان قربان کرنے والا، دوستوں کا سچا دوست اور دشمنوں پر بھاری، غرباء اور مساکین کا سہارا تھا۔ کہتی ہیں ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے ایک خط میں تحریر فرمایا کہ تمہارے ابا (کرنل سلطان محمد خان صاحب) احمدیت کے لیے ایک ننگی تلوار تھے۔ اور تمہارے بھائیوں میں بھی یہی رنگ پایا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک دفعہ ان کو فرمایا تھا، اس علاقے میں ان کی بڑی دشمنی تھی۔ اس علاقے کی دشمنی کا عموماً رواج بھی ایسا ہے۔ بعض جائیدادوں کی وجہ سے بھی دشمنی ہوتی ہے۔ پھر احمدیت کی وجہ سے بھی دشمنی ہوتی تھی تو خلیفہ ثالثؒ نے انہیں کہا کہ گولیاں آئیں گی لیکن اوپر سے گزر جائیں گی۔ تمہیں انشاء اللہ کچھ نہیں ہوگا۔

یہ لکھتی ہیں خلیفہ ثالثؒ کے اس قول کو پورا ہوتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے۔ 1977ء میں فتح جنگ پولیس سٹیشن پر آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ ملک سلطان ہارون پر گولیاں چلیں اور سر کے بالوں کو جھلساتے ہوئے گزر گئیں لیکن آپ کو کوئی خراش تک نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ نے اعجازی رنگ میں محفوظ رکھا۔ غرباء اور مساکین کے لیے بہت سخی تھے۔ یہ لکھتی ہیں کمزوروں اور بے سہارا لوگوں کے لیے سہارا تھے۔

آپ کے بڑے بھائی ملک سلطان رشید خان صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے اباجان مرحوم کے بعد ہمارے گھرانے کے اصل سردار وہی تھے۔ میری ہر کوشش کے باوجود جب بھی سلسلے کا کوئی کام ہوتا تو وہ ہمیشہ خاکسار سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلفائے کرام اور سلسلے کے سچے عاشق تھے۔ ایک دفعہ 1974ء کے واقعات کے بعد میرے سامنے ایک بڑے آفیسر نے ان سے کہا کہ آپ اپنے حضرت صاحب پر ایمان کی کیا حالت پاتے ہیں تو پنجابی میں انہیں کہنے لگے کہ 'لوہے ورگا' یعنی خلافت پر میرا ایمان لوہے کی طرح مضبوط ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے سفر میں کراچی تک ہم رکاب تھے، ان کو ساتھ شامل ہونے کا موقع ملا اور رشید صاحب لکھتے ہیں کہ میرے پاس جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطوط محفوظ ہیں ان میں سے ایک خط میں حضور نے، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے انہیں 'احمدیت کا جرنیل' اور دوسری جگہ 'احمدیت کے لیے عشق اور غیرت کی ننگی تلوار' قرار دیا۔ جہاں تک رات کے نوافل اور قرآن کریم کا تعلق ہے رشید صاحب لکھتے ہیں کہ بہت کم لوگوں کو اس کا علم ہوگا کیونکہ اس کا ذکر بالکل نہیں کرتے تھے لیکن دونوں چیزوں میں بے حد باقاعدہ تھے۔ ان کے بڑے بھائی لکھتے ہیں کہ شاید مجھے بھی پتا نہ لگتا اگر 2016ء میں میری شدید بیماری میں ہم دونوں ایک ہی کمرے میں چار ماہ تک اکٹھے نہ رہے ہوتے۔ ان دنوں میرے لیے اٹھنا بیٹھنا مشکل تھا۔ ایک کمرے میں میری تیمارداری کرنے کے لیے میرے ساتھ رہتے تھے تو پھر میں نے ان کی تلاوت اور نوافل کی باقاعدگی دیکھی جو قابلِ قدر تھی۔ کہتے ہیں میں نے ان کو کہا کہ میرے لیے ایک آدھ ملازم رکھ لیتے۔ آپ جو تکلیف کرتے ہیں تو ملازم رکھ لیتے ہیں۔ وہ میری خدمت کر دیا کرے گا تو انہوں نے کہا کہ جب میں آپ کے پاس موجود ہوں تو ملازم کی کیا ضرورت ہے۔

پھر رشید صاحب لکھتے ہیں کہ بڑے نافع الناس وجود تھے۔ نو دس سکول بنوائے۔ پھر اگر کبھی ایسا موقع آیا کہ آمد زیادہ نہیں ہوئی اور سکول کے لیے دے نہیں سکے تو ایک موقع پر انہوں نے خود مزدوروں کے ساتھ مزدوری بھی کی اور مزدوروں کو کہا کہ تمہارے سے زیادہ میں کام کرتا ہوں۔ یہ کوئی احساس نہیں تھا کہ میں کسی نواب کا بیٹا ہوں یا علاقے کا بڑا زمیندار ہوں۔

ان کی بیٹی محمودہ سلطانہ کاشف لکھتی ہیں کہ میرے ابو جی کا خلافت کے ساتھ عشق اور وفاداری تو کوئی پوشیدہ چیز نہیں۔ ہوش سنبھالتے ہی اپنے والد سے جو سبق اٹھتے بیٹھتے ملا وہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ پر ہمیشہ توکل رکھنا ہے اور زندگی کے ہر معاملے میں ہمیشہ دعا سے کام لینا ہے۔ دعا نہیں تو کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ پر بے انتہا بھروسا رکھتے تھے۔ انتہائی دلیر اور بہادر انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ خدمتِ خلق میں سرشار رہتے تھے۔

اسی طرح ان کے بیٹے سلطان محمد خان کہتے ہیں کہ میرے باپ نے بہت سارا سوشل ورک کیا ہے۔ آٹھ سکولوں کی تعمیر کروائی اور دو قبرستانوں کے لیے زمین دی۔ آٹھ سکولوں کے لیے زمین بھی دی۔ بے شمار لوگوں کو، غریبوں کو نوکریاں دلوائیں اور ان کے کام آتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی نیکیوں پر قائم فرمائے اور جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ جنازہ جیسا کہ میں نے کہا نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔

☆...☆...☆

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں

دعائیہ خط لکھنے کا پتہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ خط و کتابت کرنے والے احباب کی سہولت کے لیے ڈاک کا پتہ اور فیکس نمبر درج ذیل ہیں:

ڈاک کا پتہ:
1. ...ISLAMABAD, Sheephatch Lane, Tilford, GU10 2AQ, UK
2. ...The London Mosque, 16 Gressenhall Road, London SW18 5QL, UK

فیکس نمبر: 1 ...+44-2039883922 2 ...+44-2088705234

مجلس انصاراللہ برطانیہ کی جانب سے ایک ملین پاؤنڈز سے زائد رقم کی ڈیڑھ صد سے زائد رفاہی اداروں میں تقسیم

مؤرخہ 7/دسمبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک کی شام مسجد بیت الفتوح مورڈن (لندن) سے متّصل طاہر ہال میں ایک پُروقار تقریب کاانعقاد ہوا جس میں بڑی تعداد میں غیراز جماعت مہمانوں نے بھی شرکت کی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمت خلق کے حوالہ سے کی جانے والی کاوشوں کو سراہا۔ اس تقریب کامقصد دنیا کے مختلف علاقوں میں بنی نوع انسان کی خدمت میں سرگرم عمل ایسے رفاہی اور خیراتی اداروں میں رقوم کے چیک تقسیم کرناتھا جن کے نمائندگان اس تقریب میں موجود تھے۔ چیرٹی کے لیے اکٹھی کی جانے والی یہ رقم چیرٹی واک فار پِیس (Charity Walk for Peace) کے پروگرام کے تحت اکٹھی کی گئی تھی۔ گزشتہ چند سال سے یہ تقریب برطانیہ کے پارلیمنٹ ہاؤس اور ہاؤس آف لارڈز میں منعقد کی جارہی تھی تاہم امسال اس کے انعقاد کے لیے طاہر ہال مسجد بیت الفتوح لندن کاانتخاب کیا گیا۔

یہ خوبصورت تقریب قریباً ساڑھے سات بجے شام مکرم سیّدمنصور احمد شاہ صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیرصدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم مولانا نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ (امام مسجد بیت الفتوح مورڈن) نے کی۔ آیات کریمہ کاانگریزی ترجمہ گھانا سے تعلق رکھنے والے مکرم احمد کوناڈو (Ahmad Konado) صاحب آف گلاسگو نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر چودھری اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اختصار سے بتایا کہ چیرٹی واک فار پِیس کا آغاز حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر 1985ء میں ہوا تھا اور اس میں پہلے سال کُل تین صد کے قریب شرکاء شامل ہوئے تھے جبکہ صرف ڈیڑھ ہزار پاؤنڈ کی رقم اکٹھی کر کے چیرٹیز کو پیش کی گئی تھی۔ اب سیّدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور راہنمائی میں یہ واک اپنی بہت سی منفرد خصوصیات کے ساتھ ہر سال پہلے سے بڑھ کر کامیابی سے ہمکنار ہوتی چلی آرہی ہے۔ واک میں شرکت کرنے والے افراد کی تعداد اور اکٹھی کی جانے والی چیرٹی کی رقم کی مقدار کے حوالہ سے ہر سال اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ چنانچہ امسال ساڑھے چار ہزار سے زائد افراد اس چیرٹی واک فار پِیس (Charity Walk for Peace) میں شامل ہوئے جبکہ ایک ملین پاؤنڈ سے زائد رقم اکٹھی کر کے ڈیڑھ صد سے زائد چیرٹیز میں تقسیم کی جارہی ہے جبکہ گزشتہ سال چھ لاکھ پچاسی ہزار (685000) پاؤنڈز کی رقم چیرٹیز میں تقسیم کی گئی تھی۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ چیرٹی کے نام پر جمع کی جانے والی رقم میں سے کوئی حصّہ انتظامات کے نام پر منہا نہیں کیا جاتا بلکہ ساری کی ساری رقم خیراتی اور رفلاحی اداروں میں تقسیم کردی جاتی ہے جبکہ انتظامات مکمل طور پر مجلس انصار اللہ برطانیہ کے خصوصی فنڈ سے کیے جاتے ہیں۔

"چیرٹی واک" (Charity Walk) کے افتتاح کے موقع پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے تقریر کرتے ہوئے

مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب اور مکرم فرید احمد صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ پروگرام کے مطابق مکرم ظہیر احمد صاحب صدر چیرٹی واک فار پِیس (Charity Walk for Peace) نے امسال 29/اپریل 2018ء بروز اتوار Runnymede کونسل کے Windsor Great Park میں منعقد ہونے والی واک کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ امسال بھی مقامی چھوٹی چیرٹیز کے ساتھ Match Funding Scheme کے تحت کام کیا گیا چنانچہ اُن چیرٹیز نے ہمارے لیفلیٹس اور کولیکشن فارمز پر چیرٹی واک کے لیے اپنے رابطوں کے ذریعہ رقم اکٹھی کی اور اپنی ویب سائیٹس، سوشل میڈیا اور نیوز لیٹرز کے ذریعہ اس پروگرام کو مشتہر بھی کیا۔ امسال 160 سے زائد مقامی خیراتی اداروں نے چیرٹی واک میں شمولیت کی تھی اور بعض نے اپنے سٹالز بھی لگائے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی آبادی کے قریباً 2000 غیرمسلم سپورٹرز ہمارے ساتھ چیرٹی واک میں شامل ہوئے۔ یہ تعداد پچھلے سال سے دوگنی تھی۔ ہر سال منعقد کی جانے والی اس چیرٹی واک کی کامیابی کے لیے کئی ماہ کی محنت اور افرادی قوت شامل ہے۔ اسی طرح اس چیرٹی واک کے تمام اخراجات بھی مجلس انصار اللہ برطانیہ خود برداشت کرتی ہے جبکہ واک سے اکٹھی کی جانے والی تمام تر رقم چیرٹیز میں تقسیم کی جاتی ہے۔

گزشتہ برسوں کی طرح امسال بھی چیرٹی واک فار پِیس میں متعدد اہم افراد بھی شامل ہوئے۔ چنانچہ افتتاحی تقریب میں مجموعی طور پر نو (9) مہمانانِ خصوصی نے خطاب کیا۔ اس سال مجموعی طور پر شرکاء ساڑھے چار ہزار (4500) سے زائد تھے جن میں قریباً دو ہزار مقامی افراد شامل تھے۔ مقامی لوگوں میں سکولوں کے بچے اور ان کے اساتذہ، فوج کے نمائندگان، سکاؤٹس اور ڈیڑھ صد سے زائد رفاہی خیراتی اداروں کے نمائندگان اور اُن اداروں کے سپورٹرز شامل ہوئے۔ اگرچہ اُس روز موسم شدید سرد تھا اور یخ بستہ ہوا بھی چل رہی تھی اس کے باوجود ایک بڑی تعداد نے واک پوری کی۔ واک کے مہمان شرکاء نے جماعت کی امن اور انسانی خدمت کی کوششوں کو بھرپور انداز میں سراہا۔

اس چیرٹی واک کی رپورٹس کو مختلف میڈیا چینلز نے اپنی نشریات میں پیش کیا جن میں "جیو ٹی وی"، "سٹی 44 ٹی وی" اور "دنیا ٹی وی" بھی شامل ہیں۔ اسی طرح سوشل میڈیا خصوصاً Twitter پر چیرٹی واک اُس روز کے Top 20 Trends میں شامل تھی۔ اسی طرح Facebook اور Internet پر بھی ہزاروں Views ہوئے۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام احمدیت کا پیغام دنیا کے مختلف ممالک میں بھی ہزاروں لوگوں تک پہنچا۔ الحمدللہ

جو معزز مہمان اس چیرٹی واک فار پِیس (Charity Walk for Peace) میں شامل ہوئے ان میں چار باروز (Boroughs) یعنی Runnymede, Kingston, Epsom & Ewel اور Waverley کے میئرز بھی شامل تھے۔ نیز ڈپٹی لارڈ لیفٹیننٹ، Welsh Guards کے باوردی سپاہی اور چار صد سے زائد سکاؤٹس بھی شامل ہوئے۔ مہمانوں میں درج ذیل معززین بھی شامل تھے:

= Cllr. Iftikhar Chaudhri, the Mayor of Runnymede

= Mr. Paul Turrell, CEO Runnymede Borough Council

= The Right Honourable Sir Ed Davey, MP

= Mr. Nick Wood, Deputy Lord Lieutenant of Surrey

= Mr.Surinder Arora, CEO Arora Group

= Mr. Nick Prescott, Leader of

چیرٹی واک کے افتتاح کے موقع پر شاملین سٹیج کے سامنے کھڑے ہوئے

Runnymede Borough Council
= Mr. Graham Barker, High Sheriff for the Royal County of Berkshire

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیرِ اہتمام ہونے والی ''چیرٹی واک'' (Charity Walk) کے شاملین Charity Walk for Peace کی عبارت والی جیکٹس پہنے ہوئے

امسال (2018ء میں) منعقد ہونے والی چیرٹی واک کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ لوکل کونسل Runnymede نے بھرپور تعاون کرتے ہوئے اس فلاحی پروگرام کی پروموشن کے لیے اپنی آفیشل ویب سائٹ پر کئی ماہ قبل ہی اشتہارات دینے کا عمل شروع کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس کی غیر معمولی تشہیر ہو چکی تھی اور مقامی لوگوں میں اس حوالہ سے جوش و خروش پیدا ہو چکا تھا۔ اس کے علاوہ لوکل کونسل کی طرف سے ریلوے اسٹیشنز اور کار پارکنگ کے مختلف مقامات سے تمام شاملینِ واک کے لیے مفت Pick&Drop Service مہیا کی گئی۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تحت امسال ہونے والی چیرٹی واک کی پروموشن کے لیے مختلف ریجنز میں مجموعی طور پر گیارہ پری چیرٹی ڈنرز (Pre-charity dinner) منعقد کیے گئے جن میں لوکل آبادی کے علاوہ متعلّقہ اراکین پارلیمنٹ، میئرز اور کونسلرز نے شرکت کی۔ اسی طرح واک کی آگاہی کے لیے ایک لیفلٹ بھی پچاس ہزار کی تعداد میں پرنٹ کروایا گیا اور مقامی آبادی میں خصوصیت سے انصار کی ٹیموں نے تقسیم کیا۔ امسال رجسٹریشن میں لوکل سکاؤٹس نے رجسٹریشن ٹیم کی بھی مدد کی۔ چیرٹی واک میں شامل ہونے والی بہت سی چیرٹیز نے واک میں شمولیت کے بعد اپنے فلاحی اداروں اور کونسلوں کی آفیشل ویب سائٹس پر چیرٹی واک کے مقاصد کی تشہیر کی اور اس طرح جماعت احمدیہ کا امن کا پیغام کئی ملین افراد تک پہنچا۔

7/ دسمبر کو منعقد ہونے والی تقریب کے لیے طاہر ہال کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ چاروں طرف ''چیرٹی واک'' اور ''پوپی اپیل'' (Poppy Appeal) کے حوالہ سے پوسٹرز آویزاں تھے۔ تیس میزوں کے گرد پانچ صد افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ ہال کی دیواروں پر تین پروجیکٹرز کے ذریعہ کارروائی کو نمایاں طور پر دکھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ ابتدائی ریفریشمنٹس کے وسیع انتظامات کے بعد چیرٹیز، مہمانوں اور دیگر معززین کی رجسٹریشن کے لیے تین ڈیسک رکھے گئے تھے جن پر کئی کارکنان مصروف عمل تھے۔ مہمانوں کا پُرتپاک انداز میں استقبال کیا جا رہا تھا۔ اس کے بعد چیرٹیز کے نمائندگان کے لیے مزید تین ڈیسک کام کر رہے تھے۔ ہر نمائندہ کی آمد کے بعد اُن کی چیرٹی کو پیش کی جانے والی رقم کا چیک اور ایک گِفٹ پیک تیار کیا جاتا اور طاہر ہال میں ہی خاص طور پر تیار کیے جانے والے حصہ میں نمائندگان کو مجلس انصار اللہ برطانیہ کی طرف سے باقاعدہ چیک اور تحفہ پیش کیا جاتا اور اُن کے تأثرات ریکارڈ کیے جاتے۔

مہمانوں کے لیے بیت الفتوح کمپلیکس میں موجود یورپ کی سب سے بڑی مسجد (جس میں ایک ہی وقت میں دس ہزار سے زیادہ نمازی سما سکتے ہیں) کے تمام حصوں کو دکھانے کا بھی انتظام تھا۔ مہمانوں نے بہت پُرجوش انداز میں اس سہولت سے فائدہ اٹھایا اور خاص طور پر پردہ کا لحاظ رکھتے ہوئے خواتین کے نماز باجماعت اور دیگر عبادات میں شمولیت پر حیرت اور اطمینان کا اظہار کیا۔

ریفریشمنٹس اور رجسٹریشن سے فارغ ہونے کے بعد مہمانوں کی رہنمائی کے لیے تین مزید ڈیسک موجود تھے۔ اُن میں سے پہلا مسجد دیکھنے کے خواہشمند مہمانوں کو مختلف گروپس میں تقسیم کر کے گائیڈ کے ہمراہ بھجوانے کے لیے تھا۔ دوسرا ڈیسک میڈیا (چینلز اور مختلف چیرٹی اداروں سے رپورٹنگ کے لیے آنے والے) متعلقہ افراد اور اداروں سے متعلق کارروائی کر رہا تھا اور مہمانوں کے تأثرات کو محفوظ کرنے کے سلسلہ میں بھی مصروف تھا۔ جبکہ تیسرا ڈیسک اس موقع پر کیے جانے والے تمام انتظامات کی عمومی نگرانی کرتے ہوئے مختلف امور میں حسب ضرورت فوری مدد اور تعاون مہیا کرنے کے لیے تھا۔ اسی طرح ایک ڈیسک Poppy Exhibition کے لیے بھی مختص تھا۔ نیز ایک سٹال مجلس انصار اللہ کا شعبہ دعوت الی اللہ بھی تھا جس میں دلچسپی لینے والے احباب عموماً جماعت احمدیہ سے اس کی رفاہی خدمات کے حوالہ سے تعارف حاصل کرتے اور اُن دلچسپی لینے والوں کو جماعت احمدیہ کے بارہ میں مزید معلومات مہیا کرنے کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب کا انگریزی ترجمہ تحفۃً پیش کیا جاتا تھا۔

طاہر ہال میں جنگ عظیم اوّل کے حوالہ سے ایک نہایت دلچسپ نمائش بھی لگائی گئی تھی۔ یہ نمائش مکرم ڈاکٹر عرفان ملک صاحب آف دوالمیال (پاکستان) کی انفرادی طور پر کی جانے والی نہایت کامیاب کاوش تھی۔ پہلے برطانوی فوج میں اور اب پاکستان کی فوج میں دوالمیال کے جوانوں اور افسران کی موجودگی اور اُن کی جرأت مندانہ کارکردگی ہمیشہ ہی سراہی جاتی رہی ہے چنانچہ جنگ عظیم اوّل میں بھی اس گاؤں کی جنگ کے دوران غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں ایک صدی قبل (1918ء میں) برصغیر کے برٹش حکمرانوں نے اس گاؤں کو ایک توپ تحفۃً عطا کی تھی جو گاؤں کے مرکزی چوک میں آج بھی نصب ہے۔

مذکورہ نمائش میں جنگ عظیم اوّل میں برسرِ پیکار سپاہیوں کے زیر استعمال رہنے والے بعض ہتھیار اور اوزار شامل تھے نیز فوجیوں کے زیر استعمال آنے والی مختلف ذاتی استعمال کی اشیاء بھی ترتیب سے رکھی گئی تھیں۔ بہت سے لوگوں نے اس نمائش میں موجود آلاتِ حرب کو چھُو کر، اٹھا کر اور اس کی ٹیکنالوجی سے تعارف حاصل کر کے بھرپور لطف اٹھایا۔ بعض نے، گرینیڈ، تلواروں یا مختلف چھوٹی بڑی بندوقیں (جن میں جنگ عظیم اوّل میں استعمال ہونے والی تھری ناٹ تھری بھی شامل تھی) اپنے ہاتھ میں پکڑ کر تصاویر بنوائیں۔ اس ڈیسک کے ساتھ جنگ عظیم اوّل کے زمانہ کی بہت سی تصاویر بھی آویزاں تھیں جن میں سے بعض کا تعلق خصوصیت سے دوالمیال سے تھا۔

پروگرام کے باقاعدہ آغاز سے قبل ایک صد سے زائد چیرٹیز کے نمائندگان کو چیک پیش کیے جا چکے تھے۔ چند چیرٹیز کی طرف سے کوئی نمائندہ حاضر نہیں ہو سکا۔ جبکہ باقی چیرٹیز کو پروگرام کے دوران مختلف اوقات میں سٹیج پر بلا کر چیک پیش کیے جاتے رہے۔ امسال کُل 157 رفاہی خیراتی اداروں میں ایک ملین پاؤنڈز سے زائد رقم کے چیک تقسیم کیے گئے۔ اس طرح 1998ء سے اب تک مجلس انصار اللہ برطانیہ کی طرف سے چیرٹی کے لیے تقسیم کی جانے والی کُل رقم 5.2 ملین پاؤنڈز سے زائد ہو چکی ہے۔

پروگرام میں تشریف لانے والے مہمانوں میں 4/ اراکین پارلیمنٹ اور 12/ میئرز بھی شامل تھے جبکہ متعدد سابق میئرز، ڈپٹی میئرز اور کونسلرز تقریب میں شامل ہوئے۔ مہمانوں کی تعداد اڑھائی صد سے زائد تھی۔ کُل حاضرین کی تعداد ساڑھے پانچ صد سے زائد تھی جن میں ایک سو سے زائد چیرٹی چیمپئنز (Charity Champions) بھی شامل تھے۔ ''چیرٹی چیمپئن'' کا ٹائٹل ایسے حضرات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جنہوں نے خود ایک ہزار پاؤنڈ سے زائد رقم چیرٹی کے لیے پیش کی ہے یا ایک ہزار پاؤنڈ سے زائد رقم اکٹھی کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ 2018ء میں ان چیمپئنز کی کُل تعداد 140 تھی۔ ان چیمپئنز میں سے نمایاں افراد کو یادگاری میڈل بھی پیش کیے گئے۔ چیرٹی واک کے لیے ایک ملین پاؤنڈز سے زائد اور پوپی اپیل کے لیے نصف ملین پاؤنڈز سے زائد رقم اکٹھی کرنے کی مساعی میں نمایاں کارکردگی پیش کرنے والی مجالس اور ریجنز کے علاوہ انفرادی سطح پر بھی چند میڈلز دیے گئے۔

تقریب کے دوران جن مہمانوں نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔ ان میں درج ذیل معزز مہمان بھی شامل تھے:

= Sir Ed Davey MP
= Siobhain McDonagh MP
= Mr Tom Brake MP
= Mr Mohammad Asghar MP, Memeber Welsh Assembly
=Commander Mark McEwan
(میٹروپولیٹن پولیس کمشنر کے نمائندہ)

قریباً دو گھنٹے تک جاری رہنے والے اس پروگرام کے اختتام پر مکرم منصور احمد شاہ صاحب نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا اور بعد ازاں دعا کروائی۔ جس کے بعد مہمانان کرام خاص طور پر تیار کیے جانے والے طعام سے لطف اندوز ہوئے۔

اللہ تعالیٰ احمدیوں کی طرف سے کی جانے والی خدمت خلق کی اس عاجزانہ مساعی کو قبول فرماتے ہوئے اس تقریب کے بہترین، بابرکت اور دُور رَس نتائج ظاہر فرمائے۔ نیز تمام کارکنان اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لیے خدمت بجالانے والوں کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

(رپورٹ: محمود احمد ملک)

بقیہ: رپورٹ دورۂ امریکہ
از صفحہ نمبر 15...............................

جگہ ہے۔ حضور انور کی خدمت میں اس پراجیکٹ میں کامیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ 3800 مربع فٹ مسقّف حصہ ہے۔ اس کے دو حصے ہیں، ایک میں پرانا چرچ ہے جو کہ 1800 مربع فٹ کا ہے جبکہ دوسرا حصہ نیا بنا ہے جس میں سکول تھا۔ اس پر ساڑھے نو لاکھ ڈالرز کے اخراجات آئے ہیں جس میں سے کچھ ہم نے مرکز سے بطور قرض لیے ہیں اور باقی خود ادا کیے ہیں۔ انشاء اللہ مرکز کو بھی اُن کی رقم جلد واپس کر دیں گے۔

حضور انور کے استفسار پر نائب امیر صاحب نے عرض کیا کہ عمارت کی ایک ہی منزل ہے لیکن ہم دوسری منزل تعمیر کرنے کی اجازت کے لیے کارروائی کر رہے ہیں۔ اجازت ملنے کی صورت میں نئے حصہ پر دوسری منزل تعمیر کی جا سکتی ہے۔ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی** کہ آپ structural engineers سے پہلے پوچھ لیں کہ نیچے والی منزل upper floor کا وزن اُٹھا لے گی۔

نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ نو بجے تک جاری رہی۔

....(باقی آئندہ)

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر، نومبر 2018ء

نکاحوں کے اعلان

نیشنل مجلس عاملہ یو ایس اے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

04/ نومبر 2018ء بروز اتوار

(حصہ دوم)

... ...

(گزشتہ سے پیوستہ) بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی منسونہ آیات کی تلاوت کے بعد درج ذیل گیارہ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ صائمہ نوید بسرا بنت نوید احمد بسرا صاحب آف ورجینیا کا نکاح عزیزم طلحہ ریاض (مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ) ابن مکرم ریاض احمد صاحب بسرا آف ربوہ کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ صوبیہ احمد بنت مکرم ندیم احمد پال صاحب آف ورجینا کا نکاح عزیزم خرم وقار ملک ابن مکرم وقار احمد ملک صاحب آف فلاڈلفیا جماعت کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ نبیلہ انعام کوثر بنت مکرم انعام الحق کوثر صاحب (امیر جماعت آسٹریلیا) کا نکاح عزیزم فراز احمد ابن مکرم طاہر احمد کھوکھر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ عزہ میر بنت مکرم نبراس میر صاحب آف Willingboro کا نکاح عزیزم شہریار سرور ابن مکرم محمد سرور بھٹی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ میرال فاطمہ چوہدری بنت مکرم محمد مبشر اللہ صاحب آف کینیڈا کا نکاح عزیزم چوہدری نعیم احمد ابن مکرم ندیم اسلم ارشد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔ عزیزہ حانیہ منصور بنت منصور احمد قریشی صاحب آف ڈیٹرائٹ کا نکاح عزیزم کامل باسط سلام ابن مکرم عبدالسلام ملک صاحب کے ساتھ طے پایا۔

7۔ عزیزہ مریم سعدیہ سوسن ملک بنت مکرم شاہد سعید ملک صاحب آف ورجینیا کا نکاح عزیزم شعیب محمود ملک ابن مکرم خلیل احمد ملک صاحب کے ساتھ طے پایا۔

8۔ عزیزہ منصورہ احمد سراجی بنت مکرم معین الدین سراجی صاحب آف واشنگٹن ڈی سی کا نکاح عزیزم عبدالکبیر عادل ابن مکرم عبدالقادر شاجی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

9۔ عزیزہ مریم تحسین بنت تحسین احمد باجوہ صاحب آف ورجینیا کا نکاح عزیزم تسلیم احمد مظفر ابن مکرم مظفر احمد نجمی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

10۔ عزیزہ سجیل جمیل بنت مکرم محمد جمیل صاحب آف ملواکی کا نکاح عزیزم نفیس احمد ابن مکرم حفیظ احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

11۔ عزیزہ مدیحہ شمیم ملک بنت مکرم شمیم احمد ملک صاحب آف نارتھ کیرولینا کا نکاح عزیزم محمود ککی ابن سعید ککی صاحب (لبنان) کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کا اعلان فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ''دعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام نکاح ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔''

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ یو۔ ایس۔ اے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کا آغاز دعا کے ساتھ فرمایا۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر امیر صاحب نے عرض کیا کہ اس وقت جو یہاں نائب امراء اور سیکرٹریان حاضر ہیں ان کی کُل تعداد 32 ہے۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب امیر ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب سے اُن کے سپرد کام کے متعلق استفسار فرمایا۔

ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے عرض کیا کہ میرے سپرد نارتھ ویسٹرن سٹیٹس کی جماعتیں ہیں۔ امیر صاحب کی ہدایات کے مطابق جب بھی ضرورت ہوتی ہے میں ان جماعتوں کا دورہ کرتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ خود سے ان جماعتوں کا دورہ کرنے کا پروگرام نہیں بناتے؟ آپ کو خود ان جماعتوں کے دورہ جات کرنے چاہئیں۔ ان جماعتوں کی تجنید کیا ہے اور ان میں سے چندہ عام ادا کرنے والے کتنے ہیں اور ان میں سے کتنے کمانے والے ہیں؟ سب سے بڑی جماعت کونسی ہے اور اس کی تجنید کیا ہے؟

ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ سب سے بڑی جماعت LA East ہے۔ چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد کے حوالہ سے مجھے امیر صاحب کی طرف سے latest ڈیٹا مہیا نہیں کیا گیا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو آپ کو چاہیے تھا کہ آپ اپنی جماعتوں کا ڈیٹا انہیں مہیا کرتے بجائے اس کے کہ وہ آپ کو مہیا کریں۔ آپ اپنی جماعتوں کے نمائندہ ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ یہ اعداد و شمار مہیا کریں۔

☆ LA East میں کمانے والے احمدیوں کی تعداد کے حوالہ سے نیشنل سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ وہاں کمانے والے چندہ دہندگان کی تعداد 155 ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت کرنے پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ ہم نے چندہ کی ادائیگی کے حساب کو مدِنظر رکھ کر لوگوں کی انکم کا حساب لگایا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ یہ انکم poverty line سے نیچے ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے لوگوں کے لیے آپ کو چیریٹی کی ضرورت پڑتی ہوگی۔ آپ کو مرکز کی مدد کی ضرورت ہے تو بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا: لوگوں کو ان کی اصل آمد پر چندہ ادا کرنے کے حوالہ سے آپ نے کیا اقدامات کیے ہیں؟

اس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ ہم نے ہر جماعت کو اعداد و شمار مہیا کیے ہیں کہ آپ کے لازمی چندہ جات کی یہ صورتحال ہے۔ پہلا قدم تو یہی ہے کہ ان جماعتوں میں awareness پیدا کی جائے۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت سے دریافت فرمایا کہ LA East جہاں آپ کی مسجد ہے وہاں مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے لیے کتنے لوگ آتے ہیں؟

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ میرے پاس اس وقت اعداد و شمار موجود نہیں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ بغیر تلوار کے میدان جنگ میں آگئے ہیں۔

☆ اس کے بعد نائب امیر ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے عرض کیا کہ خاکسار نائب امیر کے علاوہ نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری ہے اور میرے سپرد میڈیا ٹیم بھی ہے۔ (اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ کے قواعد نکال کر رکھیں۔)

☆ اس کے بعد نائب امیر وسیم ملک صاحب نے بتایا کہ ان کے سپرد ملک بھر میں جماعتوں کا دورہ کر کے مسجد فنڈ اکٹھا کرنا ہے۔ اسی طرح یو۔ ایس۔ اے جماعت کا IT ڈیپارٹمنٹ بھی ان کے سپرد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا: مسجد فنڈ کے لیے کتنی رقم اکٹھی کرتے ہیں؟ دورانِ سال کتنی رقم جمع ہوئی ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 2018ء - 2019ء کی پہلی سہ ماہی میں ہم نے 2 لاکھ 18 ہزار ڈالرز جمع کیے ہیں۔ جبکہ گزشتہ مالی سال میں 3.9 ملین ڈالرز جمع کیے گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اس میں سے کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ امیر صاحب نے عرض کیا کہ ساری رقم خرچ ہوچکی ہے بلکہ 'مسجد فنڈ' اس وقت خسارے میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ اس وقت 'مسجد فنڈ' میں آپ کے پاس کوئی رقم نہیں ہے۔ آئندہ مساجد بنانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے؟ آئندہ دو تین سال میں کسی بھی مسجد کا پراجیکٹ نہیں ہے؟

اس پر نائب امیر فلاح الدین شمس صاحب جو شعبہ جائیداد کی نگرانی بھی کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا کہ Zion, Ilinois میں ہم نئی عمارت خرید رہے ہیں۔ وہاں نئی مسجد تعمیر ہوگی انشاء اللہ۔ اس کا آغاز ہوچکا ہے۔ ہم نے دس ایکڑ کی جگہ خریدی ہے اور اس کی صفائی کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اگلے سال تک ہمارا مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔ Zion کے لیے سپیشل فنڈ ہے۔ وہاں اس وقت ہمارے پاس تین بلڈنگز ہیں جن میں سے دو پہلے ہی فروخت کی جاچکی ہیں اور ایک مسجد مربی ہاؤس ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ نئی جگہ جو خریدی ہے وہ موجودہ جگہ سے زیادہ دور نہیں ہے۔ تین سے چار میل کا فاصلہ ہے۔ احمدیوں کی اکثریت بھی اُسی علاقہ میں رہائش پذیر ہے۔ وہاں چھوٹی جماعت ہے اس لیے 5500 مربع فٹ کی مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ جماعت کی تجنید 189 ہے۔ وہاں اس وقت جمعہ پر 12 سے 15 مرد اور اتنی ہی خواتین شامل ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 189 میں سے صرف 25 سے 30 لوگ جمعہ پر حاضر ہوتے ہیں۔ وہاں پر تربیت کی ضرورت ہے۔

☆ امیر صاحب نے عرض کیا کہ ابوبکر سعید صاحب انٹرنل آڈیٹر بھی اسی جماعت سے ہیں۔ اس پر ابوبکر سعید صاحب نے عرض کیا کہ یہ تعداد درست نہیں ہے۔ جمعہ پر 45 کے قریب حاضری ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تعداد بھی کوئی حوصلہ افزا نہیں ہے۔ تیسرا حصہ بھی نہیں ہے۔

ابوبکر سعید صاحب نے عرض کیا کہ میں وہاں سے 45 منٹ کی ڈرائیو پر رہتا ہوں اس لیے میں جمعہ ملواکی جماعت میں ادا کرتا ہوں۔ ملواکی اور زائن کی جماعت کے ایک ہی مبلغ ہیں۔ وہ مہینہ میں ایک جمعہ Zion میں ادا کرتے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو وہاں مستقل مبلغ کی ضرورت نہیں ہے؟

اس پر امیر صاحب نے عرض کیا کہ مزید مبلغین ملیں گے تو وہاں پر بھی مبلغ کا تقرر کرنے کا پلان ہے۔ Zion ملواکی اور شکاگو کے درمیان ہے۔ ملواکی میں بھی مبلغ موجود ہے اور شکاگو

میں بھی مبلغ ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ Zion میں بھی مربی ہاؤس بنائیں اور اس کے بعد وہاں مبلغ کا تقرر ہو جائے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر امیر صاحب نے عرض کیا کہ ہماری کُل 74 جماعتوں میں سے 56 جماعتوں میں مساجد موجود ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ ان 56 مساجد میں سے 19 باقاعدہ purpose-built مساجد ہیں جبکہ باقی 37 چرچز اور دیگر عمارات ہیں جنہیں مسجد میں تبدیل کیا گیا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ امریکہ میں جماعتی پراپرٹیز جن میں بعض خالی زمین کے قطعات بھی شامل ہیں ان کا کُل رقبہ 1000 ایکڑ سے زائد ہوگا۔ ان کی مالیت 120 سے 122 ملین ڈالرز کے قریب ہوگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس حساب سے آپ کی انشورنس تو بہت کم ہے۔

سیکرٹری جائیداد نے عرض کیا کہ جو خالی زمین ہے جہاں کوئی عمارات وغیرہ تعمیر نہیں ہیں ان کی انشورنس نہیں ہے۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ گزشتہ دو سالوں میں ہم نے چار کتب مکمل کی ہیں جن میں 'سیرت خاتم النبیین ﷺ' (Chief of the Prophets) اور 'کرنہ کر' شامل ہیں۔ مرکز سے منظوری آچکی ہے۔ سیرت خاتم النبیینؐ تو مرکز سے شائع ہوگی لیکن 'کرنہ کر' یہاں امریکہ سے شائع ہوگی۔ شاید انصار اللہ شائع کرے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ دس ہزار کی تعداد میں تو ہم شائع نہیں کر سکتے کیونکہ یہاں اتنی بڑی مارکیٹ نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ انگریزی کتب کی مانگ تو ساری دنیا میں ہے۔ اگر آپ شائع کریں تو یوکے کی جماعت ہی آپ سے دس ہزار کاپی خرید لے گی۔ لیکن امریکن انگریزی میں spelling وغیرہ کا فرق ہوتا ہے اس لیے آپ وکیل التصنیف صاحب لندن کو بھجوا دیں۔ مرکز اسے شائع کر سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی (یہ نوٹ کر لیں۔ اگر اس کا ترجمہ ہو گیا ہے تو اس کو لندن میں شائع کر دیں۔)

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری تربیت سے جماعتوں کی تعداد اور تجنید کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ امریکہ میں 74 جماعتیں ہیں جبکہ کُل تجنید 20 ہزار 394 ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حال ہی میں تھائی لینڈ، سری لنکا اور نیپال وغیرہ سے کافی احمدی ریفیوجیز امریکہ منتقل ہوئے ہیں۔ ان کو بھی تجنید میں شامل کریں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ جماعت میں نماز سنٹرز کی تعداد 200 سے لیکر 275 تک ہے۔ تعداد تبدیل ہوتی رہتی ہے کیونکہ بہت سے نماز سنٹر لوگوں کے ذاتی گھروں میں بنے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں کے گھر مسجد سے دس سے پندرہ منٹ کی ڈرائیو پر ہیں، وہاں صلوٰۃ سنٹر نہیں بنائے جاتے لیکن جن لوگوں کے گھر مسجد سے آدھے گھنٹے کی ڈرائیو یا اس سے زیادہ دوری پر ہیں وہاں صلوٰۃ سنٹر بنائے گئے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں صلوٰۃ سنٹرز کی تعداد 200 سے اوپر ہی رہی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ خدام، اطفال اور انصار کو ملا کر تعداد 8500 کے قریب بنتی ہے۔ ہم نے سروے کیا تھا۔ اس سروے کے مطابق 35 فیصد لوگ مساجد میں باقاعدگی سے نماز ادا کرتے ہیں۔ باقی 22 فیصد کا کہنا ہے کہ وہ ہفتہ میں دو سے تین مرتبہ مسجد جاتے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ سپرنگ ویلی، بیت الرحمٰن کی جماعت میں نماز پڑھنے والوں کی تعداد کم ہے۔ یہاں ہمیں اس حوالہ سے challenges کا سامنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر اظہر حنیف صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے عرض کیا کہ یہاں پر مرد و خواتین کو ملا کر جمعہ پر کُل حاضری 350 کے قریب ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو پانچویں حصہ سے بھی کم ہے۔ اگر لوگ نہیں آرہے تو اس کے لیے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟ لوگوں کو مسجد بلانے کے لیے شعبہ تربیت نے کیا اقدامات کیے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بیت الرحمٰن کے پاس تین جماعتیں ہیں اور یہاں ایک مقامی جماعت کے عاملہ ممبرز کی تعداد 20 کے قریب ہوگی اور تین جماعتوں کے عاملہ ممبرز کی تعداد 60 ہوگی۔ اسی طرح تینوں جماعتوں میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی عاملہ ممبرز کی تعداد 60،60 ہوگی۔ اس طرح 180 تو صرف عاملہ ممبرز ہی بن جاتے ہیں۔ اگر عاملہ ممبرز ہی نمازوں پر آنا شروع ہو جائیں تو موجودہ تعداد سے تین گنا اضافہ ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نماز بنیادی چیز ہے۔ میں تو گاہے بگاہے، اگر مہینہ میں ایک مرتبہ نہیں تو دو مہینہ میں ایک مرتبہ تو ضرور نماز کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ یہ بہت ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تربیت ٹھیک ہوگی تو سیکرٹری مال کو چندہ کی وصولی کے حوالہ سے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ اس لیے تربیت بہت اہم ذمہ داری ہے۔ سب سے پہلے نماز کی طرف توجہ دیں اور اسکے بعد مالی قربانی کی طرف توجہ دیں۔ اس کے لیے آئندہ ایک دو ہفتہ میں باقاعدہ ایک منصوبہ بنائیں۔ جو بھی منصوبہ بنائیں اس کی ایک نقل مجھے بھی بھجوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ گزشتہ تین سالوں میں انہوں نے 20 سے 30 جماعتوں کا دورہ کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مبلغین سے بھی مدد لیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ گزشتہ دو تین سال سے شعبہ تربیت کے پاس باقاعدہ کوئی مبلغ نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس مبلغین کی کمی ہے۔ پاکستان سے مبلغین کو یہاں کا ویزا نہیں ملتا۔ گھانین مبلغین کو تو ویزا مل سکتا ہے۔ وہاں سے بھی مبلغ بھجوائے جا سکتے ہیں۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج صاحب سے فرمایا: آپ کو چاہیے کہ امریکہ سے بھی زیادہ سے زیادہ لڑکوں کو جامعہ احمدیہ بھجوائیں۔ اس کے لیے باقاعدہ منصوبہ بنائیں اور کوشش کریں کہ افریقن امریکن میں سے اگر دس نہیں تو کم از کم ایک یا دو افریقن امریکن لڑکے ضرور جامعہ جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ ہمیں واقفینِ نو کے دس فیصد بچوں کو جامعہ بھجوانے کا ٹارگٹ ملا تھا۔ دورانِ سال یہاں سے تین واقفینِ نو جامعہ بھجوائے گئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو ٹارگٹ کا تیسرا حصہ بنتا ہے۔ کوشش کریں کہ امریکہ سے زیادہ سے زیادہ بچوں کو جامعہ بھجوایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر افریقن امریکن عاملہ ممبر ابوبکر صاحب نے عرض کیا کہ ان کا ایک بیٹا ہے۔ اُن کی خواہش ہے کہ وہ ہائی سکول کی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور بھی گھانین لوگ جن کے بچے وقفِ نو میں ہیں انہیں جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کے حوالہ سے کوشش کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابوبکر سعید صاحب سے فرمایا: آپ نے افریقن امریکن واقفین کے علاوہ ویسٹ افریقہ سے تعلق رکھنے والے دس لڑکے مجھے جامعہ کے لیے دینے ہیں۔ یہ آپ کا ٹارگٹ ہے اور آپ نے اسے ضرور حاصل کرنا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اگر آپ اپنی عاملہ کے ممبران کے پیچھے پڑ جائیں اور انہیں نماز باجماعت کی اہمیت کا احساس دلائیں تو اس سے نمازیوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو جائے گا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ 60 فیصد جماعتیں اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔ جو نہیں بھجواتیں انہیں بار بار یاد دہانی کروائی جاتی ہے اور اب اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری تبلیغ سے فرمایا:** آپ سپینش ایریا پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ پورے امریکہ میں بھی تبلیغ کے حوالہ سے آپ کا کوئی منصوبہ ہے؟

اس پر نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ شوریٰ میں بھی تبلیغ کے حوالہ سے تجاویز تھیں جن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظوری عطا فرمائی تھی۔ ہم ان پر کام کر رہے ہیں، اسی طرح گاہے بگاہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جو بھی ہدایات ملتی ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوکے میں مبلغین کی میٹنگ کے موقع پر فرمایا تھا کہ 'اسلام' کافی اور کیک پر ہی اکتفا نہ کریں۔ اس لیے اب ہم مزید چیزوں پر بھی غور کر رہے ہیں۔ اسی طرح ریویو آف ریلیجنز کو تبلیغ کے لیے استعمال کرنے کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی تھی۔ ہم نے اس کے لیے ایک ممبر مقرر کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمسایوں کو تبلیغ کرنے کے حوالہ سے ہدایت فرمائی تھی۔ اس حوالہ سے بھی کوشش کی جارہی ہے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ 'اسلام، کیک اور کافی' کے پروگرام کے ذریعہ آپ کے کُل کتنے رابطے قائم ہوئے ہیں؟**

اس پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ گزشتہ اڑھائی سالوں میں 'اسلام، کیک اور کافی' کی کُل 4100 نشستیں منعقد ہوئیں جن کے ذریعہ 11 ہزار 300 لوگوں سے رابطہ ہوا۔ لیکن وہ لوگ جن کو ہم نے اپنے ڈیٹابیس میں داخل کیا ہے اُن کی تعداد 1027 بنتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسلم کاؤنسل یا مسلم کمیونٹی کی طرف سے مخالفت کا سامنا بھی ہوتا ہے؟ ابھی انہوں نے ایک اوپن لیٹر بھی لکھا تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر کافی اعتراضات کیے تھے۔ آپ نے ان کے جواب بھی دیے ہیں؟

نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ابھی تک ان کے جوابات نہیں دیے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان اعتراضات کے فوری طور پر جوابات دینے چاہئیں۔ ورنہ بعض مسلمان جو یہ اعتراض پڑھیں گے وہ سوچیں گے کہ یہ اعتراض ٹھیک ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ کم از کم پانچ سو لوگوں کی ایک ٹیم بنائیں جو کہ سوشل میڈیا پر فوری طور پر جوابات دیں۔ اس کے بعد اگر آپ اس حوالہ سے تفصیلی جوابات دینا چاہتے ہیں تو ان کو viral کرنے سے پہلے ان کی منظوری مجھ سے لیں۔ اس لیے غیر احمدیوں نے جو خط لکھا تھا اُس کا کل تک کم از کم 100 احمدیوں کو چاہیے کہ جواب دے دیں۔ آج رات اسی کام پر لگائیں۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری تعلیم عاطف میاں سے فرمایا کہ** آپ سیکرٹری تعلیم ہیں۔ میں تو سمجھتا تھا کہ آپ جماعت کے اکنامک ایڈوائزر ہوں گے کیونکہ عمران خان نے تو آپ کو ایڈوائزری کمیٹی کا ممبر بنانے سے انکار کر دیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی: انہیں فنانس کمیٹی کا ممبر بھی ہونا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ ان کے پاس اس وقت یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کا ڈیٹا موجود نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس یہ ڈیٹا تو ہونا چاہیے۔ میں نے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو کہا ہے کہ وہ شعبہ امورِ طلباء اور مہتمم امورِ طلباء مقرر کریں جن کا کام ہی طلباء کی نگرانی کرنا ہو۔ آپ ان سے ڈیٹا حاصل کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ ہم نے مختلف age groups کے لیے مختلف پروگرام رکھے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم نے نرسری سے لے کر آٹھویں کلاس کے بچوں کے لیے Maths کا ایک پروگرام رکھا ہے جو کہ وہ گرمیوں میں مکمل کریں گے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ 12 گریڈ کے امتحانوں میں بچوں کے نتائج کیسے آرہے ہیں؟**

اس پر سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ نتائج بہت زیادہ اچھے نہیں ہیں۔ اس حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اس کو شوریٰ میں رکھیں۔ اس پر موصوف نے کہا ہم نے خدام الاحمدیہ کے ساتھ بھی اس کو discuss کیا ہے اور حضور انور کی ہدایت کے مطابق شوریٰ میں بھی رکھیں گے کہ کس طرح ہم اپنے بچوں کے تعلیمی معیار کو بہتر کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو ڈیٹا اکٹھا کریں کہ کتنے بچے، بچیاں ہیں جو یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور کتنے سکولوں میں ہیں۔ آپ کے پاس یہ ساری معلومات ہونی چاہئیں کہ ان کے نام، ان کی عمریں، ان کی تعلیم، ان کے آگے مستقبل کے پلان کیا ہیں۔ پھر ہر جماعت میں ایک کونسلنگ کا سسٹم بھی ہونا چاہیے۔ کم از کم بڑے شہروں کی بڑی بڑی جماعتوں میں یہ سسٹم ضرور موجود ہونا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عام طور پر طلباء مختلف اداروں اور آرگنائزیشنز سے رہنمائی لیتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا چاہیے۔ بعض تو کمرشل ادارے بھی ہیں جو باقاعدہ فیس لیکر بتاتے ہیں کہ آپ کو کیا کرنا چاہیے۔ اس لیے اگر آپ ہائی سکول کے طلباء کو ان کے مستقبل کے حوالہ سے کونسلنگ مہیا کریں کہ انہیں کونسی فیلڈ اختیار کرنی چاہیے اور کونسی فیلڈ اہم ہے تو اس سے ان کو بہت فائدہ ہوگا۔ ہمارے طلباء کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ انہوں نے آگے کیا کرنا ہے۔ یہاں تو کافی پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں، اس لیے اگر آپ ہر ریجن میں ایسے لوگوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنالیں تو وہ طلباء کو کونسلنگ مہیا کرسکتی ہے۔ اگر ہر جماعت یا ہر ریجن میں کمیٹی بنانا ممکن نہیں تو کم از کم ایک سنٹرل کمیٹی تو ہونی چاہیے جو کہ طلباء کی رہنمائی کر سکے۔ بجائے اس کے کہ وہ کہیں اور پیسے خرچ کریں، وہ کونسلنگ کے لیے آپ کے پاس آئیں۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری اشاعت سے استفسار فرمایا کہ آپ اخباروں میں آرٹیکل وغیرہ لکھنے کے علاوہ اور کیا کیا کام کرتے ہیں؟**

اس پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا: ہم بُک سٹور کو manage کررہے ہیں اور اب Amazon پر کتابیں فروخت کرنا شروع کی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب ایڈیشنل وکیل الاشاعت برائے ترسیل کا تقرر ہوچکا ہے۔ اس لیے آپ کا اُن کے ساتھ رابطہ ہونا چاہیے۔ جونہی کوئی نئی کتاب چھپے اس کی معلومات آپ کو ملنی چاہئیں اور آپ پھر انہیں بتائیں کہ آپ کو کتنی کتب کی ضرورت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ جہاں جہاں مبلغین متعین ہیں وہاں لائبریریز موجود ہیں لیکن پبلک کے لیے بعض جگہوں پر لائبریریز نہیں ہیں کیونکہ وہاں جگہیں نہیں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ جب آپ مسجد وغیرہ کے نقشہ کی ڈرائینگز بناتے ہیں تو اس میں لائبریری کے لیے بھی جگہ مقرر کیا کریں۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ہمارے ڈیٹا بیس میں تقریباً 450 لوگوں کا ڈیٹا ہے اور گزشتہ سال 12 رشتے طے ہوئے ہیں۔ 80 لڑکے جبکہ 230 سے زائد لڑکیاں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ لڑکوں کی عمریں زیادہ تر 25 سے 35 سال ہیں اور ان کی تعلیم کے معیار بھی مختلف ہیں۔ دوسری طرف لڑکیاں کافی پڑھی لکھی ہیں۔ اس وجہ سے بھی مسائل کا سامنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ اُن کا انٹرنیشنل رشتہ ناطہ کمیٹی کے ساتھ رابطہ ہے اور انہوں نے بعض تجاویز بھی بھیجی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس حوالہ سے مرکز سے باقاعدہ رابطہ رکھیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ابھی تک دس رشتے طے ہوچکے ہیں۔ ان میں وہ شامل ہیں جن کے نکاح ہوچکے ہیں۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ سے استفسار فرمایا کہ آپ کا اس سال کا کیا پلان ہے؟ آپ کے شعبہ کے سپرد کون سے کام ہیں؟ کیا آپ کو ان کاموں کا پتہ ہے؟**

اس پر نیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ نے عرض کیا کہ تحریکِ جدید کے قواعد کے مطابق گورنمنٹ اتھارٹیز، مذہبی آرگنائزیشنز اور دیگر اداروں کے ساتھ روابط قائم کرنا۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں جماعتی نقطہ نظر کو اُجاگر کرنا ان کے کام ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا کام تو آپ نہیں کررہے۔

سیکرٹری امورِ خارجیہ نے عرض کیا کہ حضور یہ کام میڈیا ٹیم کے سپرد ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج سے یہ کام میں آپ کے سپرد کر رہا ہوں۔ ایک کمیٹی بنائیں یا ٹیم بنائیں جو کہ میڈیا، پریس اور اس سے متعلقہ تمام معاملات سنبھالے۔ آئندہ سے جماعتی نقطہ نظر کو میڈیا میں اُجاگر کرنے کا کام آپ کے سپرد ہے۔ اگر کہیں جماعتی پالیسی کا کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو میڈیا یا پریس میں بھجوانے سے پہلے مجھ سے ہدایت لیا کریں۔ جماعتی statements اور پریس ریلیز یا انٹرویوز دینے کے لیے آپ جماعتی نمائندہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب انچارج میڈیا ٹیم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اگر آپ کا میڈیا ٹیم کے حوالہ سے کوئی پلان ہے یا جو بھی ہدایات ہیں وہ سیکرٹری امورِ خارجیہ کو دے دیں۔ آج سے شعبہ امورِ خارجیہ یہ معاملات دیکھے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: شعبہ امورِ خارجیہ ہی دوسری جماعتوں اور کمیونٹیز سے دوستانہ تعلقات رکھنے کی کوشش کرے گا۔ میں آپ کو ایک نئی assignment یہ دے رہا ہوں کہ آپ نے نارتھ امریکن مسلم کونسل کے ساتھ دوستانہ تعلقات بنانے ہیں۔ انہوں نے جو جماعت پر اعتراضات وغیرہ لگائے ہیں اُن کے جوابات بھی آپ نے دینے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ ایک ٹیم بنائیں۔ آپ کی بعض statements جو حالاتِ حاضرہ کے مسائل کے حوالہ سے ہوتی ہیں اور کچھ بیانات کا تعلق انٹرنیشنل حالات اور بالخصوص پاکستان میں احمدیوں کے حوالہ سے ہوتا ہے۔ ان میں آپ کو احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ جہاں بھی پاکستانی احمدیوں کا معاملہ ہو وہاں آپ نے میری اجازت کے بغیر ازخود کوئی بیان نہیں دینا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ براہِ راست امیر صاحب کی ہدایات کے تحت کام کریں گے۔ آپ بالکل آزاد نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ میرے پریس اینڈ میڈیا سیکشن سے بھی رابطہ رکھیں۔ اگر کوئی ایمرجنسی صورتحال ہے تو آپ بذریعہ فون یا ای میل عابد وحید صاحب کے ساتھ رابطہ کرسکتے ہیں۔ یہ دفتر 24 گھنٹے کھلا ہوتا ہے۔ صرف عابد صاحب ہی نہیں، بلکہ اور بھی سٹاف ممبر وہاں کام کرتے ہیں۔ وہاں کام کرنے والوں کے رابطہ نمبرز حاصل کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسری بات یہ ہے کہ ضروری نہیں اخبارات میں آنے والے ہر ایشو پر ہی بیان جاری کیا جائے۔ بسااوقات بعض معاملات کا تعلق جماعت کے ساتھ نہیں ہوتا، ایسے ایشوز میں دخل اندازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی چیزوں کا حصہ نہ بنیں۔ دوسرے مسلمانوں کو خود جواب دینے دیں۔ ہاں اگر پریس خود آپ کے پاس آتا ہے تو پھر آپ ان کے سوالوں کے جوابات دے سکتے ہیں لیکن پالیسی کے معاملات کے حوالہ سے احتیاط کرنی ہوگی۔ اگر کوئی policy matter ہو جس کا جواب دینا نہایت ضروری ہو وہاں آپ کا بیان محتاط ہونا چاہیے اور پھر بعد میں مجھ سے ایسے معاملات کے متعلق ہدایت لے لیں۔ ہدایت لینے کے بعد آپ پھر حتمی بیان جاری کرسکتے ہیں۔

☆ **اس کے بعد نیشنل سیکرٹری امورِ عامہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ** ہمارے زیادہ تر معاملات شادی بیاہ کے جھگڑوں کے حوالہ سے ہوتے ہیں۔ گزشتہ اڑھائی سال میں ہمارے پاس 42 خلع اور 18 طلاق کے کیسز آئے ہیں۔ ان میں سے 44 کیسز کو حل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ 15 کیسز کی صورت میں ہم نے صلح کروائی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صلح تو ہوجاتی ہے لیکن سال بعد بالعموم عورتیں پھر اپنے خاوندوں کی شکایتیں لیکر آجاتی ہیں کہ اُن کا رویہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس لیے ان معاملات کو حل کرنے کے بعد ایسے لوگوں کے ساتھ رابطہ بھی رکھنا چاہیے۔ کم از کم سیکرٹری تربیت کا ایسے لوگوں کے ساتھ ضرور رابطہ ہونا چاہیے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ نیشنل لیول پر بھی اصلاحی کمیٹی قائم ہے اور اسی طرح مقامی سطح پر 35 اصلاحی کمیٹیاں قائم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صدر لجنہ بھی اصلاحی کمیٹی کا ممبر ہوتی ہے اس لیے آپ کی پہنچ تو ہر گھر تک ہونی چاہیے۔ جہاں کہیں بھی مسئلہ کا آغاز ہو اُسی وقت آپ کو رپورٹ ملنی چاہیے۔ اس کے لیے آپ پلان بنائیں کہ لجنہ کی طرف سے آپ کو معلومات مل جائیں۔ بجائے اس کے کہ معاملہ اس حد تک چلا جائے جہاں اُس کا حل ہی ممکن نہ ہو، اُسے شروع سے ہی دیکھ لیا جائے۔ یا بجائے اس کے کہ معاملہ قضاء یا امورِ عامہ میں جائے، اصلاحی کمیٹی کو پہلے ہی معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری امورِ عامہ سے استفسار فرمایا کہ** ان معاملات کے علاوہ جو ریفیوجیز آئے ہیں، انہیں ملازمتیں وغیرہ دلوانے میں مدد کرنا بھی آپ کا کام ہے۔ اس حوالہ سے کیا کر رہے ہیں؟

اس پر سیکرٹری امورِ عامہ نے عرض کیا کہ ہم نے امریکہ میں چار مختلف جگہوں پر سنٹرز بنائے ہوئے ہیں۔ گزشتہ ایک یا ڈیڑھ سال میں ہم نے 28 فیملیوں کی مدد کی ہے۔ اس حوالہ سے ہم خدام الاحمدیہ اور شعبہ صنعت وتجارت کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صنعت وتجارت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ** آپ اس حوالہ سے کیا کر رہے ہیں؟ وہاں سے جو آتے ہیں ان کو زبان کا بھی کافی مسئلہ ہوتا ہے۔ مکینک یا کارپینٹنگ یا اس قسم کے کام کرسکتے ہیں لیکن زبان کی وجہ سے انہیں مشکل ہوتی ہے۔

اس پر سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ جب لوگ آتے ہیں تو ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں یا پاکستان میں وہ کیا کرتے تھے۔ اگر وہ construction کا کام کرتے ہوں تو ان کا رابطہ کسی contractor سے کروادیا جاتا ہے۔ اس طرح وہ آہستہ آہستہ ماحول کو دیکھ کر بعض اپنا بزنس بھی شروع کر دیتے ہیں۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ بعض خواتین ہیں جو نوکریاں کر رہی ہیں لیکن وہ یہ نوکریاں چھوڑ کر کچھ اور کرنا چاہتی ہیں۔ آپ نے ایسی خواتین کے لیے بھی کوئی منصوبہ بنایا ہے؟**

اس پر سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ بعض خواتین کے متعلق پتہ چلتا ہے کہ وہ سلائی کڑھائی کا کام جانتی ہیں۔ تو ہم انہیں سلائی مشینیں خرید کر دے دیتے ہیں۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ بعض اکیلی مائیں بھی بچوں کے ساتھ آئی ہیں جنہوں نے یا تو اپنے خاوندوں کو چھوڑ دیا ہے یا بعضوں کے خاوند اُن کے ساتھ نہیں آسکے اور بعض کے خاوندوں کی وفات بھی ہوچکی ہے۔ ان کے لیے کیا کوشش کر رہے ہیں؟**

اس پر سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ ایسی تین فیملیاں میری جماعت میں بھی ہیں۔ ہم ان کے ساتھ رابطہ میں ہیں۔ جن فیملیوں میں کوئی مرد نہیں ہے اُن کے لیے ہماری پوری کوشش ہوتی ہے کہ کوئی ایسی جاب تلاش کی جائے جو ان کے لیے موزوں ہو۔ اگر انہیں سلائی کڑھائی آتی ہو تو شعبہ صنعت وتجارت ان کے لیے سلائی مشینیں بھی خرید کر مہیا کر دیتا ہے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری تعلیم کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:**

آپ کو ریفیوجیز کے بچوں کی بھی مدد کرنی چاہیے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ جن کی عمریں زیادہ ہوچکی ہیں اور سکول میں داخلہ نہیں لے سکتے اُن کی رہنمائی ہونی چاہیے کہ وہ کون سا ڈپلومہ کرسکتے ہیں یا کوئی professional skill سیکھ سکتے ہیں۔ آپ شعبہ امورِ عامہ سے ایسے لوگوں کا ڈیٹا حاصل کرلیں اور ان کی رہنمائی کریں۔ اگر وہ پلمبنگ، مکینک یا اس قسم کی دوسری skills سیکھ لیں تو ان کے لیے کام کے زیادہ اچھے مواقع ہوں گے ورنہ وہ Uber پر ٹیکسی چلانی شروع کر دیتے ہیں۔ پتہ نہیں کب تک Uber چلتی ہے۔ ان پر کیسز وغیرہ چلتے رہتے ہیں۔ پتہ نہیں کتنی دیر یہ کمپنی مزید رہتی ہے۔ اس لیے Uber کے علاوہ اور بھی چیزیں ہونی چاہئیں۔ سیکرٹری صنعت وتجارت کو بھی اس حوالہ سے دیکھنا چاہیے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری امورِ عامہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:** عورتوں کی طرف سے شکایات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے کہ جن جماعتی شعبہ جات میں مرد کام کرتے ہیں وہ مردوں کے حق میں ہوتے ہیں اور عورتوں کے حقوق کو نہیں دیکھا جاتا۔ ایسی شکایتیں بھی دور کریں۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری ضیافت نے عرض کیا کہ** جمعہ کے روز شعبہ ضیافت نے آٹھ ہزار مہمانوں کے لیے کھانا تیار کیا تھا اور لوگوں نے کھانا پسند بھی کیا ہے۔ کھانا پورا ہوگیا تھا لیکن بارش کی وجہ سے مارکی میں کافی کیچڑ ہوگیا تھا جس کی وجہ سے مشکل کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس حوالہ سے الحمد للہ مہمانوں کی طرف سے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ملی۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری مال سے استفسار فرمایا کہ جولوگ چندہ ادا کرتے ہیں اس حساب سے آمدن per capita کیا بنتی ہے؟**

اس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ جولوگ وصیت کا چندہ ادا کر رہے ہیں اُس حساب سے آمدنی 47000 ڈالرز سالانہ بنتی ہے۔ اور جولوگ چندہ عام ادا کرتے ہیں ان کی انکم 1518 ڈالرز ماہانہ بن رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ امریکہ میں ویسے اوسط تنخواہ ہر سٹیٹ کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ ہے۔ لیکن بالعموم 32 سے 60 ہزار ڈالرز سالانہ تنخواہ ہوتی ہے۔ ویسے ایک عام مزدور کے لیے 15 ڈالرز فی گھنٹہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر 15 ڈالرز فی گھنٹہ اجرت ہے تو پھر ایک ہفتہ میں چالیس گھنٹے کے حساب سے سالانہ تنخواہ تقریباً 30 ہزار ڈالرز بنتی ہے لیکن آپ کی غیر موصیان کی انکم 15 سے 18 ہزار ڈالرز سالانہ ہے جو کہ اصل آمد سے نصف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض ٹیکسی ڈرائیورز اپنی اصل آمد کے مطابق چندہ ادا کرتے ہیں۔ آپ ان کے چندوں سے حساب لگا سکتے ہیں کہ ان کی ہفتہ وار یا ماہانہ آمد کیا ہے۔ اس کی بنیاد پر آپ دوسروں کو کہہ سکتے ہیں کہ آپ اپنی انکم کو بڑھائیں۔ مقامی جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کو کہیں کہ وہ اس پر کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ آپ لوگ اپنا بجٹ کیسے تیار کرتے ہیں؟ کیا مقامی سیکرٹریان مال گھر گھر جاکر بجٹ لکھتے ہیں؟

اس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ ہم سیکرٹریان مال کو یہی کہتے ہیں کہ وہ ہر ممبر سے رابطہ کرکے بجٹ لکھیں لیکن وہ ہر ممبر تک نہیں جاتے۔ اس لیے جب ہمیں بجٹ ملتا ہے تو ہم گزشتہ سال کے بجٹ کے ساتھ موازنہ کر لیتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ درست طریق نہیں ہے اور نہ ہی معلومات درست ہوتی ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ انفرادی رابطہ ہونا چاہیے۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری وصایا سے استفسار فرمایا کہ کیا آپ نے کمانے والے ممبرز کی 50 فیصد وصیتوں کا ٹارگٹ مکمل کرلیا ہے؟**

اس پر سیکرٹری وصیت نے عرض کیا کہ ابھی ہم اپنے ٹارگٹ سے پیچھے ہیں۔ ابھی 28 فیصد مکمل ہوا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ موصیان کی تعداد میں اضافہ کرلیں تو آپ کی اصل آمد پر چندہ نہ دینے کی مشکل بھی کسی حد تک دور ہوجائے گی۔

سیکرٹری وصیت نے عرض کیا کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ بعض جماعتوں نے یہ ٹارگٹ حاصل کرلیا ہے لیکن بعض جماعتیں ابھی پیچھے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ کے مقامی سیکرٹریانِ وصیت فعال ہیں؟ کیا آپ ان کے کوئی ریفریشر کورسز وغیرہ کرواتے ہیں یا اُن سے پوچھتے ہیں کہ انہیں کن مسائل کا سامنا ہے؟

اس پر سیکرٹری وصیت نے عرض کیا کہ سب سے بڑی مشکل جو سامنے آئی ہے وہ یہی ہے کہ نوجوان کہتے ہیں کہ ابھی ہمارا تقویٰ کا معیار وہ نہیں ہے اس لیے ہم وصیت نہیں کر سکتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو صرف بہانہ ہے۔ اس حوالہ سے میں نے ایک خطبہ بھی دیا تھا اگر آپ وصیت کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ کا معیار بڑھانے کی توفیق بھی عطا فرما دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو خطبات کے سرکلر بھجوایا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمنی بہت بڑی جماعت ہے اور انہوں نے یہ ٹارگٹ حاصل کرلیا ہے۔ اسی طرح یوکے بھی اپنے ٹارگٹ کے قریب پہنچ گئی ہے۔

☆ **اس کے بعد ایڈیشنل سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ میں فنانس ٹیم کے ساتھ کام کرتا ہوں جس کے 10 ممبر ہیں اور ہر ممبر کے سپرد دس کے قریب جماعتیں ہیں۔**

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری مال سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جولوگ اپنی اصل آمد پر چندہ ادا نہیں کرتے ان کے لیے کوئی پلان بنائیں۔ اگر وہ کسی وجہ سے اصل آمد پر چندہ ادا نہیں کر سکتے تو وہ باقاعدہ لکھ کر چھوٹ لے لیں۔ اس حوالہ سے مربیان سے بھی مدد لیں۔ بعض مبلغین نے مجھے بتایا ہے کہ جب ہم لوگوں کو یا بعض عہدیداران کو چندہ کی ادائیگی کے حوالہ سے کہتے ہیں تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ آپ کے پاس مالی معاملات میں دخل اندازی کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ حالانکہ یہ تو مالی معاملات میں دخل اندازی نہیں ہے، وہ تو صرف چندہ کی وصولی میں مدد کر رہے ہوتے ہیں۔

سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ ہم نے بعض بزرگان کے ذمہ بعض جماعتیں لگائی ہیں تا کہ وہ وہاں جاکر لوگوں سے رابطہ کریں اور اس حوالہ سے کام کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن اس بات کی یقین دہانی کرلیا کریں کہ جن کو جماعتوں میں بھجوانا ہے اُن کے اپنے چندہ جات اصل آمد کے مطابق ہیں۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مجھے امریکہ سے بعض لوگوں کے بالخصوص عورتوں کے خطوط ملتے رہے ہیں کہ جب سے ہم نے پیسے دیکر اپنے بچوں کی کلاسز بند کروائی ہیں اُس وقت سے ہمیں مشکلات کا سامنا ہے۔ لیکن اب تو ربوہ میں نظارت تعلیم کی طرف سے ان کلاسز کا آغاز کیا گیا ہے۔ ان کی کلاسوں میں طالبعلموں کا کافی اضافہ ہوا ہے اور طلباء کی تعداد اب 2000 تک ہوگئی ہے۔

سیکرٹری تعلیم القرآن نے عرض کیا کہ ربوہ والی کلاس میں بھی 107 طلباء رجسٹرڈ ہوئے ہیں لیکن ہم نے بھی آن لائن کلاسز کا آغاز کیا ہے جس میں 1240 طلباء پڑھ رہے ہیں۔ پڑھانے کے لیے 146 خواتین اساتذہ اور 11 مرد اساتذہ ہیں۔ یہ سارے اساتذہ ربوہ سے approve کروائے گئے ہیں۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید نے عرض کیا کہ ہم نے گزشتہ سال اپنا تحریکِ جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد اور بجٹ دونوں کا ٹارگٹ مکمل کرلیا ہے۔ گزشتہ سال تحریکِ جدید میں حصہ لینے والوں کی تعداد 13 ہزار تھی جبکہ اس سال یہ تعداد 14400 ہوگئی ہے۔ ہماری وصولی 2.22 ملین ڈالرز تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تقریباً 2 لاکھ ڈالرز تو پاکستان میں صرف لجنہ اماء اللہ ربوہ نے ادا کیا ہے۔

☆ **بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری وقفِ جدید نے عرض کیا کہ** وقفِ جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد کے لحاظ سے گزشتہ سال ہمارا ٹارگٹ 13000 کا تھا لیکن 12 ہزار 74 شاملین تھے۔ ٹارگٹ سے تھوڑا پیچھے رہ گئے تھے۔ لیکن اس سال انشاء اللہ ہم 13 ہزار کا ٹارگٹ حاصل کرلیں گے۔

☆ **بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ** گزشتہ تین سالوں کے نومبائعین کی تعداد 385 ہے۔ سیکرٹری تربیت نومبائعین برائے یوکے کی طرف سے شائع کردہ سلیبس ہم استعمال کر رہے ہیں جس میں نماز سکھانا وغیرہ شامل ہے۔

☆ حضور انور کے استفسار پر ایک عاملہ کے ممبر نے عرض کیا کہ گزشتہ تین سالوں میں نومبائعین کی تعداد 385 ہے لیکن 210 کو AIMS کارڈ ایشو ہوئے ہیں۔ **اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** اس کا مطلب ہے کہ 210 نومبائعین mainstream کا حصہ بنے ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ نومبائعین کا تعلق مختلف اقوام سے ہے۔ افریقن اور افریقن امریکن کی تعداد 83، امریکن کی تعداد 2، Caucasian کی تعداد 55، ایشین 32، ہسپانوی 48، بنگلہ دیشی 11 ہیں۔ اس کے علاوہ چار Caribbean اور پیسیفک آئی لینڈ سے 10، مڈل ایسٹ سے 4 اور 67 پاکستانی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا: اس بات کی یقین دہانی کریں کہ ہر نومبائع کو سورۃ فاتحہ اور اس کا ترجمہ آتا ہو۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ** واقفینِ نو کی کل تعداد 1385 ہے۔ اس میں سے 774 لڑکے اور 611 لڑکیاں ہیں۔ عمر کے لحاظ سے 15 سے 18 سال کی عمر والے واقفین 432 اور 18 سال سے اوپر واقفین میں 345 ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری وقفِ نو نے عرض کیا کہ 327 واقفین نے تجدیدِ وقف کیا ہے۔ ان میں سے 4 واقفین جماعت کے مختلف شعبہ جات میں کام کر رہے ہیں جبکہ 7 واقفین بطور مبلغ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری زراعت سے استفسار فرمایا کہ آپ کا زراعت کے شعبہ کے ساتھ کوئی تعلق بھی ہے؟**

اس پر سیکرٹری زراعت نے عرض کیا کہ میں کولمبس جماعت میں تین سال تک سیکرٹری زراعت رہا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا زراعت کے پیشہ کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ لیکن میں نے بعض چیزوں کے حوالہ سے سوچا ہے کہ وہ کی جاسکتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کے ذہن میں کوئی پلان ہے تو اسے لکھ کر مجھے بھجوائیں۔ پلان سیدھا سادھا ہونا چاہیے۔

☆ **بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر محاسب نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ** میں ساری statements تیار کرکے سیکرٹری مال کو دے دیتا ہوں۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر 'امین' نے عرض کیا کہ** میں بینک کے ساتھ ہونے والی transactions کو دیکھتا ہوں کہ اخراجات کی رپورٹس کے مطابق ہی رقم نکلوائی جارہی ہے۔

☆ **بعد ازاں حضور انور کے استفسار پر انٹرنل آڈیٹر نے بتایا کہ** وہ تین ماہ میں ایک مرتبہ آڈٹ کرتے ہیں۔ اس میں اخراجات اور رسیدیں وغیرہ چیک کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اگر کوئی شعبہ اپنے مجوزہ بجٹ سے زیادہ خرچ کرے تو اس کے لیے کیا کرتے ہیں؟

انٹرنل آڈیٹر نے عرض کیا کہ میں پھر حالات کے مطابق دیکھتا ہوں کہ اگر واقعی ضرورت کے مطابق خرچ ہوا ہے تو ٹھیک ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ زائد خرچ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اگر کوئی شعبہ اپنی limit سے زیادہ خرچ کرے تو آپ کو چاہیے کہ امیر صاحب کو مطلع کریں تا کہ وہ یہ معاملہ عاملہ میں رکھیں اور پھر عاملہ اس پر اپنی سفارش کرکے مرکز بھیجے اور پھر مرکز سے حتمی منظوری آنے کے بعد یہ اخراجات ہوں۔ آپ کو چاہیے کہ بحیثیت انٹرنل آڈیٹر اخراجات کی سخت جانچ پڑتال کیا کریں۔ اگر آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز اپنے مقررہ بجٹ سے زیادہ لی گئی ہے یا کوئی شعبہ مقررہ بجٹ سے زیادہ خرچ کر رہا ہے تو آپ اس کو روک دیں۔ آپ کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ آپ کسی شعبہ کو اُس کے مقررہ بجٹ سے زائد خرچ کرنے کی اجازت دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انٹرنل آڈیٹر کے فرائض بہت وسیع اور اہم بھی ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ تمام اخراجات کو دیکھیں کہ آیا وہ منظور شدہ بجٹ کے مطابق ہو رہے ہیں۔ اگر منظور شدہ بجٹ کے مطابق نہیں ہو رہے تو فوری طور پر امیر صاحب کو اطلاع کریں۔

☆ اس کے بعد نائب امیر ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2013ء میں لاس اینجلس تشریف لائے تھے اور حضور انور نے ہسپانوی لوگوں میں تبلیغ کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد ہم نے وہاں کافی کام کیا ہے اور 31 بیعتیں ہوئی ہیں۔ اب وہاں ہم نے چرچ کی بلڈنگ بھی خریدی ہے جس کے ساتھ 26 گاڑیوں کے پارک کرنے کی بھی

باقی صفحہ نمبر 11 پر

نمازِ جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ 20 دسمبر 2018ء کو نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب ابن سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم (کنگسٹن۔یوکے) اور مکرم حبیب الرحمٰن صاحب (لوٹن۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1- مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم (کنگسٹن۔یوکے)

18/ دسمبر 2018ء کو طویل علالت کے بعد 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم سید عبد الستار شاہ صاحب کے پوتے، حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب، حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب اور حضرت سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے بھتیجے اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کے بھائی تھے۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم قادیان سے اور پھر ٹی آئی کالج لاہور سے حاصل کی۔ 1955ء میں یوکے آئے اور کچھ عرصہ یہاں جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

2- مکرم حبیب الرحمٰن صاحب (لوٹن۔یوکے)

18 دسمبر 2018ء کو ہارٹ فیل ہونے سے 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ لوکل جماعت کی ضیافت ٹیم میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کا جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1- مکرم بشیر احمد ڈار صاحب (دار العلوم غربی حلقہ خلیل۔ربوہ)

2/ جون 2018ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قیام پاکستان کے وقت قادیان سے ہجرت کر کے سیالکوٹ آئے اور پھر جماعتی وفد کے ساتھ لاہور میں قیام پذیر ہوئے۔ الفضل میں تیس سال بطور کاتب خدمت کی توفیق پائی اور ساتھ دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ میں بھی بطور کارکن خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، اپنوں اور غیروں سے یکساں سلوک کرنے والے، غریبوں کے ہمدرد، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ادریس احمد ڈار صاحب یہاں جامعہ احمدیہ یوکے میں بطور کارکن خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2- مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب (جرمنی)

21/ اکتوبر 2018ء کو 88/ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پاکستان میں حلقہ حاجی آباد (فیصل آباد) اور جرمنی میں مجلس Borken کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پاکستان اور جرمنی میں کافی بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ پاکستان میں مستحق لوگوں اور غریب رشتہ داروں کی مالی امداد کیا کرتی تھیں۔ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتیں اور چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ خلافت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے کی کوشش کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

3- مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنے خاندان میں اکیلے بیعت کی تھی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، مخلص باوفا اور نیک خاتون تھیں۔ بہت سے قرآنی حصے اور دعائیں زبانی یاد تھیں۔ بچوں کو باقاعدگی سے نماز باجماعت کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم عامر لطیف صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی نانی تھیں۔

4- مکرمہ نذیر فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب (نارووال)

5 نومبر 2018ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ 1989ء میں خواب کی بناء پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت مہمان نواز، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ اپنی زرعی اراضی میں سے دو کنال رقبہ گرلز ہائی سکول کے لئے پیش کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم نصر اللہ صاحب بطور نائب امیر ضلع نارووال، جبکہ یوکے میں مقیم دو بیٹوں میں سے مکرم عصمت اللہ صاحب مرکزی خدام سیکشن میں اور مکرم بشارت اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ حلقہ مسجد فضل کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

5- مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مظفر حسین صاحب۔ربوہ)

14 دسمبر 2018ء کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترمہ فاطمہ صاحبہ کی پڑنواسی تھیں جو کہ قادیان میں مائی جٹی کے نام سے معروف تھیں اور لودھی ننگل (گورداسپور) کی رہنے والی تھیں اور حضرت اماں جان کے گھر میں کام کیا کرتی تھیں۔ (رپورٹ شعبہ تاریخ احمدیت) مرحومہ پنجگانہ نمازوں اور تہجد کی بڑی پابند تھیں اور چندوں کی ادائیگی میں ہمیشہ پہل کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

6- عزیزہ مطیبہ خالد بنت مکرم محمد خالد احمد صاحب (دار النصر شرقی حلقہ محمود ربوہ)

9/ اکتوبر 2018ء کو چار سال کی عمر میں وفات پاگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیزہ تحریک وقف نو میں شامل تھی۔ بہت خوبیوں کی مالک بڑی صابر اور حوصلہ مند بچی تھی۔ اکثر سانس کی تکلیف رہتی مگر اس نے نہ تو کبھی خود کوئی آنسو نکالا اور نہ ہی کبھی تنگ کیا۔ جب اذان کی آواز آتی تو خود بھی چپ ہو جاتی اور دوسروں کو بھی چپ کرواتی تھی۔ اکثر وقت نظمیں پڑھتی رہتی تھی۔ خلافت کے ساتھ بہت پیار کا تعلق تھا۔ جہاں بھی حضور کی تصویر دیکھتی اسے بوسہ دیا کرتی تھی۔

7- عزیزم زکی احمد ابن مکرم فاتح الدین خان صاحب (فرینکفرٹ۔جرمنی)

4 دسمبر 2018ء کو چھ سال کی عمر میں وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیزم تحریک وقف نو میں شامل تھا۔ بہت پیارا، ہونہار اور فرمانبردار بچہ تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

قیادت تبلیغ مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیر انتظام
نیشنل تبلیغ سیمینار کا بابرکت انعقاد

قیادت تبلیغ کے تحت مورخہ 31/ مارچ 2019ء بروز اتوار نیشنل تبلیغ سیمینار کا انعقاد مسجد 'بیت الفتوح' میں کیا گیا۔ جس میں 16/ ریجنز کے نیشنل وریجنل اور لوکل نمائندگان اور داعیانِ الی اللہ 449 کی تعداد میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے ناشتہ اور رجسٹریشن سے کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد انصار اللہ اور منظوم کلام کے بعد مختلف تبلیغی Presentations پیش کی گئیں۔ ان میں تبلیغ کی اہمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے، قرآن کریم اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تبلیغی ارشادات کی روشنی میں کون مختلف تبلیغی ذرائع سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کی گئی۔ ان پریزنٹیشنز کے موضوعات درج ذیل ہیں:

☆...صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

☆...Tools of Preaching

☆...Tabligh Action Programme a New Project

☆...Social Media a Powerful Tool for Tabligh

☆...The Messiah Has Come a Powerful Message

جب Messiah Has Come پروجیکٹ پر انصار کا Feedback لیا گیا، تو بہت بڑی تعداد نے اس بارے میں اظہار خیال کرنا چاہا۔ انصار نے بتایا کہ جب سے تبلیغ اسٹالز پر اس سکیم کے متعلق لیفلیٹس اور پوسٹرز آویزاں کیے گئے ہیں لوگوں کی دلچسپی پہلے سے بڑھ گئی ہے اور لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو کے متعلق تعارف حاصل کرنا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے تبلیغ کے راستے مزید بہتر طور پر کھل رہے ہیں۔

مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ نے تبلیغ گائیڈز کے موضوع پر تقریر کی اور تبلیغی کاوشوں پر مجلس انصار اللہ برطانیہ کی کاوشوں کو سراہا۔ مجلس سوال و جواب بھی منعقد کی گئی۔

نماز ظہر کے بعد دوسرا سیشن مکرم خالد محمود صاحب نائب صدر کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ جس کے دوران تبلیغ وقفِ عارضی اسپین میں شامل ہونے والے انصار کو یادگاری سرٹیفیکیٹ دیے گئے۔

خاکسار نے تمام انصار کا تبلیغی کاموں میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تحت کی جانے والی تبلیغی کوششوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ ہماری معمولی اور بہت حقیر کوششوں کی کامیابی کی وجہ صرف اور صرف خلیفہ وقت کی توجہ اور دعائیں ہیں۔ نیز یہ کہ انصار کی تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹس حضور انور کو باقاعدگی سے پیش کی جا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور خاص مدد سے دعوت الی اللہ کے کام کو بہترین رنگ میں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس تبلیغی سیمینار میں شامل ہونے والے تمام لوگوں کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ میدان عمل میں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(رپورٹ: شکیل احمد بٹ۔ قائد تبلیغ مجلس انصار اللہ یوکے)

☆...☆...☆

قیادت تبلیغ مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیر انتظام منعقد ہونے والے نیشنل تبلیغ سیمینار کی جھلکیاں

رومن کیتھولک چرچ ایک مخمصہ میں

پوپ کو انسانی ہمدردی کی بناء پر ایک مخلصانہ مشورہ

(تلمیذ الرحمان)

آج کل رومن چرچ ایک سخت مخمصہ میں پھنسا ہوا ہے اور وہ مخمصہ یہ کہ چرچ کے بڑے بڑے نام نہاد بزرگ (کارڈینل، بشپ، پادری) حد درجہ افسوسناک گناہوں میں (جنسی بے راہ روی اور چھوٹے بچوں پر ظلم) کے مرتکب ثابت ہو رہے ہیں اور پوپ نے اس سلسلہ میں ویٹیکن میں ایک کانفرنس کا انعقاد بھی کیا ہے۔ پوپ نے اپنے خطاب میں ایسے مجرموں کے خلاف سزا اور طاقت کے استعمال پر زور دیا ہے۔ ہم پہلے تو اس بیان کا ایک مختصر سا تذکرہ درج کرتے ہیں جو ڈان اخبار (Dawn News) میں چھپا ہے اور پھر اس بارہ میں ہم پوپ کو انسانی ہمدردی کی بنا پر ایک مخلصانہ مشورہ پیش کرتے ہیں۔ ڈان اخبار میں 19 دسمبر 2018ء کے شمارہ میں شائع ہوا کہ

Church credibility at risk over Sex abuse: Vatican

VATICAN CITY: Organisers of an upcoming Vatican summit on sex abuse prevention are warning that the credibility of the Catholic Church is in jeopardy over the abuse scandal and are urging participants to meet with victims personally before coming to Rome.

In a letter sent on Tuesday to the presidents of bishops' conferences worldwide, organisers said the church must develop a "comprehensive and communal response" to the crisis, and that the first step is "acknowledging the truth of what has happened."

Pope Francis invited the church leaders to the Feb 21-24 summit to respond to what has become the gravest threat to his papacy, as the abuse and cover-up scandal erupted in the US, Chile and elsewhere this year.

In revealing the first details of the meeting, the Vatican said the summit would focus on three main areas: responsibility, accountability and transparency. That suggests that church leaders will confront not only the crime of priests who rape and molest minors, but the cover-up by their superiors as well.

Abuse survivors and their advocates have long blasted the Vatican for failing to discipline and remove bishops who fail to protect their flocks, and until recently Francis appeared unwilling to significantly change course.

"Absent a comprehensive and communal response, not only will we fail to bring healing to victim survivors, but the very credibility of the Church to carry on the mission of Christ will be in jeopardy throughout the world," the organisers wrote their brother bishops.

"Each of us needs to own this challenge, coming together in solidarity, humility, and penitence to repair the damage done, sharing a common commitment to transparency, and holding everyone in the church accountable," they said.-AP

(Published in Dawn, December 19th,2018)

پھر 23 فروری 2019ء کی ڈان اخبار میں شائع ہوا کہ:

Vatican sex abuse summit calls for new culture of accountability

VATICAN: Cardinals attending Pope Francis' summit on preventing clergy sex abuse called on Friday for a new culture of accountability in the Catholic Church to punish bishops and religious superiors when they fail to protect their flocks from predator priests.

On the second day of Francis' extraordinary gathering of Catholic leaders, the debate shifted to how church leaders must acknowledge that decades of their own cover-ups, secrecy and fear of scandal had only worsened the sex abuse crisis.

"We must repent, and do so together, collegially, because along the way we have failed," said Mumbai Cardinal Oswald Gracias. "We need to seek pardon."

Chicago Cardinal Blase Cupich told the 190 bishops and religious superiors that new legal procedures were needed to both report and investigate Catholic superiors when they are accused of misconduct themselves or of negligence in handling abuse cases.

He said lay experts must be involved at every step of the process, since rank-and-file Catholics know far better than priests what trauma the clergy sex abuse and its cover-up has caused.

"It is the witness of the laity, especially mothers and fathers with great love for the church, who have pointed out movingly and forcefully how gravely incompatible the commission, cover-up and toleration of clergy sexual abuse is with the very meaning and essence of the church," Cupich said.

"Mothers and fathers have called us to account, for they simply cannot comprehend how we as bishops and religious superiors have often been blinded to the scope and damage of sexual abuse of minors," he said.

Pope Francis summoned the bishops for the four-day tutorial on preventing sex abuse and protecting children after the scandal erupted again last year in Chile and the US. While the Vatican for two decades has tried to crack down on the abusers themselves, it has largely given their bishops and superiors who moved them around from parish to parish a pass.

Cupich called for transparent new structures to report allegations against superiors, investigate them and establish clear procedures to remove them from office if they are guilty of grave negligence in handling cases.

He proposed that metropolitan bishops who are responsible for other bishops in their geographic area should be tasked with conducting the investigations, with the help of lay experts. The metropolitan bishop would then forward the results to the Vatican.

It wasn't immediately clear how Cupich's proposals squared with those being studied by the US Conference of Catholic Bishops at large.

(Published in Dawn, February 23rd, 2019)

اور 25 فروری 2019ء کے ڈان اخبار میں شائع ہوا کہ

Pope likens child sex abuse to 'human sacrifice'

VATICAN CITY: Pope Francis on Sunday vowed to tackle every single case of sexual abuse by priests in the Roman Catholic Church, comparing paedophilia to "human sacrifice" in a speech that left victims cold.

His public address to top bishops at the end of a landmark summit in the Vatican promised an "all-out battle" against abusive priests, but blamed the devil and insisted the Church was not the only place children were assaulted.

"If in the Church there should emerge even a single case of abuse — which already in itself represents an atrocity — that case will be faced with the utmost seriousness", Pope Francis promised.

"I am reminded of the cruel religious practice, once widespread in certain cultures, of sacrificing human beings — frequently children — in pagan rites," he said.

The sexual abuse of minors was "a widespread phenomenon in all cultures and societies," Pope Francis said, and he slammed those priests who prey on children as "tools of Satan".

"I make a heartfelt appeal for an all-out battle against the abuse of minors both sexually and in other areas... for we are dealing with abominable crimes that must be erased from the face of the earth," he said.

Children must be "protected from ravenous wolves", he said, adding: "We stand face to face with the mystery of evil".

The scandals have hit countries around the world, with lives devastated from Australia to Chile, Germany and the US.

The Argentine had opened the four-day meeting by calling for "concrete measures" against child sex abuse and handing 114 senior bishops a road-map to shape the debate on tackling paedophile priests.

The pope will issue "a new Motu Proprio" on the "protection of minors and vulnerable persons", summit moderator Federico Lombardi said after the pope's speech.

"Motu Proprios" are legal documents issued under the pope's personal authority, and this one will "strengthen prevention and the fight against abuse on the part of the Roman Curia and Vatican City State," he said.

(Published in Dawn, February 25th, 2019)

مذکورہ بالا رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ رومن چرچ کے ذمہ دار مذہبی رہنما گھناؤنے جرائم کے مرتکب ہیں اور پوپ کو ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ محض سزا اور سختی سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا اس مسئلہ کی تہ میں جائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ اس کی بنیادی وجہ چرچ کا کسی زمانہ میں خود اُس تعلیم کو منسوخ کرنا اور نظر انداز کرنا ہے جو ان کے مذہب میں دی گئی تھی اور وہ ہے مذہبی ذمہ دار آدمیوں کو شادی کی اجازت۔ چرچ نے کسی مرحلہ پر نامعلوم وجوہات کی بنا پر پوپ اور بشپوں اور پادریوں کو شادی کرنے سے منع کر دیا تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ اور ان کے بعد لمبے عرصے تک پوپ اور بشپ شادی کرتے تھے۔ چنانچہ موجودہ عہد نامہ میں نہ صرف یہ کہ کہیں بھی ان کو شادی کی ممانعت نہیں بلکہ صاف صاف لکھا ہے کہ پہلے پوپ جو شمعون پطرس کے نام سے معروف ہیں اور جن کے متعلق حضرت مسیح ناصریؑ نے کہا تھا کہ شمعون پطرس وہ بنیادی پتھر ہے جس پر میں اپنے کلیسیا کی بنیاد رکھوں گا۔ (متی کی انجیل باب 16 آیت 18) پوپ بننے سے پہلے بھی وہ شادی شدہ تھے۔

مرقس کی انجیل میں لکھا ہے: ''شمعون کی ساس تپ میں پڑی ہوئی تھی اور انہوں نے فی الفور اس کی خبر اسے (ناقل۔ مسیح ناصری کو) دی۔ اس نے پاس جاکر اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا اور تپ اس پر سے اتر گئی اور وہ ان کی خدمت کرنے لگی۔''

(مرقس باب 1 آیت 30،31)

اور پوپ بننے کے بعد بھی شادی شدہ تھے۔ پولوس کرنتھیوں کے نام اپنے پہلے خط میں لکھتا ہے:

''کیا ہم کو یہ اختیار نہیں کہ کسی مسیحی بہن کو بیاہ کر لیے پھریں جیسا اور رسول اور خداوند کے بھائی اور کیفا کرتے ہیں؟

(1 کرنتھیوں باب 9 آیت 5)

تعجب کی بات ہے کہ شادی کرنا پہلے پوپ کے لیے تو جائز تھا اور چرچ کے ابتدائی دور میں اس کی کوئی ممانعت نہیں تھی مگر بعد کے زمانہ میں اس کی ممانعت کر دی گئی۔ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ شادی کرنا انسان کے اہم ترین تقاضوں میں سے ایک ہے اور مذہبی بزرگوں کو شادی سے منع کر کے چرچ نے وہ نتیجہ دیکھ لیا جو آج ان کے سامنے ہے۔ یہی چرچ کے بزرگ جو اب جنسی بے راہ روی کے گناہ میں پھنسے ہوئے ہیں اسلام کی چار شادیوں کی اجازت پر تمسخر کیا کرتے تھے۔

خاکسار راقم کو اپنے امریکہ قیام کے دوران میں عیسائیت کی تعلیم جاننے کے لیے واشنگٹن ڈی سی کی مشہورِ عالم، رومن کیتھولک یونیورسٹی میں رات کی کچھ کلاسیں پڑھنے کا موقع ملا۔ ان کلاسوں میں جو استاد تھے وہ ایک معروف رومن کیتھولک پادری تھے اور ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔ میں نے ان کی زبانی خود سنا کہ چرچ کے ابتدائی دور میں جب کوئی بشپ سفر کرتے تو ان کے ساتھ ان کی بیویوں اور پادریوں کی ایک جماعت ہوتی تھی۔ ایک دفعہ اس موضوع پر رائے بھی طلب کی گئی تھی تو یورپ کے ایک ملک ہالینڈ کے 46 فیصدی بشپوں نے یہ رائے دی تھی کہ بشپ کو شادی کی اجازت ہونی چاہیے۔

بشپ کی شادی کا معاملہ تو ایک طرف رہا اب تو یہ کہا جا رہا ہے کہ خود حضرت مسیح ناصریؑ بھی شادی شدہ تھے چنانچہ قبطی زبان میں جو قدیم کتب و تحریرات منکشف ہوئی ہیں ان میں ایک انجیل، فلپ کی انجیل میں تو حضرت مسیح ناصریؑ کی زوجہ محترمہ کی طرف بھی اشارہ موجود ہے۔

پوپ فرانسس چرچ میں بہت سی اصلاحات پر کمر باندھے ہوئے ہیں اگر وہ چرچ کو اس مخمصہ سے نکالنا چاہتے ہیں اور بشپوں کو ان گھناؤنے جرائم سے پاک کرنا چاہتے ہیں تو وہ خود اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے بشپوں کو اور کارڈینیلز کو شادی کرنے کی اجازت دیں۔ محض طاقت کے استعمال سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

☆...☆...☆

بقیہ: خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

از صفحہ نمبر 24..............................

روز آپ کی باقی کی زندگی کی مسلسل ساتھی رہنی چاہیے۔ بہر حال مَیں اس امید کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ آپ نے اس سال کے پروگرام سے صحیح فائدہ اُٹھایا ہو گا اور آپ کو احساس ہو گیا ہو گا کہ نماز کی حقیقی ضرورت اور خاص اہمیت کیا ہے۔ جنہوں نے اپنی نمازوں کی حالت کو بہتر بنایا اور نمازوں سے فائدہ اُٹھایا، مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے اس معاملہ کو سنجیدگی کے ساتھ لیا اور ترقی کرنے کی طرف گامزن رہے۔ لیکن آپ کو اب آرام نہیں کرنا چاہیے یا جو بھی بہتری آپ اپنے اندر لائے ہیں اُس پر مطمئن نہیں ہونا چاہیے بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مزید سنجیدگی کے ساتھ مسلسل توجہ دینی چاہیے اور نماز مکمل توجہ اور اِس کامل یقین کے ساتھ ادا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی سنتا ہے جو اُس کے حضور سنجیدگی کے ساتھ سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

اگر آپ میں سے بعض ایسے رہ گئے ہیں جنہوں نے دوران سال اپنے عبادت کے معیاروں کو بڑھانے کے لیے کوئی نتیجہ خیز کوشش نہیں کی تو انہیں مزید کوئی دن ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ آپ ابھی سے مصمم ارادہ اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں کہ آپ نے اپنی حالت کو بہتر بنانا ہے۔ اب وہ وقت ہے کہ آپ اس روحانی سیڑھی پر چڑھنا شروع ہوں جو ہمیں اپنے خالق کی طرف لے جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود دعا اور عبادت کے بے مثال فوائد سے آگاہ کیا ہے۔ پس قرآن کریم کی سورۃ العنکبوت آیت 46 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ۔ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ۔ (ترجمہ): یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔

یہاں جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہے ''الفحشاء'' جس کا ترجمہ ''بے حیائی'' کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے مطالب بہت وسیع ہیں۔ اس عربی لفظ کے چند اَور معانی میں بے حد، بہت زیادہ اور بہت ہی بڑا گند، شامل ہیں۔ مزید مطالب میں بد اخلاقی، شہوت پرستی، بے ہودگی، گناہ یا جرم اور زنا شامل ہیں۔

اس آیت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ نماز تمہیں ''المنکر'' سے بچاتی ہے۔ اس کا ترجمہ ''ہر ناپسندیدہ بات'' کیا گیا ہے۔ اس کے اَور مطالب میں ہر وہ فعل جو ردّی ہو یا جسے گندہ قرار دیا گیا ہو، قابلِ نفرت، بد، مکروہ اور دوسروں کے نزدیک ناشائستہ یا نازیبا شامل ہیں۔ جیسا کہ آپ نے سنا کہ یہ تو واضح ہے کہ اِن دونوں عربی الفاظ کے منفی مفاہیم اور معانی ہیں۔ سو یہ آیت دعا اور صلوٰۃ کی قوت کے حوالہ سے ایک غیر معمولی اقرار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یقین دلایا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی نمازیں بر وقت اور پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں وہ بہت سی بد اخلاقی، ناپاکی اور ناپسندیدہ حرکات سے بچائے جائیں گے۔

ہم ایک ایسے زمانہ میں رہ رہے ہیں جس کے ہر موڑ پر ہمارا سامنا ناشائستہ، بد اخلاقی اور مُضرات سے ہوتا ہے جو بنی نوع انسان کو نیکی سے گناہ کی طرف دھکیل رہی ہوتی ہیں۔ پہلے سے بہت زیادہ ایک مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان لاتعداد بدیوں اور بد اخلاقیوں سے بچائے جو اس معاشرے میں پھیل رہی ہیں۔ اس کے لیے ہمیں وہی طریق اختیار کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں بتایا ہے یعنی یہ کہ اس کے حضور ہر روز پانچ مرتبہ سر بسجود ہوں۔ یہ نجات کی راہ ہے اور جو لوگ اس راہ کو اختیار کرتے ہیں وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہتے ہیں بلکہ اُس کے پیار، اس کی رحمت اور اُس کے عظیم اجر کو پانے والے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی بعض آیات پیش کرنے کے بعد اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث بیان کروں گا جن سے نماز کی خاص اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور کہا یا رسول اللہ! مجھے وہ چیز بتائیے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور وہ چیز جو مجھے آگ سے دور کر دے؟ اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ اگر اس نے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو جنت میں داخل ہو گا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ... حدیث 104 اور 105)

ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ حدیث 246)

اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سخت تنبیہ کسی بھی مخلص مسلمان کے دل میں ایک خوف ڈالنے کے لیے کافی ہے۔

ایک اَور حدیث جو ہمیں بچپن سے ہی سکھائی جاتی ہے بہت اہمیت کی حامل ہے جس سے نماز کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جو خدام اور اطفال یہاں موجود ہیں انہوں نے اس حدیث کو کئی دفعہ سنا ہو گا۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوات الخمس کفّارۃ حدیث 528)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو۔ (جامع الترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء متی یؤمر الصبی بالصلوٰۃ حدیث 407) اس حدیث سے بچپن سے ہی نماز میں باقاعدگی اختیار کرنے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ نماز وہ سنگ بنیاد ہے جس پر بچوں کو اپنی مستقبل کی زندگی بنانی چاہیے۔

پس اطفال الاحمدیہ کے چھوٹے ممبروں کو بھی نمازوں کو توجہ کے ساتھ ادا کرنے اور چھوٹی عمر سے ہی اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بہر حال اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا ہے اور آپ کے سچّے خادم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی مانا ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو یقینی بنانا چاہیے کہ ہم پنجوقتہ نماز کو التزام کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہر گز اس خیال کا شکار نہ رہیں کہ 'صلوٰۃ' صرف ایک سال کے لیے بطور مرکزی عنوان ہے۔ بلکہ یہ مرکزی عنوان آپ کی پوری زندگی کی بنیاد بننی چاہیے۔

آپ خواہ کسی عمر کے ہوں، خواہ آپ کی عمر 70 سال ہو، 80 سال ہو یا اس سے بھی زیادہ ہو صلوٰۃ ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر ایک حقیقی مسلمان کا جینا محال ہے۔ اس کے بغیر کسی معیاری چیز کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ نماز میں سستی کا کوئی بہانہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

اس حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں اس لیے پانچ وقت نماز ادا کرنے کے لیے ہمیں فرصت نہیں ہوتی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔** (ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 253۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جیسا کہ مَیں نے کہا نماز اسلام کا ایک بنیادی جزو ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ارکان اسلام میں کلمہ طیبہ کے بعد دوسرا رُکن نماز ہے۔ نتیجۃً اگر ہم اسلام کو مانتے ہیں تو ہمیں ہر حال میں اس کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے ورنہ ہمارا ایمان لانا کھوکھلا اور بے فائدہ ہے۔ یہ ہمارے سامنے ایک ٹھوس حقیقت ہے۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں جن سے روز روشن کی طرح صلوٰۃ کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ ہمیں نماز کیسے ادا کرنی چاہیے۔ ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کی معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 247۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نماز کس طرح پڑھنی چاہیے؟ اس حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں دست بستہ کھڑے ہو۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 248۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے مزید فرمایا:

نماز میں ''جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جُھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لیے دعا کرو۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 248۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اَور موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا:

''نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 258۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حالت ہوتی تھی؟ اس حوالہ سے حضرت عائشہؓ اور کئی صحابہؓ نے گواہی دی ہے کہ آپ کامل گریہ وزاری، تذلل اور تبتل تام کی حالت میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ (ماخوذ از سنن النسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النہار باب کیف الوتر بثلاث)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے افسوس کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ بہت سے لوگ نماز کو توجہ کے بغیر جلد ادا کرتے ہیں، اور جو اس کا حق ہے اس کے مطابق اسے ادا نہیں کرتے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کو مخاطب ہوتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہؓ کی طرح نمازیں ادا نہیں کرتے۔ بلکہ آجکل لوگوں نے نماز کو خراب کر رکھا ہے۔ نمازیں کیا پڑھتے ہیں ٹکریں مارتے ہیں۔ نماز کو بہت جلد جلد مُرغ کی طرح ٹھونگیں مار کر پڑھ لیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ہمیں خشوع اور خضوع اور پورے آداب کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ یو کے کے سالانہ اجتماع 2018ء کے موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا ایک روح پرور منظر

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 258۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نماز کو سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمیں صدقِ دل سے دعا کرنی چاہیے اور یقینی بنانا چاہیے کہ ہم نمازیں پورے آداب سے اور تعدیلِ ارکان پورے طور پر ملحوظ رکھ کر ادا کر رہے ہیں۔ ہر رُکن کو احتیاط سے اور پوری توجہ کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔

بعض لوگوں کی نمازوں کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"گویا وہ نماز ایک ٹیکس ہے جس کا ادا کرنا ایک بوجھ ہے۔ اس لیے اس طریق سے ادا کیا جاتا ہے جس میں کراہت پائی جاتی ہے۔ حالانکہ نماز ایسی شے ہے کہ جس سے ایک ذوق، اُنس اور سرور بڑھتا ہے۔ مگر جس طرز پر نماز ادا کی جاتی ہے اس سے حضورِ قلب نہیں ہوتا اور بے ذوقی اور بے لُطفی پیدا ہوتی ہے۔"

آپؑ مزید فرماتے ہیں: "مَیں نے اپنی جماعت کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنے والی نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ حضورِ قلب کی کوشش کریں جس سے اُن کو سرور اور ذوق حاصل ہو۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 443 تا 444۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے دعا یا نماز کے لیے اقام الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اقام الصلوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟ اس کا مطلب نماز کو کھڑا کرنا اور ادا کرنا ہے۔ یعنی یہ کہ جب نماز کا وقت ہو تو اسے ہر کام اور مصروفیت پر فوقیت دی جائے۔ اور اسے باجماعت ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ جب تک ایک شخص نماز قائم نہیں کرتا اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اقام الصلوٰۃ کے معنی ایک اور رنگ میں واضح فرمائے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ اس لیے فرمایا کہ نماز گری پڑتی ہے۔ کیونکہ اگر کسی شخص کی توجہ قائم نہیں رہتی تو نماز کے مقاصد حاصل نہیں کیے جاتے۔ مگر جو شخص اقام الصلوٰۃ کرتے ہیں تو اس کی روحانی صورت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں تو پھر وہ دعا کی محویت میں ہو جاتے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 444۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ توجہ کے ساتھ نماز ادا کرنے سے قاصر ہیں وہ صلوٰۃ کے حقیقی مقصد کو پا ہی نہیں سکتے۔ اگر ایک شخص نماز کے لیے کھڑا ہو مگر اس کا ذہن کہیں اَور ہو اور اُس کی توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ کہیں اَور بٹی ہوئی ہو تو نماز کے مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو پوری توجہ سے نماز ادا کرتے ہیں اور نماز کے دوران اپنے ذہنوں کو خیالات سے خالی کر دیتے ہیں تو ایسے لوگ نماز سے حقیقی روحانی فائدہ اُٹھانے والوں میں سے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور کامل طور پر جھکتے ہوئے ادا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کے لیے اخلاص، عاجزی اور انکساری شرط ہے۔ یقیناً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض لوگوں کی نمازیں اُن کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں اور اُن کی تباہی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ آپ کو حیرانی ہو رہی ہو گی کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے لیے نمازیں اُن کی تباہی کا موجب بنتی ہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سوال کا جواب دیا ہوا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بعض لوگ اخلاص کے بغیر دعائیں کرتے ہیں۔ اُن کی نمازیں روحانیت سے خالی ہوتی ہیں اس کے نتیجہ میں وہ اُس روحانی سایہ کے نیچے آنے سے محروم رہ جاتے ہیں جو مومنوں کو غلط کاریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے برعکس وہ ایسی نماز ادا کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔ اُن کی غیر مخلصانہ اور کھوکھلی دعائیں ردّ کی جاتی ہیں اور اُن پر ماری جاتی ہیں۔ پس اُن کی خالی دعائیں لعنتی ہیں اور انہیں نقصان پہنچانے والی ہیں نہ کہ راحت اور آرام۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نماز ایسی شئے ہے کہ سیّئات کو دُور کر دیتی ہے۔ جیسے سورہ ہود آیت 115 میں فرمایا: اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ۔ یقیناً نماز کُل بدیوں کو دُور کر دیتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نماز پاک ہونے اور ہر قسم کی بدیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حسنات سے مراد نماز ہے۔ مگر آج کل یہ حالت ہو رہی ہے کہ عام طور پر نمازی کو مکّار سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ عام لوگ بھی جانتے ہیں کہ یہ لوگ جو نماز پڑھتے ہیں یہ اسی قسم کی ہے جس پر خدا نے واویلا کیا ہے کیونکہ اس کا کوئی نیک اثر اور نیک نتیجہ مترتب نہیں ہوتا۔ اُن کی نمازیں خالی ہیں اور تقویٰ کی بجائے وہ اُن کی تباہی کا موجب بنتی ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اَور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں کے ترجمہ کو سمجھنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز طوطے کی طرح مت پڑھو۔ سوائے قرآن شریف کے جو ربِ جلیل کا کلام ہے اور سوائے ادعیہ ماثورہ کے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھیں۔ نماز بابرکت نہ ہو گی جب تک اپنی زبان میں اپنے مطالب بیان نہ کرو۔

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ اپنی زبان میں اپنی دعاؤں کو پیش کرے اور رکوع میں، سجود میں مسنون تسبیحوں کے بعد اپنی حاجات کو عرض کرے۔ ایسا ہی التحیات میں اور قیام اور جلسہ میں۔

فرمایا کہ نماز کا تعہد کرو جس سے حضور اور ذوق پیدا ہو۔ فریضہ تو جماعت کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں۔ باقی نوافل اور سُنن کو جیسا چاہو طول دو۔ اور چاہیے کہ اس میں گریہ و بکا ہو۔ تا کہ وہ حالت پیدا ہو جاوے جو نماز کا اصل مطلب ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد اقتباسات پیش کیے ہیں جو ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ پنجوقتہ نماز کی بروقت اور توجہ کے ساتھ ادائیگی کتنی عظیم اہمیت کی حامل ہے۔ پس تمام خدام اور اطفال کو ہر حال میں نمازوں کو مقدم رکھنا چاہیے اور انہیں توجہ اور جو اُس کا حق ہے اس کے مطابق انہیں ادا کرنا چاہیے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا 'صلوٰۃ' کا مرکزی عنوان صرف ایک سال کے لیے نہیں ہے بلکہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگی بابرکت اور خوشحال ہو تو نماز وہ سنہری کُنجی ہے جسے کبھی نہ چھوڑیں۔ اگر آپ حقیقی مومن بننا چاہتے ہیں اور شرائط بیعت کے پابند ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پنجوقتہ نماز میں باقاعدہ ہونا پڑے گا۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں تو جیسا کہ اُس نے بتایا ہے آپ کو اُس کے حضور سربسجود ہونا پڑے گا۔ جب تک آپ اپنی توجہ اور اپنی استطاعت کو نماز اور عبادت کی طرف مرکوز نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ آپ سے مطمئن نہیں ہو گا۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت فرض ہے۔ اگر آپ اُسے نظر انداز کریں گے اور دنیاوی خواہشات کی طرف توجہ دیں گے تو شاید دنیاوی عیش وعشرت اور آرام حاصل کرنے میں تو کامیاب ہو جائیں گے لیکن یاد رکھیں کہ ایک حقیقی مسلمان کی توجہ اگلی زندگی کی طرف مرکوز ہوتی ہے جو دائمی ہے نہ کہ اِس عارضی دنیا کی طرف جس کی خوشیاں تھوڑے عرصہ کے لیے ہیں۔ پس دائمی خوشیاں صرف اور صرف دعاؤں سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

اگر ہم نماز میں باقاعدہ ہیں اور ہم اخلاص اور سنجیدگی کے ساتھ دعائیں کر رہے ہیں تو ہماری زندگیاں کامیاب ہونے کے قابل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہم بدیوں، گناہوں اور بد اخلاقیوں کے شکنجے سے آزاد ہو جائیں گے۔

ہمارا شمار اُن لوگوں میں ہو گا جو اپنے خالق کے حقوق اور ایک دوسرے کے حقوق دونوں ادا کرنے والے ہیں۔ ہمارا شمار اُن لوگوں میں ہو گا جو معاشرے میں پیار، رواداری اور ہمدردی پھیلانے والے ہیں۔ ہم حقیقی مسلمان ہوں گے۔ ہماری نمازیں ردّ ہونے اور ہمارے لیے لعنت کا باعث بننے کی بجائے ہمیں اپنے خالق کی طرف رفعت بخش رہی ہوں گی اور ہماری زندگیوں میں برکات کو بڑھانے کا ذریعہ ہوں گی۔ پس ہر احمدی مسلمان کو مسلسل نماز کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ رکھنی چاہیے خواہ وہ بچہ ہو، نوجوان ہو، جوان ہو یا بوڑھا ہو۔ اور ہر احمدی مسلمان کو اُن لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے جن کی دعائیں خدا تعالیٰ کی رضا کا

مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے سالانہ اجتماع 2018ء کے موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا ایک روح پرور منظر

باعث ہوں۔

آخر پر مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اَور اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں دعاؤں کی بے مثال برکات کا ذکر ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رِقّت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو۔'' فرمایا: ''جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 93۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس جب آپ عاجزی اور کرب کی حالت میں دعا کرتے ہیں اور اس طرح دعا کرتے ہیں کہ آپ کی دعائیں دل کی گہرائیوں سے نکل رہی ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی برکات آپ کی طرف کھچی چلی آتی ہیں۔

مَیں تہِ دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس طریق پر نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی دعائیں جذبات، اخلاص اور درد سے بھری ہوئی ہوں جو آپ کو اللہ تعالیٰ کا پیار اور قرب نصیب کر رہی ہوں۔ سجدے کی حالت میں ہمارے دل اپنے آقا کے حضور پگھل رہے ہوں۔ ہم ایسی عاجزی اور ہمہ نیستی کے ساتھ دعا کرنے والے ہوں جس میں ہمارے وجود کا ہر ذرّہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کی حالت میں ہو۔

دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی ایسی دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں جو ہمارا حقیقی مقصد ہے۔ اگر ہم اس طریق پر عبادت کرنے کے قابل ہوتے ہیں تو ہم نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے بلکہ ہم انسانیت کے بھی حقوق ادا کر رہے ہوں گے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب پا گیا ہو اور وہ اُس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے سے غافل ہو۔ پس اِنہیں دو مقاصد کے لیے اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی ہے تا کہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور انسانیت کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگر ہم ان دو مقاصد کو پورا کرنے کے لیے اُس روحانی مشعل کو پکڑنے کے قابل ہو جائیں گے جن کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے تو پھر بلاشبہ دنیا کی توجہ ہماری طرف ہو گی اور ہماری طرف مائل ہونے والے لوگوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔ تب ہی ہم اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلانے اور لوگوں کو اس طرف لانے کی ذمہ داری ادا کرنے والے ہوں گے۔ یہ وہ عظیم کام اور مشن ہے جسے مجلس خدام الاحمدیہ کو اخلاص کے ساتھ قبول کرنا چاہیے۔

آپ کو دن رات اُن لوگوں کا ردّ کرنے کے لیے جو اسلام کے نام کو بدنام کر رہے ہیں یا اسلام پر بے بنیاد الزامات لگا رہے کام کرنا چاہیے۔ آپ لوگوں کو اسلام کی روشن تعلیمات کو دور دور تک پھیلانے کے لیے پیش پیش ہونا چاہیے تا کہ ہم وہ بابرکت دن دیکھنے والے ہوں جب دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے متحد ہو گی۔ آپ لوگوں کا شمار اُن لوگوں میں ہونا چاہیے جو اپنے دین کی خاطر ہر چیز کو قربان کرنے کے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ تب ہی آپ دنیا میں انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف لانے والے روحانی انقلاب کو برپا کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔ تب ہی ہم آج کی کالی گھٹاؤں کو صاف نیلے آسمان میں بدلتا ہوا دیکھیں گے۔ تب ہی ہم اُس انتہائی اہم زمانے کے گواہ ہوں گے جب اللہ تعالیٰ کی شریعت دنیا بھر میں حاوی ہو گی۔ پس اس عظیم کام کے لیے آپ کو ہمیشہ تیار اور مستعد رہنا چاہیے۔ آخری دم تک اسے اپنی زندگیوں کا اوّلین کام اور مقصد سمجھیں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا یہ کام صرف ایک سال یا چند دنوں کا نہیں ہے بلکہ یہ کام آپ کی پوری زندگی کے ساتھ رہنا چاہیے۔ یہ آپ کی زندگیوں کا واحد مقصد ہے جسے آپ کو چھوٹی عمر سے ہی سمجھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کو برکات سے نوازتا رہے۔ آمین۔ اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

(ترجمہ: فرّخ راحیل۔ مدیر اردو، اسماعیل میگزین)

☆...☆...☆

بقیہ: تعارف کتاب۔ پیغام صلح

از صفحہ نمبر 21..................................

تحسین پیش کیا۔

حضورؑ کا یہ آخری مقدس پیغام عوام تک براہ راست پہنچانے کے لئے مورخہ 21 جون کو پنجاب یونیورسٹی ہال لاہور میں رائے پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں پیغام صلح کا مطبوعہ مضمون بلند آواز سے پڑھا گیا جسے حاضرین نے بہت سراہا۔ اندرون ملک میں اس کتاب کی مقبولیت اور پسندیدگی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود ہندوؤں نے اس کی تائید کی اور اس پر عمدہ رائے کا اظہار کیا چنانچہ اخبار ''ہندو پیٹریاٹ'' مدراس نے لکھا ''وہ عظیم الشان طاقت اور اعلیٰ درجہ کی ہمدردی جو قادیان کے بزرگ کے اس آخری پیغام صلح سے ظاہر ہوتی ہے وہ یقیناً ایک خاص امتیاز کے ساتھ اسے ایک عظیم الشان انسان ثابت کرتی ہے ۔۔۔ ایسی اپیل ایسے عظیم الشان انسان کی طرف سے یونہی ضائع نہیں جانی چاہئے۔ اور ہر ایک محب وطن ہندوستانی کا مدعا ہونا چاہئے کہ وہ مجوزہ صلح کو عملی رنگ اپنانے کی کوشش کرے'' (بحوالہ ریویو آف ریلیجنز اردو 1908ء صفحہ 440 تا 444)

ایک غیر مسلم دوست پی بی سنگھ نے لکھا: '' کتاب پیغام صلح نے مجھ پر حیرت انگیز اثر کیا ہے۔ میں اسلام کو اچھا مذہب خیال نہیں کرتا تھا۔ اسلام کے متعلق مسلمانوں کا جو تھوڑا بہت لٹریچر میں نے مطالعہ کیا، اس سے بھی مجھ پر یہی اثر ہوا تھا کہ اسلام جارحانہ مذہب ہے، میں اسے کبھی رواداری کا مذہب نہیں سمجھتا تھا جیسا کہ اب سمجھتا ہوں'' (الفضل 29 مارچ 1940ء صفحہ 2، کالم 3)

مسٹر برہم دت ڈیرہ دون نے لکھا ''چالیس برس پیشتر یعنی اُس وقت جب کہ مہاتما گاندھی ابھی ہندوستان کے افق سیاست پر نمودار نہ ہوئے تھے (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے 1891ء میں دعویٰ مسیحیت فرما کر اپنی تجاویز رسالہ ''پیغام صلح'' کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اتحاد و اتفاق اور محبت و مفاہمت پیدا ہوتی ہے۔ آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ لوگوں میں رواداری، اخوت اور محبت کی روح پیدا ہو۔ بے شک آپ کی شخصیت لائق تحسین اور قابل قدر ہے کہ آپ کی نگاہ نے مستقبل بعید کے کثیف پردے میں سے دیکھا اور (صحیح) راستہ کی طرف راہنمائی فرمائی'' (اخبار فرنٹیئر میل 22 دسمبر 1948ء)

پیغام صلح کو مغربی ممالک میں بھی خاص عظمت و وقعت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ چنانچہ مشہور انگریزی رسالہ ''ریو آف دی ریویوز'' نے اس پر تبصرہ لکھا کہ: ''یہ پیغام سنہری پُل کا کام دے سکتا ہے جس پر سے ہو کر مسلمانان ہند قانون اساسی کے خیمہ میں پہنچ سکتے ہیں۔ پیغام صلح شروع میں ہی تمام ہندوستانیوں کے ایک ہونے کو تسلیم کرتا ہے۔ وہ بات جس سے اس کی خواہش کی سچائی ثابت ہوتی ہے کہ تمام نبیوں کو خدا کی طرف سے مان کر مذہبی اتفاق اور اتحاد کی بنیاد رکھی جائے اس پیغمبر صلح کی یہ نرالی تجویز ہے۔'' (ریویو آف ریلیجنز اردو 1908ء صفحہ 438 تا 440)۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 536۔537)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے امن و رواداری کے پیغام کو ساری دنیا تسلیم کر کے ایک جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور اللہ ہمیں خلافت کی اطاعت و فرمانبرداری میں رہتے ہوئے محبت و اخوت کا یہ درس دنیا کے کناروں تک پھیلاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تعارف کتاب

”پیغام صلح“

(فخر الحق شمس)

تصنیف لطیف: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ناشر: اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز، یوکے

باہتمام: ایڈیشنل وکالت تصنیف، لندن

سن اشاعت: اپریل 2018ء UK

تعداد صفحات: 33

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کو دیگر انبیاء علیہم السلام پر بہت سی فضیلتوں میں سے ایک یہ فضیلت عطا فرمائی تھی کہ آپؐ کو صرف ایک قوم کی طرف مبعوث نہیں فرمایا بلکہ تمام جہانوں میں بسنے والوں کی اصلاح، خدا تعالیٰ کی واحدانیت کے جھنڈے تلے لے کر آنے اور ان کے لئے رحمت بنا کے بھیجا، اور پھر ہمارے آقا ﷺ کے دل میں کُل عالم کے لئے امن و صلح اور محبت موجزن فرما کر آپؐ کو رحمۃ للعالمین کا لقب عطا فرمایا۔ بالکل اسی طرح آخرین کے دور میں مسیح محمدی یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دل میں بھی انسانیت کا درد، مخلوق خدا سے ہمدردی، صلح و آشتی اور محبت جیسے عظیم اخلاق سے متصف فرمایا۔ آپؑ کے روحانی خزائن اور علم کلام اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپؑ کی تحریرات ہوں یا ملفوظات، اشتہارات ہوں یا مکتوبات ہر سطر اور لفظ میں انسانیت کے حق اور تلوار کی بجائے محبت سے دلوں کو فتح کرنے کا درس موجود ہے۔ اس کے علاوہ حضرت اقدسؑ کی کتب میں مختلف علوم سے تعلق رکھنے والوں کے طبعی ذوق کی تسکین کا سامان بھی موجود ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا قاری کسی بھی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہو اس کو آپؑ کے پر معارف کلام میں تاریخی نکات، ادبی عجائبات، تفسیری نوادرات، احادیث کے معارف، علمِ تحقیق و جستجو، علم الالسنہ یعنی زبان دانی کے اصول، تصوف، مذاہب کا تقابلی جائزہ اور اُمور معاد کی سائنٹفک تشریح پڑھنے کو ملے گی۔

حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی امن، صلح و آشتی اور رواداری کی صفات کی بات ہو رہی ہے تو آپؑ نے جہاں اس دور کے مذاہب کو محبت سے مخاطب کرتے ہوئے امن و امان کی طرف بلایا وہاں برصغیر کی دو بڑی قوموں یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں میں صلح اور رواداری پیدا کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کتاب تحریر فرمائی۔ جو پیغام صلح کے نام سے موسوم ہے اور روحانی خزائن کی جلد 23 کی آخری کتاب ہے۔ یہ مختصر کتاب آپؑ نے اپنی وفات سے صرف دو دن پہلے قیامِ لاہور کے دوران تصنیف فرمائی تھی۔ اس سفر اور کتاب کے لکھے جانے کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا آخری سفر لاہور مورخہ 29 اپریل 1908ء کو فرمایا۔ آپؑ کی زندگی ویسے تو ہمیشہ معمور الاوقات رہی لیکن لاہور میں آپؑ کی مصروفیات کا رنگ ہی کچھ اور تھا۔ حضورؑ ہمہ وقت پیغام حق میں مصروف رہتے۔ آپؑ نے قیام لاہور کے دوران صرف تقاریر کے ذریعہ سے ہی اتمام حجت نہیں فرمائی بلکہ حضور نے ان دنوں ایک عظیم الشان رسالہ پیغام صلح بھی لکھا جو حضور کی آخری تصنیف تھی۔ حضور کے لکھے ہوئے مسودہ کو ساتھ ساتھ کاتب بھی لکھتا جاتا تھا۔ حضورؑ کو اپنی صحت کی وجہ سے یہ احساس تھا کہ تصنیف کا یہ کام جلد مکمل ہو جائے۔ بہر حال مشیت الٰہی میں جتنا حصہ لکھا جانا مقدر تھا وہ حضورؑ کی وفات سے پہلے پایہ تکمیل تک پہنچ گیا۔ (مزید تفصیل کے لئے تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 533-534 ملاحظہ فرمائیں)

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضورؑ نے کتاب پیغام صلح ملک کی دو بڑی قوموں یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں کو صلح و آشتی کا شاندار پیغام دیا اور اتحاد و اتفاق کی ایک مضبوط اور مستحکم بنیاد قائم فرما دی نیز ہندو مسلم کشمکش کے مسئلہ کے خاتمہ کے لئے ایک نیا باب کھول دیا۔ آج کا ترقی یافتہ دور جہاں نئے سے نئے وسائل مہیا کر رہا ہے وہاں امن اور صلح کی بہت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ خلافت کے ٹھنڈے اور پرسکون سایہ میں اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات کی روشنی میں امن کا عَلم بلند کئے ہوئے ہے۔ اس لئے آج حضرت مسیح موعودؑ کی ان تحریرات اور رشحات قلم کو منظر عام پر لانے کی ضرورت ہے جس میں صلح اور آشتی کی باتیں ہوں اور اس افراتفری کے ماحول میں امن قائم کرنے میں مدد مل سکے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وکالت تصنیف برطانیہ نے یہ کتاب خوبصورت اور دیدہ زیب انداز میں شائع کی ہے اور کمپوز کر کے سیٹ کیا ہے۔ جو ایک خوش آئند اور قابل تعریف امر ہے۔ اس کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ ہر مذہب اور مکتبہ فکر کو صلح کا پیغام دیتی چلی آئی ہے اور آج بھی خلیفہ وقت کی سرکردگی میں امن کے لئے برسرِ پیکار ہے اور ہر مثبت انداز میں امن و صلح کو پھیلانے کے لئے کوشاں ہے۔

حضورؑ نے اپنی تصنیف پیغام صلح میں فرمایا ہے کہ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ تمام مذاہب کے مسلمہ بزرگوں اور صلحاء کا احترام کیا جائے۔ آپؑ نے اسلام کا یہ اصل صرف اسی کتاب میں ہی بیان نہیں فرمایا بلکہ کئی کتب میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ آپؑ نے سکھ مذہب اور حضرت بابا گرونانک صاحب کی تعریف میں اپنی شہرۂ آفاق کتاب ست بچن تصنیف فرمائی، حضورؑ نے یہ تحقیقی کتاب اس لئے تالیف فرمائی کہ حضرت باوا نانک صاحب کا یہ عقیدہ اور مذہب دنیا پر ظاہر فرمائیں کہ وہ قول و فعل کے لحاظ سے سچے مسلمان اور پاک طبع بزرگ تھے۔

پیغام صلح کتاب مکمل پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ہمیں اس کو نہ صرف خود پڑھنا چاہئے بلکہ دوسروں میں زیادہ سے زیادہ پھیلانا چاہئے۔ یہاں اس دلچسپ کتاب کے چیدہ چیدہ حصے ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں تا کہ احباب جماعت کو مکمل پڑھنے کی طرف رغبت پیدا ہو سکے۔ حضرت مسیح موعود اس کتاب کے آغاز میں فرماتے ہیں: ”ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شراکت رکھتے ہیں یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں۔ اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔“ (صفحہ 1)

حضرت مسیح موعودؑ ہندو قوم کو خدا کے اخلاق اپنانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: ”دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کرے گی اور اس کے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائے گی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائے گی۔ اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالے گی۔ جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقاء کے لئے ایک آب حیات ہے۔ اور انسانوں کی جسمانی اور رُوحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔“ (صفحہ 2)

دنیا کی مشکلات اور دشوار گزار راہ کا ذکر کرنے کے بعد حضورؑ صلح کی پیشکش اس طرح فرماتے ہیں: ”ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جب کہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔“ (صفحہ 6) حضور نے خالص صلح کے لئے ہاتھ بڑھایا نہ کہ زیادتی کے لئے، فرماتے ہیں: ”سوائے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہئے کہ ہندو و مسلمان باہم صلح کر لیں اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کیا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہوگا۔“ (صفحہ 6)

حضرت مسیح موعودؑ، حضرت کرشن کی صداقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ایک بزرگ اوتار جو اس ملک اور نیز بنگالہ میں بڑی بزرگی اور عظمت کے ساتھ مانے جاتے ہیں جن کا نام سری کرشن ہے۔ وہ اپنے ملہم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے پیرو نہ صرف ان کو ملہم بلکہ پرمیشر کر کے مانتے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔“ (صفحہ 7) اسی طرح حضرت اقدسؑ حضرت بابا نانک کے بارے میں فرماتے ہیں: ایسا ہی اس آخری زمانہ میں ہندو صاحبوں کی قوم میں سے بابا نانک صاحب ہیں جن کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک میں زبان زد عام ہے اور جن کی پیروی کرنے والی اس ملک میں وہ قوم ہے جو سکھ کہلاتے ہیں جو بیس لاکھ سے کم نہیں ہیں۔ باوا صاحب اپنی جنم ساکھیوں اور گرنتھ میں کھلے کھلے طور پر الہام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی ایک جنم ساکھی میں لکھتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ دین اسلام سچا ہے۔ اسی بنا پر انہوں نے حج بھی کیا۔ اور تمام اسلامی عقاید کی پابندی اختیار کی۔ اور بلاشبہ یہ بات ثابت ہے کہ اُن سے کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہیں اور اس بات میں کچھ شک نہیں ہوسکتا کہ باوا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا۔“ (صفحہ 7)

مسلمانوں اور ہندوؤں میں اتحاد اور یگانگت نہ ہونے کی وجہ حضورؑ اس طرح بیان فرماتے ہیں: ”اس ملک کی یہ بھی بدقسمتی ہے کہ ہندو مذہب نے باوا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ پنڈتوں نے اُن کو دکھ دیا کہ کیوں وہ اسلام کی تعریف جا بجا کرتا ہے۔ وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا۔ مگر افسوس کہ کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اگر اُس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے۔“ (صفحہ 8)

آپؑ حضرت بابا نانک کے حوالے سے یہ بات ثابت کرنے کے بعد کہ خدا کی وحی اور اس کا الہام کبھی منقطع نہیں ہوتا، اپنے بارے میں فرماتے ہیں: ”میں بھی اس بات میں صاحب تجربہ ہوں کہ خدا کی وحی اور خدا کا الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ بلکہ جیسا خدا پہلے بولتا تھا۔ اب بھی بولتا ہے اور جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ اب بھی سنتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ صفات قدیمہ اُس کی معطل ہو گئی ہیں۔ میں تخمیناً تیس برس سے خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور میرے ہاتھ پر اُس نے اپنے صدہا نشان دکھائے ہیں۔ جو ہزارہا گواہوں کے مشاہدہ میں آ چکے ہیں۔ اور کتابوں اور اخباروں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور کوئی ایسی قوم نہیں جو کسی نہ کسی نشان کی گواہ نہ ہو۔“ (صفحہ 8)

حضرت مسیح موعودؑ دیگر قوموں کی طرف مبعوث ہونے والے نبیوں کی صداقت کی کیا ہی پیاری اور ٹھوس دلیل اس طرح بیان فرماتے ہیں: ”ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑ ہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں اُن کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گذر گیا ہے تو بس یہی ایک دلیل اُن کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔“ (صفحہ 14)

حضورؑ نے صلح کے اس پیغام کے ساتھ اپنی کتاب میں ایک بہت ہی پُر حکمت معاہدہ بھی تجویز فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ہندو اور آریہ تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو آپؑ اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے پر تیار ہیں کہ احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے۔ اسی طرح ہندو صاحبان ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپؐ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد حضورؑ فرماتے ہیں: ”پیارو! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں۔ آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں۔“ (تفصیل کے لئے صفحہ 17-18)

آپؑ نے اس کتاب میں اس سوال کا جواب بھی تفصیل کے ساتھ مرحمت فرمایا ہے کہ آنحضور ﷺ نے اس دنیا میں آکر کیا اصلاح کی؟ فرمایا: ”پہلا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرب کی اصلاح تھی۔“ اس کے بعد فرماتے ہیں: ”جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے اُن کے دلوں کو صاف کرنا چاہا۔ تو اُن میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی۔ کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے۔ اور پھر انسان سے مہذب انسان اور مہذب انسان سے باخدا انسان، اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دُکھ کو برداشت کیا۔“ (صفحہ 25)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اس کتاب میں انتہائی درد کے ساتھ اور خالصتاً ہمدردی کے طور پر ہندوؤں کو مسلمانوں سے محبت اور آشتی سے رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور اہل اسلام کی طرف سے صلح کا ہاتھ بڑھایا۔ حضورؑ کی یہ عظیم الشان کتاب جونہی شائع ہو کر منظر عام پر آئی صلح کے اس پیغام کا ہر طرف چرچا ہونا شروع ہو گیا۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور، نے 7 ستمبر 1908ء کے پرچہ میں پیغام صلح پر زبردست خراج ......باقی صفحہ نمبر 20 پر......

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کیے جاتے ہیں۔

....

ماسٹر محمد یاسین (درویش قادیان)

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ نومبرودسمبر 2012ء میں شاملِ اشاعت ایک مضمون میں مکرمہ خولہ ہمایوں صاحبہ اپنے والد مکرم کیپٹن مرزا محمد سلیم صاحب کے بیان کردہ ایسے ایمان افروز واقعات تحریر کرتی ہیں جن کا تعلق آپ کے دادا محترم ماسٹر محمد یاسین صاحب (درویش قادیان) کی سیرت وسوانح سے ہے۔ قبل ازیں محترم ماسٹر صاحب کا ذکرخیر اور چند اعجازی واقعات ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ (الفضل انٹرنیشنل 31/اگست 2007ء) کی زینت بن چکے ہیں۔

محترم ماسٹر محمد یاسین صاحب سکول ٹیچر تھے۔ جب سبّی (بلوچستان) میں آپ کا تبادلہ ہوا تو وہاں کے ایک احمدی نے مستقل رہائش کا انتظام ہونے تک اپنے گھر میں ایک کمرہ رہائش کے لیے آپ کو دے دیا۔ ایک دن اُس دوست نے آپ سے کہا کہ فلاں پلاٹ میرا ہے اور مَیں نے وہاں مکان بنانے کے لیے ایک ٹھیکیدار کو بلایا ہے۔ آپ وہاں چلے جائیں اور نگرانی کریں کہ نشانات ٹھیک جگہ پر لگاکر کھدائی کی جائے۔ چنانچہ ماسٹر صاحب وہاں چلے گئے۔ جب چُونے سے نشانات لگائے جارہے تھے تو ہمسایہ بھی آگیا اور پوچھنے لگا کہ یہ کس کا پلاٹ ہے؟ آپ نے بتایا تو کہنے لگا وہ تو قادیانی کافر ہے اس لیے اُس کی دیوار ہمارے گھر کو touch نہ کرے ورنہ ہمارا گھر پلید ہوجائے گا۔ اس پر مجبوراً کام روکنا پڑا۔ شام کو آپ نے ساری کہانی اُس احمدی دوست کو سنادی۔ اُس رات ان دونوں احمدیوں نے باجماعت تہجد پڑھی اور دعا کی۔ فجر کی اذان ہوئی تو دروازہ پر دستک ہوئی۔ دیکھا تو وہی ہمسایہ پریشانی کے عالم میں کھڑا تھا۔ کہنے لگا کہ میرے گھر کی وہ دیوار جو آپ کے پلاٹ کی طرف ہے، یکلخت پھٹ گئی ہے اور بنیاد سے شروع ہوکر دوسری منزل تک دیوار میں تقریباً 6 انچ کا فاصلہ بڑھ گیا ہے۔ کسی وقت بھی میرا مکان گرسکتا ہے آپ فوری طور پر اُس کے ساتھ اپنی دیوار بنالیں تاکہ میرا گھر بھی گرنے سے بچ جائے۔

محترم ماسٹر صاحب کو ایک بار ایک خطرناک پھوڑا نکل آیا۔ فسچولا (Fistula) نامی یہ انتہائی خطرناک پھوڑا اکثر جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ تکلیف بھی بہت تھی۔ اس حالت میں ایک فرشتہ آیا اور اُس نے بتایا کہ میں آپ کی جان نکالنے آیا ہوں۔ آپ نے اُسے بتایا کہ میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں اور اگر ممکن ہو تو مجھے کچھ مہلت دی جائے۔ اُس نے پوچھا کہ کیا آپ نے جماعت کی کوئی خدمت کی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں 36 سال سے سیکرٹری تحریک جدید ہوں۔ فرشتہ بولا کہ تمہیں 36 سال مزید مہلت دی جاتی ہے۔ اُس کے بعد آپ 36 سال زندہ رہے اور 91 سال کی عمر میں اس طرح وفات پائی کہ صرف کھانسی آئی اور چند سیکنڈ میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ آپ وفات سے قبل بڑا لمبا عرصہ دونوں آنکھوں سے معذور رہے لیکن کبھی اللہ تعالیٰ سے شکوہ نہیں کیا۔ آپ دو چیزوں کی بڑی غیرت رکھتے تھے اور ان کے خلاف ایک لفظ سننا پسند نہیں کرتے تھے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی ذات اور دوسری خلافت۔

محترم ماسٹر صاحب بچے ہی تھے کہ یتیم ہوگئے۔ آپ کی والدہ جو بیوی جی کے نام سے مشہور تھیں، بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ انہوں نے پیدل دو حج کیے ہوئے تھے۔ محترم ماسٹر صاحب اٹھارہ سال کی عمر میں احمدی ہوئے تو آپ کی والدہ کے علاوہ کوئی اور رشتہ دار زندہ نہ تھا لیکن وہ احمدیت کی سخت مخالف تھیں۔ گھر میں ایک بکری تھی جو دن کے وقت جنگل میں خودبخود چلی جاتی تھی اور شام کو واپس آجاتی تھی۔ ایک دن وہ بکری واپس نہ آئی۔ چھوٹے سے گاؤں میں یہ بات مشہور ہوگئی۔ آپ کی والدہ کی ایک منہ بولی بہن محترم ماسٹر صاحب سے کہنے لگی کہ مرزا نبی بنا پھرتا ہے اس کو کہو کہ تمہاری بکری واپس لادے۔ کیا وہ اتنا بھی نہیں کرسکتا؟ آپ اُس کو جواب دیے بغیر اپنے گھر چلے آئے۔ اگلے ہی روز معلوم ہوا کہ اُس خاتون کی گائے صبح جنگل میں چرنے گئی تھی لیکن واپس نہیں آئی۔ تاہم اُس عورت نے ایک روز پھر آپ کو گلی میں گزرتے ہوئے دیکھا تو اپنے دروازہ کے سامنے روکا اور آپ کی گمشدہ بکری کا حوالہ دے کر کہا کہ وہ نبی بنا پھرتا ہے پھر کیوں کوئی معجزہ نہیں دکھاتا؟ اُس کا خاوند گھر کے اندر یہ بات سن رہا تھا، وہ اپنی بیوی سے بولا کہ او کم بخت تُو نے پہلے معجزے نہیں دیکھے کہ ابھی اَور معجزہ مانگتی ہو۔

جب گاؤں میں صرف دو احمدی تھے تو تبلیغ کے دوران گاؤں والوں نے کہا کہ اگر گاؤں کے ’مولانا محمد عالم‘ احمدیت قبول کرلیں تو ہم بھی احمدی ہوجائیں گے۔ چنانچہ دونوں احمدی مولانا صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ گاؤں والوں نے ساری ذمہ داری آپ پر ڈال دی ہے لہٰذا روزحشر ان گاؤں والے لوگوں کا بوجھ بھی آپ کے کندھوں پر پڑے گا۔ پھر بات چیت ہوئی تو چند گھنٹوں میں وہ وفات مسیح اور خاتم النبیّین کے مسائل سمجھ گئے اور احمدی ہونے کا اقرار کرلیا۔ معمر آدمی تھے۔ گاؤں والوں نے کہا کہ مولوی تو سترا بہترا ہوگیا ہے اس لیے یہ قبول نہیں ہے۔ چند دن بعد مولوی محمد صاحب بیمار پڑگئے اور حالت کافی نازک ہوگئی تو گاؤں والے اُن کے پاس گئے اور کہا کہ آپ ساری عمر مسلمان رہے ہیں۔ اگر آپ اب کفر کی حالت میں مرگئے تو آپ کا نمازِ جنازہ کوئی نہیں پڑھائے گا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ آپ لوگوں پر کوئی بار نہیں ہے، میری میّت کو اٹھاکر گلی میں پھینک دینا، کُتے بلیاں کھائیں یا کوّے کھائیں۔ نمازِ جنازہ کی فکر نہ کریں۔ اس کے بعد کلمہ طیّبہ پڑھا اور آنکھیں بند کرلیں۔ ایک پُرسکون موت اُن کو نصیب ہوئی۔ اتفاق تھا کہ اُس دن گاؤں کے دونوں احمدی کہیں گئے ہوئے تھے۔ رشتہ داروں نے نہلا کر کفن باندھ دیا اور میّت اٹھاکر قبرستان لے گئے لیکن نمازجنازہ پڑھانے کے لیے احمدیوں کا انتظار کرتے کرتے مغرب کے بعد کا وقت ہوگیا۔ اسی اثناء میں دو گھوڑسوار اُدھر سے گزرے اور معاملہ پوچھا۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ قادیانی شخص فوت ہوگیا ہے اور اس کی نمازِجنازہ پڑھانے والا کوئی نہیں۔ اُن گھوڑسواروں نے کہا کہ الحمدللہ ہم احمدی ہیں۔ پھر انہوں نے نمازِجنازہ پڑھائی اور لوگ تدفین میں مصروف ہوئے تو وہ گھوڑسوار غائب ہوگئے۔ اور یہ واقعہ گاؤں میں مشہور ہوگیا کہ مولوی محمد کی نماز جنازہ فرشتوں نے پڑھائی ہے۔ تاہم اس مشاہدہ کے بعد بھی کوئی شخص وہاں احمدی نہ ہوا۔

محترم ماسٹر صاحب جس کو تبلیغ کرتے تھے اس کے لیے دعا بھی بہت کرتے تھے اسی لیے اکثر لوگ کوئی نشان یا خواب بھی دیکھ لیتے۔ جب آپ کراچی میں اپنے بیٹے کے پاس مقیم تھے تو محلّہ میں ایک زیرتبلیغ بزرگ دوست نے خواب میں خود کو مسجد نبویؐ میں دیکھا جہاں ایک چارپائی پر رسول کریم ﷺ لیٹے ہیں اور اوپر انتہائی سفید چادر تانی ہوئی ہے جس پر کوئی داغ دھبہ نہیں ہے۔ وہ بڑی کوشش کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے جسم کا کوئی حصہ دیکھ لیں لیکن ایک ناخن تک نہیں دیکھ سکتے۔ پھر وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ اکیلے ہی مسجد نبویؐ میں رہ گئے ہیں تو باہر کی طرف جانے لگتے ہیں اور جب آپؐ کے حجرہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ’نہ آپ نے میرے پیغامبر کو پہچانا اور نہ ہی پیغام کو سمجھا ہے‘۔

وہ دوست اپنی خواب کی تعبیر پوچھنے آئے تو محترم ماسٹر صاحب گھر پر نہیں تھے۔ آپ کے بیٹے نے خواب سن کر اُنہیں بتایا کہ طبعاً آپ شریف انسان ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خاص فضل آپ پر کیا ہے اور ایسی خواب دکھلائی ہے۔ سفید چادر سے مراد یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی تعلیم پر کوئی داغ نہیں لیکن انتہائی خواہش کے باوجود جو آپ رسول کریم ﷺ کا ایک ناخن تک نہیں دیکھ سکے اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کے پیغام کو آپ نے ایک ناخن کے برابر بھی نہیں پہچانا۔ اور وہ جو آپ نے دیکھا سب چلے گئے ہیں اور میں اکیلا رہ گیا ہوں اور جلدی باہر جانے کے لیے کوشاں ہوں، وہ بتاتا ہے کہ آپ کی زندگی کا سفر تقریباً ختم ہونے کو ہے۔ اور جو رسول پاک ﷺ نے آپ کو خود فرمایا کہ نہ آپ نے پیغامبر پہچانا اور نہ ہی پیغام کو سمجھا ہے۔ تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہی دعویٰ ہے کہ میں حضرت محمد ﷺ کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ انہیں آپ نے نہیں پہچانا اور جو وہ پیغام لے کر آئے ہیں وہ آپ نے نہیں سمجھا۔ یہ تعبیر سنتے ہی ان صاحب کا رنگ زرد پڑگیا۔ چند سیکنڈ بعد ان کے منہ سے نکلا کہ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ لیکن پھر کچھ دیر بعد کہا کہ شاید آپ غلط ہوں۔ پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ دو تین ہفتہ بعد اچانک خبر آئی کہ وہ اس دنیا سے کُوچ کر گئے ہیں۔

......☆......☆......☆......

محترمہ مجیدہ بیگم چودھری صاحبہ

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا جنوری 2012ء میں مکرم حمید احمد چودھری صاحب کے قلم سے اُن کی اہلیہ مکرمہ مجیدہ بیگم چودھری صاحبہ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ 24 مارچ 2011ء کو وفات پاکر میپل قبرستان کینیڈا میں سپردخاک ہوئیں۔ حضورانور ایدہ اللہ نے لندن میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ مرحومہ میری خالہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ چھوٹی ہی تھیں کہ آپ کے والد کسی مالی صدمہ کی وجہ سے ہوش وحواس کھو بیٹھے۔ وہ احمدی نہیں تھے لیکن آپ کی والدہ احمدی تھیں اور اسی لیے آپ کو بچپن میں آپ کے ماموں (محترم چودھری عبدالحق صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد) کے ہاں بھیج دیا گیا۔ آپ وہاں کچھ عرصہ مقیم رہیں اور اسی دوران احمدیت بھی قبول کرنے کی توفیق پائی۔ چونکہ آپ کے تمام بہن بھائی چھوٹے تھے اس لیے بعد میں سب کو کئی سال اپنے ہاں رکھا، تعلیم بھی دلوائی اور احمدی گھرانوں میں اُن کی شادیاں کروائیں۔

ہماری شادی 1971ء میں ہوئی تھی۔ مَیں نے دیکھا کہ آپ غریبوں کی بے حد ہمدرد تھیں۔ کبھی کوئی سائل گھر سے خالی نہیں گیا۔ گاؤں سے سال بھر کے لیے گندم اور چاول وغیرہ آجاتے تھے جس میں سے زیادہ تر غریبوں میں تقسیم کر دیتیں۔ بہت سوں کو ماہانہ خرچ بھی دیتیں۔ خاندان بھر کے بزرگوں کا خاص خیال رکھتیں اور اسی لیے وہ آپ کے گھر رہنا پسند کرتے۔ میری پانچ بہنیں تھیں۔ سب کی شادی مرحومہ نے کی اور دو تین بار اپنا زیور بھی اُنہیں دے دیا۔ خاندان کے کئی بچے بچیاں کئی کئی سال ہمارے ہاں رہ کر تعلیم حاصل کرتے رہے۔ کئی بار گاؤں میں کسی بیمار کو دیکھا تو اپنے ساتھ شہر لے آئیں، علاج کروایا اور صحت یابی کے بعد واپس بھیجا۔

احمدیت کی شَیدائی اور خلافت کی سچی فدائی تھیں۔ جمعہ کے دن کی تیاری دو دن پہلے سے شروع کر دیتیں۔ اکثر رمضان میں اعتکاف بیٹھتیں۔ قرآن کریم سے عشق تھا۔ روزانہ فجر کے بعد تلاوت کرنا معمول تھا لیکن ہر رمضان میں کئی کئی بار دَور مکمل کرتیں۔ کثرت سے خداتعالیٰ آپ کی دعائیں قبول کرتا اور اکثر سچے خواب دیکھتیں۔

......☆......☆......☆......

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ نومبرودسمبر 2012ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک طویل نظم شامل اشاعت ہے۔ اس ناصحانہ نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خاصۂ عشق رازداری ہے اور تری ہاؤہو زیادہ ہے
تیری آہ و بُکا کے پردے میں خودنمائی کی بُو زیادہ ہے
اپنی حالت کی فکر کر عرشیؔ آپ اپنا محاسبہ کرلے
خامشی عاشقوں کا شیوہ ہے اور تری گفتگو زیادہ ہے
جو جھمیلوں میں گِھر کے دنیا کے، یاد کرتے ہیں تجھ کو اے مالک
تیرے نزدیک ایسے لوگوں کی لازماً آبرو زیادہ ہے
جذب و مستی کا آج عالَم ہے دو رکعت عشق ہی ادا کرلوں
آنسوؤں سے نہائی ہیں آنکھیں دل بھی کچھ باوضو زیادہ ہے
توڑدوں مَیں رواج کے پھندے پاٹ ڈالوں یہ دُوریاں ساری
عشق کا میرے سر میں سودا ہے یا رگوں میں لہو زیادہ ہے
اپنی ہستی مٹا کے مَیں عرشیؔ کاش تیرا سراغ پا جاؤں
چین پڑتا نہیں کہیں دل کو، دن بدن جستجو زیادہ ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

April 26, 2019 – May 02, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday April 26, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 19-42.
00:45 Dars-e-Malfoozat: 'acceptance of prayers'.
01:00 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 24.
01:25 Inauguration Of Baitul Hafeez: Recorded on May 13, 2018.
01:50 Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
02:20 In His Own Words: Today's episode is about the book 'Lecture Sialkot'.
03:00 Spanish Service
03:30 Pushto Muzakarah: A discussion on 'Seerat Hazrat Khalifatul-Masih IV (ra)' in Pushto. Programme no. 29.
04:15 Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah An - Noor, verses 37 - 51 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class No. 183, recorded on March 12, 1997.
05:25 Qur'an Sab Se Acha
06:00 Tilawat: Surah An-An'aam, verses 24-34.
06:15 Dars-e-Hadith: 'competing in good deeds'.
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 25.
07:00 Beacon Of Truth
08:00 Camping In Rabwah
09:00 Huzoor's (aba) Address At Majlis-e-Shura: Recorded on June 23, 2018.
09:55 In His Own Words: Today's episode is about Today's episode is about the book 'Lecture Sialkot'.
10:25 Islam Ahmadiyya in America
10:55 Deeni-O-Fiqahi Masail
11:30 Live From Baitul Futuh Mosque
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live From Baitul Futuh Mosque
13:30 Tilawat
13:45 Camping In Rabwah [R]
14:35 Shotter Shondhane: Rec. October 1, 2016. Part 2.
15:35 Masih Hindustan Main: A series of Urdu discussion with the late Naseer Anjum, on the book of the Promised Messiah (as), 'Masih Hindustan Main'.
16:00 The South Island
16:35 Friday Sermon: Recorded on April 26, 2019.
17:45 Khilafat Turning Fear Into Peace
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 43-60.
18:30 Beacon Of Truth [R]
19:30 Huzoor's (aba) Address At Majlis-e-Shura 2018 [R]
20:25 Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
20:55 In His Own Words [R]
21:35 Friday Sermon [R]
22:45 The South Island [R]
23:15 Masih Hindustan Main [R]

Saturday April 27, 2019

00:00 World News
00:30 Tilawat
00:55 Yassarnal Qur'an
01:30 Huzoor's (aba) Address At Majlis-e-Shura 2018
02:30 In His Own Words
03:00 Beacon Of Truth
04:00 Friday Sermon
05:10 Khalifatul Masih IV (ra), the fourth successor of the Promised Messiah (as).
05:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat: Surah An-An'aam, verses 35-44.
06:15 Dars-e-Hadith: importance of obedience.
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 22.
07:05 Islami Mahino Ka Ta'aruf
07:30 Open Forum
08:05 International Jama'at News
09:00 Friday Sermon: Recorded on April 26, 2019.
10:10 In His Own Words: Today's episode is about 'Lecture Ludhiana'.
10:45 Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
11:15 Indonesian Service
12:15 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:15 Khazain-ul-Mahdi (as): selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as) in Urdu. Today's episode is about the book 'Lecture Ludhiana'.
15:40 Rishta Nata Ke Masayil
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 61-83.
18:30 Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
18:50 Open Forum [R]
19:20 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00 Inauguration Of Baitul Muqeet: Rec. May 12, 2018.
21:15 International Jama'at News
22:00 Khazain-ul-Mahdi (as) [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 Rishta Nata Ke Masa'il

Sunday April 28, 2019

00:00 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Al-Tarteel
01:30 Inauguration Of Baitul Muqeet 2018
03:00 Islami Mahino Ka Ta'aruf
03:25 Open Forum
04:00 Friday Sermon
05:10 Khazain-ul-Mahdi (as)
05:45 Rishta Nata Ke Masa'il
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith: 'patience and steadfastness'.
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 23.
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on April 27, 2019.
08:30 Roots To Branches
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Rec. November 12, 2017.
10:00 In His Own Words: 'Lecture Ludhiana'.
10:35 Aao Urdu Seekhain
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat [R]
12:20 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 26, 2019.
14:10 Shotter Shondhane: Rec. October 2, 2016. Part 1.
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017 [R]
16:20 Aao Urdu Seekhain [R]
16:35 Ghazwat-e-Nabi (SAW)
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 84-110.
18:35 Story Time: Part 63.
19:00 LIVE Beacon Of Truth
20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017 [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:40 Seekers Of Treasure [R]
22:10 Aao Urdu Seekhain [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 Roots To Branches [R]

Monday April 29, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017
02:20 In His Own Words
03:00 Ghazwat-e-Nabi (SAW)
04:00 Friday Sermon
05:05 Seekers Of Treasure
05:35 Roots To Branches
06:00 Tilawat & Al-Tarteel: Lesson no. 22.
06:55 Rencontre Avec Les Francophones: A studio sitting of French speaking friends with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English.
07:45 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as): the life and character of the Promised Messiah (as). Prog. no. 162.
08:00 Jalsa Salana Speeches: Recorded on December 28, 2018.
08:45 Inauguration Of Nasir Hospital: Rec. October 23, 2018.
10:00 In His Own Words: 'Noah's Ark'.
10:30 Swahili Service
11:05 Friday Sermon: Recorded on November 16, 2018.
12:15 Tilawat & Al-Tarteel [R]
13:05 Friday Sermon: Recorded on May 17, 2013.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Inauguration Of Nasir Hospital 2018 [R]
16:15 Masjid Mubarak Rabwah
16:35 International Jama'at News
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat: Verses 111-121 of Surah Al-Maa'idah and verses 1-20 of Surah Al-An'aam.
18:30 Somali Service: Programme no. 12.
19:00 Jalsa Salana Speeches
19:45 Inauguration Of Nasir Hospital 2018 [R]
20:55 In His Own Words [R]
21:30 Qur'anic Archaeology
22:00 Life Of The Promised Messiah (as)
22:30 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday April 30, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Al-Tarteel
01:20 Inauguration Of Nasir Hospital 2018
02:40 In His Own Words
03:10 International Jama'at News
04:00 Rencontre Avec Les Francophones
05:00 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
05:20 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilawat: Surah An-An'aam, verses 66-74.
06:15 Dars-e-Malfoozat: 'philosophy of dua'.
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 26.
07:00 Liqa Maal Arab: Recorded on July 30, 1996.
08:00 Story Time: Programme no. 63.
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Rec. November 12, 2017.
10:05 In His Own Words: 'Noah's Ark'.
10:40 The Prophecy Of Khilafat: the hadith of the Holy Prophet Muhammad (saw) which prophecises the re-establishment of Khilafat on the precepts of prophethood.
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 26, 2019.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017 [R]
16:05 In His Own Words
16:45 Beacon Of Truth: Recorded on April 28, 2019.
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 21-52.
18:35 Rah-e-Huda: Recorded on April 27, 2019.
20:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017 [R]
21:10 In His Own Words [R]
21:50 Marhum-e-Isa (as): the ointment that was applied to Hazrat Isa (as) to heal the wounds after his crucifixion. Part 3.
22:25 Liqa Maal Arab [R]
23:20 Braheen-e-Ahmadiyya: Programme no. 05.

Wednesday May 01, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper), the fifth successor of the Promised Messiah (as).
01:30 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna 2017
02:35 In His Own Words
03:15 Beacon Of Truth
04:05 Liqa Maal Arab
05:10 The Rightly Guided Khilafat
06:00 Tilawat & Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35 Al-Tarteel: Lesson no. 22.
07:05 Question And Answer Session: Rec. January 14, 1996.
07:55 Life Of Hazrat Abu Bakr (ra)
09:00 Ansarullah Ijtema UK: Rec. September 20, 2015.
10:00 Masjid Mubarak Rabwah
10:20 Deeni-O-Fiqahi Masail
10:55 Indonesian Service
12:00 Tilawat & Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:25 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 26, 2019.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Ansarullah Ijtema UK 2015 [R]
16:10 Masjid Mubarak Rabwah [R]
16:30 Mosha'airah
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 53-84.
18:35 L'Aube Naissante
19:20 Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
20:00 Ansarullah Ijtema UK 2015 [R]
21:00 In His Own Words: 'Noah's Ark'.
21:40 Mosha'airah
22:30 Question And Answer Session [R]
23:30 Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)

Thursday May 02, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55 Al-Tarteel
01:30 Ansarullah Ijtema UK 2015
02:30 Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
03:00 Life Of Hazrat Abu Bakr (ra)
04:05 Question And Answer Session
04:55 Mosha'aira
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat: 'the need for Prophets'.
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 20.
07:00 Quran Class: Qur'anic verses of Surah An - Noor, verses 4 - 22 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class No. 181, recorded on March 03, 1997.
08:00 Islamic Jurisprudence
09:00 Baitul Ikram Mosque: Recorded on February 20, 2016.
10:50 In His Own Words: 'A Message of Peace'.
10:35 Ashab-e-Ahmad (as): the life of Hazrat Sardar Imam Bakhsh (ra).
11:10 Japanese Service: Episode 7.
11:35 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham: Prog. no. 16.
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 26, 2019.
14:05 Islamic Jurisprudence
15:00 In His Own Words [R]
15:30 Persian Service: Programme no. 79.
16:00 Friday Sermon [R]
17:05 Qur'an Sab Se Acha
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 30-60.
18:30 Ashab-e-Ahmad (as)
19:05 Open Forum
19:35 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham [R]
20:00 Friday Sermon [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:40 Qur'an Sab Se Acha: Programme no. 8.
22:20 Quran Class [R]
23:25 Roots To Branches

**Please note MTA2 will be showing French service at 16:00, German service at 17:00 (GMT) & LIVE Turkish Service will be shown at 18:30 (Saturdays only).*

Translations for Huzoor's (may Allah be his Helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:info@alfazlintl.org

Vol 26 | Friday 26 April 2019 | Issue No. 17

نماز مومن کی معراج ہے

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے نیشنل اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ

(فرمودہ 23 ستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام Country Market,Kingsley,Bordon یُوکے)

(اس خطاب کا اردو ترجمہ ادارہ الفضل انٹرنیشنل ادارہ ''اسماعیل'' کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

امسال مجلس خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنا مرکزی عنوان ''صلوٰۃ'' رکھا ہے۔ مجھے امید ہے اور میں توقع رکھتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی انتظامیہ نے ہر سطح پر خدام اور اطفال کو صلوٰۃ کی طرف توجہ دلانے اور اس کی انتہائی اہمیت کو واضح کرنے کی اجتماعی کوشش کی ہو گی۔ لیکن مجلس (خدام الاحمدیہ) اور اس کے عہدیدار صرف ایک حد تک نماز کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں اور بالآخر ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے اُس پر ہی منحصر ہے کہ وہ نماز کی اصل حقیقت اور اہمیت کو سمجھتا ہے یا نہیں۔ یہ سب سے بنیادی عبادت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر دن میں پانچ بار لازم قرار دیا ہے۔ پس یہ ہر مسلمان پر بذات خود منحصر ہے کہ وہ نماز کی اعلیٰ ترین اقدار کو اور دعا کی لامتناہی قوت کو سمجھتا ہے یا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے امام الزمان کو مبعوث فرمایا جس نے اسلام کی شان دنیا پر ظاہر کرنی تھی اور اصل اسلامی تعلیمات کو پھر سے زندہ کرنا تھا۔ وہ تعلیمات جو عرصہ دراز سے بُھلا دی گئی تھیں۔ ہم احمدی مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے اُس امام الزمان کو مانا ہے۔ پس اگر ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں مانا ہے تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ نماز ایک بنیادی فریضہ ہے جسے ادا کرنے کی ذمہ داری ہمارے دین نے ہم پر عائد کی ہے اور یہ کہ ہمیں اپنی نمازوں میں کبھی بھی سُستی نہیں کرنی چاہیے بلکہ لازماً ہر وقت اسے مکمل فوقیت دینی چاہیے۔

جب ہم کلام اللہ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے آغاز میں ہی فرمایا ہے کہ قرآن کریم متقیوں کو ہدایت دینے کے لیے نازل ہوا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرۃ:4)۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بطور عالِمُ الغیب قبول کرتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا: وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (البقرۃ:4) اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ مومن وہ ہیں جو 'نماز قائم کرتے ہیں'۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہر مسلمان کو لازماً ہر روز نماز ادا کرنی چاہیے۔ یہ حکم آج بھی ایسا ہی قابل عمل ہے جیسا کہ ماضی میں تھا۔ قرآن کریم کی تعلیمات یقیناً تمام زمانوں کے لیے اور عالمی تعلیمات ہیں۔

ہمیں یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ ہم نے اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا ہے۔ مگر ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ آپؑ کی بیعت میں آنا صرف اُس وقت فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے اگر یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم اپنے دینی فرائض میں غافل ہیں تو ہمیں یہ دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے سے ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب برپا ہوا ہے۔ یا یہ کہ اس طرح ہمیں حقیقی اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ پس ہمارا آپؑ کو قبول کرنے کا زبانی دعویٰ کھوکھلا اور بے معنی ہو گا۔ قیام نماز کی اہمیت سورۃ البقرۃ کی آیت 239 میں ایک بار پھر بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ ''اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔'' یہاں قرآن کریم میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ''اپنی نمازوں کی حفاظت'' کرنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر حکم ہے کہ مرکزی نماز کی حفاظت کی جائے۔ نمازوں کی حفاظت کا مطلب ہے کہ ہمیں نماز کے معاملہ میں کبھی بھی سستی اور غفلت برتنی نہیں چاہیے۔ اس آیت میں یہ بھی حکم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے کامل تذلل اور تبتلِ تام کے ساتھ کھڑے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم اس زمانہ میں نہایت برمحل ہے کیونکہ دنیا بھر میں لوگ اپنے کاموں، سکولز، کالجز اور دوسری روزمرّہ کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ پس نمازوں کی حفاظت کے لیے ایک خاص کوشش کی ضرورت ہے۔ جہاں تک عام معمول کا تعلق ہے یعنی یہ کہ لوگ کام پر جاتے ہیں یا سکول جاتے ہیں تو اس میں مرکزی نماز ظہر اور عصر ہے۔ اور یہی دو نمازیں ہیں جن میں اکثر لوگ لاپرواہی کرتے ہیں اور انہیں ادا نہیں کرتے۔ پس قرآن کریم نے خاص طور پر تنبیہ کی ہے کہ ہم نے فرض نمازوں میں کبھی کوئی کمزوری نہیں دکھانی یا اپنی دنیاوی مصروفیات کو کبھی دینی فرائض پر ترجیح نہیں دینی۔

اس آیت کے حوالہ سے میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ظہر اور عصر کو ہی مرکزی نماز نہ سمجھا جائے بلکہ آج کل کی دنیا میں ہر عمر سے تعلق رکھنے والے لوگ بشمول اکثر نوجوان رات دیر تک پڑھائی کرتے ہیں، یا اپنا وقت بد اخلاقی اور ردّی چیزوں میں ضائع کرتے ہیں جیسے انٹرنیٹ میں بلا مقصد سرفنگ (surfing) کر رہے ہوتے ہیں، ٹی وی یا فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں، فون یا ٹیبلیٹ پر بلا حد بندی سکرولینگ (scrolling) کر رہے ہوتے ہیں اور رات دیر تک messages بھیج رہے ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ فجر پر بیدار ہونے سے قاصر رہتے ہیں اور اُن کے معمول کی وجہ سے دراصل فجر اُن کے لیے مرکزی نماز بن جاتی ہے۔ پس دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے مرکزی نماز وہ نماز ہے جس کے چھوٹنے کا خطرہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ عصر کے وقت سب سے زیادہ مصروف ہوتے تھے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر مرکزی نماز ہے۔ (جامع الترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الصلوٰۃ الوسطیٰ انہا العصر حدیث 182) لیکن آجکل کی دنیا میں لوگوں کی مختلف معمولات ہیں اس لیے پانچ نمازوں میں سے مرکزی نماز کوئی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے لیے اب فجر دراصل مرکزی نماز ہے کیونکہ دیر سے سونے کی وجہ سے وہ اسے بروقت ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ پس آپ کو جلد سونے کی عادت ڈالنی چاہیے اور اگر یہ ممکن نہیں تو پھر آپ کو اِس پختہ نیت اور مصمم ارادہ کے ساتھ سونا چاہیے کہ آپ فجر کے لیے بیدار ہوں گے خواہ آپ کتنا ہی تھکے ہوں۔

مزید یہ کہ جب بھی ممکن ہو، خواہ آپ کو زائد کوشش بھی کرنی پڑے پھر بھی آپ کو اپنی نمازیں باجماعت اپنی مقامی مسجد یا صلوٰۃ سینٹر میں ادا کرنی چاہئیں کیونکہ مَردوں کے لیے یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ ایک مرد جو اپنی نمازیں کسی جائز وجہ یا عذر کے بغیر گھر میں ادا کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا پانے والا نہیں ہو گا۔ یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باجماعت نماز کا ثواب انفرادی نماز سے 27 گنا سے زیادہ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ حدیث نمبر 645) ایسی روایات سے ہمیں احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتنا مہربان، سخی، رحمٰن و رحیم اور کتنا فیض رساں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی سزا اس کے برابر رکھی ہے یا جرم کے مطابق سزا رکھی ہے۔ مگر جہاں تک اچھے اخلاق اور نیک اعمال کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں کئی گنا زیادہ نوازتا ہے۔ سو یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اپنے رحمٰن خدا کی عظیم رحمانیت سے فائدہ اُٹھائیں۔ آپ مسجدوں میں باجماعت نمازوں کے لیے جمع ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں اور اُس سے اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگیں۔

مَیں نے پہلے بھی کئی مرتبہ کہا ہے کہ اگر ہماری جماعت اور ذیلی تنظیموں کے سب عہدیدار باجماعت نماز میں باقاعدہ ہو جائیں تو ہماری مسجدوں میں حاضری فوری طور پر 60 یا 70 فیصد بڑھ جائے۔ پس مَیں نیشنل، ریجنل اور لوکل مجلس عاملہ کے ممبران کو اُن کی ڈیوٹی کے حوالہ سے ایک بار پھر کہوں گا کہ وہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی سے دوسروں کے لیے ایک مثبت نمونہ بنیں۔

مزید یہ کہ جبکہ اس سال کے نیشنل اجتماع کا مرکزی عنوان ''صلوٰۃ'' ہے آپ یہ کبھی نہ سمجھیں کہ یہ مرکزی عنوان صرف اسی سال کے لیے ہے۔ بلکہ آپ نماز کی طرف اپنی توجہ کو مرکوز رکھیں اور اسے آخری دم تک اپنی روزمرّہ زندگی کا لازمی حصہ بنائیں۔ اس لحاظ سے اگر اگلے سال اجتماع کا مرکزی عنوان بدل جاتا ہے تو یہ نہ سمجھیں کہ اب آپ کو نماز پر توجہ دینے کی ضرورت نہیں اور یہ کہ اب آپ کی تمام توجہ صرف نئے مرکزی عنوان پر ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سال ''صلوٰۃ'' بطور مرکزی عنوان اس لیے رکھا گیا تا کہ ہر ایک خادم اور طفل کو زندگی میں باجماعت نماز کی خاص اہمیت سے اچھی طرح واقفیت ہو جائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا یہ معاملہ صرف آج، اِس ہفتہ، مہینہ یا سال کا نہیں ہے بلکہ پنجوقتہ نماز آئندہ ہر

...باقی صفحہ نمبر 18 پر